ریاض الصالحین

جلد دوم

۱۵۰ آیات قرآنی اور ۱۰۰۵ احادیث نبوی پر مشتمل ہے

ترتیب

امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النوویؒ

ترجمہ و حواشی

مولانا محمد صادق خلیل

ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

اور جس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی
اس نے اللہ کی اطاعت کی!

ریاض الصالحین اردو جلد دوم

۵۰ آیات قرآنی اور ۵۰۰ احادیث نبوی پر مشتمل ہے

ترتیب

امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی

ترجمہ و حواشی

مولانا محمد صادق خلیل

ناشر: نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار
لاہور

نام کتاب ... ریاض الصالحین مترجم
جلد ... دوم
مؤلف ... الامام المحدث محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی
مترجم ... مولانا محمد صادق خلیل
طابع ... ابوالنعمان بشیر احمد نعمانی
سن طباعت ... ۱۵/ اگست ۱۹۸۰ء
کاتب ... عبدالرؤف مستفیض رقم گوجرانوالہ
ناشر ... نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
قیمت فی جلد ...
پریس ... خالد پریس لاہور
تعداد ... ایک ہزار

نعمانی کتب خانہ
اردو بازار لاہور

مکتبہ نعمانیہ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

فہرست مضامین

ریاض الصالحین

جلد دوم

ریاض الصالحین جلد دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

کِتَابُ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ

وَتَشْیِیعِ الْمَیِّتِ وَالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَحُضُوْرِ دَفْنِهِ وَالْمُکْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعْدَ دَفْنِهِ

بیمار کی مزاج پرسی، جنازہ کے ساتھ جانے

نماز پڑھنے دفن کے وقت موجود رہنے اور دفن کرنے کے بعد قبر پر ٹھہرنے کا بیان

۱۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِیْ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیمار کی مزاج پرسی، جنازے کے ساتھ جانے چھینک مارنے کا جواب دینے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو عام کرنے کا حکم فرمایا (بخاری، مسلم)

۲۔ وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا بیمار کی مزاج پرسی کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا دعوت کو قبول کرنا، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری، مسلم)

٣- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ! قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ! قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ! قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٤- وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

"اَلْعَانِيْ": اَلْأَسِيْرُ۔

٥- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائیں گے۔ اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہو گیا تھا۔ تو نے میری بیمار پرسی نہ کی وہ عرض کرے گا۔ اے پروردگار! میں تیری کیسے بیمار پرسی کرتا۔ آپ تو رب العالمین ہیں اللہ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں۔ کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا۔ تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی خبردار تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا۔ تو مجھ کو اسکے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے کھانا طلب کیا۔ تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ وہ عرض کریگا۔ اے پروردگار میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ فرمائے گا کیا یاد نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے اسکو کھانا نہ کھلایا تجھے معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا۔ اے پروردگار میں تجھے کس طرح پانی پلاتا حالانکہ آپ رب العالمین ہیں۔ اللہ فرمائے گا کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی پینے کو مانگا تھا۔ لیکن تو نے اسکو پانی نہیں پلایا خبردار تجھے معلوم ہونا چاہیے۔ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس موجود پاتا (مسلم)

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کی بیمار پرسی کرو۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ قیدی کو رہا کرو۔

(بخاری)

"العانی" قیدی

حضرت ثوبانؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا۔ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی مزاج پرسی کرتا ہے تو وہ جنت

لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : « جَنَاهَا » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۶ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : « مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

« اَلْخَرِيْفُ » : اَلثَّمَرُ الْمَخْرُوْفُ : أَيِ الْمُجْتَنٰى ۔

۷ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ : « أَسْلِمْ » فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ ؟ فَقَالَ : أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ : « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

کے پھلوں کے چننے میں مصروف رہتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس آ ئے سوال کیا گیا۔ یا رسول اللہ خرفۃ الجنۃ کیا ہے فرمایا۔ پھلوں کا چننا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے تو شام تک اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ اگر شام کے وقت مزاج پرسی کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کیلئے پھلوں کو چنا جاتا ہے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

«الخریف» چنے ہوئے پھل

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکی بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے اس کے سر کے نزدیک بیٹھ کر فرماتے لگے اسلام لے آؤ اس نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کہا۔ ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمارہے تھے۔ تمام حمد و ثنا اس اللہ کیلئے ہے جس نے اس کو دوزخ سے بچا لیا (بخاری)

۲

بَابُ مَا يُدْعٰى بِهِ لِلْمَرِيْضِ

بیمار کیلئے کس طرح دعا کی جائے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الرَّاوِي سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا وَقَالَ: «بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

سے کوئی انسان کسی بیماری کی شکایت کرتا یا اس کو زخم یا پھوڑا ہو جاتا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ساتھ اس طرح کرتے۔ (راوی سفیان بن عیینہ نے اپنی سبابہ انگلی کو زمین پر رکھا۔ پھر اس کو اٹھایا۔) اور یہ کلمات فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے تھوک کے ساتھ مل ہوئی ہے۔ ہمارے پروردگار کی اجازت کے ساتھ ہمارے مریض اس کی وجہ سے شفایاب ہو جاتے۔ (بخاری، مسلم)

۹ - وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُودُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض گھر والوں کی بیمار پرسی کرتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کو بیمار پر پھیرتے ہوئے فرماتے اے اللہ! لوگوں کے پروردگار بیماری دور فرما شفا عنایت فرما تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا عطا کرنے والا نہیں ایسی شفا جس کے بعد بیماری باقی نہ رہے۔ (بخاری)

۱۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللهُ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے ثابت رحمہ اللہ سے کہا کیا میں تجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والا دم نہ کروں اس نے کہا ضرور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھی۔ اے اللہ! لوگوں کے پروردگار بیماری کو دور فرمانے والے شفا عنایت فرما تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے تیرے علاوہ کوئی شفا کرنے والا نہیں۔ ایسی شفا جس کے بعد بیماری باقی نہ رہے۔ (بخاری)

۱۱ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا»

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی فرماتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم) رضی اللہ عنہ

۱۲۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا - وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ، مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو عبداللہ عثمان بن ابی العاص بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی بیماری کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسم کے جس حصہ میں تجھے درد ہو رہا ہے۔ وہاں اپنا ہاتھ رکھیئے اور تین بار بسم اللہ پڑھیئے اور سات بار کہیئے۔ میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو پاتا ہوں۔ اور جس سے مجھے ڈر ہے۔ (مسلم)

۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيَكَ: إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص ایسے بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے (جس کی موت قریب نہیں) اور اس کے ہاں ذیل کے کلمات سات بار کہتا۔ ہے کہ میں اللہ عظیم عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ تجھے شفا عنایت فرمائے۔ تو اللہ اس کو اس بیماری سے تندرستی عطا فرماتے ہیں (ابوداؤد ترمذی) اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے حاکم نے کہا۔ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

۱۴۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَنْ يَعُودُهُ قَالَ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک بدوی کی بیماری پرسی کے لئے اس کے ہاں تشریف لے گئے اور جب کسی بیمار کی مزاج پرسی کیلئے کہیں تشریف لے جاتے تو فرماتے کچھ تکلیف نہیں بیماری گناہوں سے پاک کرنیوالی ہے ان شاء اللہ (بخاری)

۱۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت جبریل ؑ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

النبي صلى الله عليه وسلم فقال: "يا محمد اشتكيت؟" قال: "نعم" قال: بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك، ومن شر كل نفس أو عين حاسد، الله يشفيك، بسم الله أرقيك" رواه مسلم.

میں آئے۔ اور کہا۔ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیمار ہیں آپ نے فرمایا ہاں! جبریل نے دم کرتے ہوئے درذیل کے کلمات پڑھے "اللہ کے نام کیساتھ میں آپکو ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو آپ کو تکلیف پہنچائے اور نفس کے شر اور حاسد کی آنکھ کے شر سے دم کرتا ہوں اللہ ہی آپکو شفا عطا فرمائے گا۔ اللہ کے نام کیساتھ میں آپکو دم کرتا ہوں۔ (مسلم)

١٦ - وعن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة رضي الله عنهما أنهما شهدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: "من قال: لا إله إلا الله والله أكبر، صدقه ربه فقال لا إله إلا أنا وأنا أكبر. وإذا قال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له، قال يقول: لا إله إلا أنا وحدي لا شريك لي. وإذا قال: لا إله إلا الله له الملك وله الحمد، قال: لا إله إلا أنا لي الحمد ولي الملك. وإذا قال لا إله إلا الله ولا حول ولا قوة إلا بالله، قال: لا إله إلا أنا ولا حول ولا قوة إلا بي. وكان يقول: من قالها في مرضه ثم مات لم تطعمه النار" رواه الترمذي وقال حديث حسن.

حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ کی ذات بہت بڑی ہے تو اس کا پروردگار اسکی تصدیق کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ میرے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں اور میں بہت بڑا ہوں۔ اور جب کوئی شخص کہے کہ صرف ایک اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اسکا کوئی شریک نہیں تو اللہ فرماتا ہے کہ میں اکیلا ہی عبادت کے لائق ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ اور جب کہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے تو اللہ فرماتا ہے۔ کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی تعریف ہے اور میری ہی بادشاہی ہے اور جب کہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور برائی سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ کے علاوہ کسی میں نہیں تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف مجھ میں ہے اور فرمایا جو شخص ان کلمات کو اپنی بیماری میں کہے پھر فوت ہو جائے اسکو دوزخ نہیں کھائیگی (ترمذی) امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

(۳)

بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤَالِ أَهْلِ الْمَرِيضِ عَنْ حَالِهِ !

بیمار کے گھر والوں سے بیمار کی حالت معلوم کرنیکے استحباب کا بیان

١٧ - عن ابن عباس رضي الله

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے

عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

کہ حضرت علی بن ابی طالب آپ کی اس بیماری میں جس میں آپ نے انتقال فرمایا۔ آپ کی مجلس سے باہر تشریف لائے لوگوں نے دریافت کیا۔ اے ابوالحسن! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال کیسا ہے آپ نے فرمایا آپ بحمد اللہ تندرست ہیں۔

(بخاری)

۴

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ أَيِسَ مِنْ حَيَاتِهِ!

اپنی زندگی سے مایوس ہونے والا انسان کیا کہے

۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ میری طرف ٹیک لگائے ہوئے تھے فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ (یعنی اپنے ساتھ) ملا دے۔ (بخاری، مسلم)

۱۹- وَعَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ عِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو موت کے عالم میں دیکھا کہ آپ کے پاس ایک پیالہ تھا۔ جس میں پانی تھا۔ آپ اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے پھر پانی والا ہاتھ اپنے چہرے پر لگاتے پھر دعا فرماتے اے اللہ موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں پر میری اعانت فرما (ترمذی)

(٥)

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ أَهْلِ الْمَرِيضِ وَمَنْ يَخْدُمُهُ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهِ وَالصَّبْرِ عَلَى مَا يَشُقُّ مِنْ أَمْرِهِ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ مَوْتِهِ بِحَدٍّ أَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا

بیمار کے گھر والوں اور خادموں کو بیمار کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت کرنا اور مریض کو تکلیفوں پر صبر دلانا اور جس شخص کی موت بوجہ حد، قصاص وغیرہ کے قریب ہو اس کے بارے احسان کی وصیت کرنا

٢٠۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ: "أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا" فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں حد کو پہنچی ہوں۔ اس کو مجھ پر قائم فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور کہا احسان و مروت سے پیش آؤ۔ جب وضع حمل ہو جائے تو اس کو میرے پاس لانا۔ اس نے ایسے ہی کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اس پر اس کے کپڑوں کو مضبوطی سے باندھ دیا جائے پھر اس کے متعلق رجم کرنے کا حکم دیا گیا اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی (مسلم)

بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيْضِ: اَنَا وَجِعٌ اَوْ شَدِيْدُ الْوَجَعِ اَوْ مَوْعُوْكٌ اَوْ وَارَاْسَاهُ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَبَيَانِ اَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّسَخُّطِ وَاِظْهَارِ الْجَزَعِ

بیمار کے لئے یہ کہنا کہ مجھے درد ہے یا شدید تکلیف ہے یا مجھے بخار ہے یا میرا سر گیا اور اس قسم کے کلمات جائز ہیں اور اس بات کا بیان، کہ جب یہ کلمات ناراضگی اور جزع فزع کا اظہار نہ کریں تو ان کے کہنے میں کراہت نہیں'

۲۱ - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ: اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا۔ فَقَالَ: اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ کو بخار تھا۔ میں نے کہا آپ کو سخت بخار ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! مجھے تمہارے دو آدمیوں کی طرح بخار ہوتا ہے۔

(بخاری؛ مسلم)

۲۲ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى، وَاَنَا ذُوْ مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لئے آئے۔ مجھے سخت درد تھا۔ میں نے عرض کیا۔ مجھے وہ تکلیف ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اور میں مالدار انسان ہوں اور میرا وارث صرف میری لڑکی ہے۔ حدیث کو ذکر کیا (بخاری؛ مسلم)

۲۳ - وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَارَاْسَاهُ

حضرت قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ ہائے میرا سر

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ» وَذَكَرَ الْحَدِيثَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہائے میرا سر: سر درد کی وجہ سے یہ کلمات فرمائے، حدیث کو ذکر کیا (بخاری)

(۷)

بَابُ تَلْقِينِ الْمُحْتَضَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

فوت ہونے والے انسان کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کی جائے

۲۴۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا (ابوداؤد، الحاکم) اس نے کہا سند صحیح ہے۔

۲۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے فوت ہونے والوں کے پاس لا الٰہ الا اللہ کے کلمات دہراتے رہو (مسلم)

(۸)

بَابُ مَا يَقُولُهُ بَعْدَ تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

فوت ہونے والے کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کون سے دعائیہ کلمات کہے جائیں

۲۶۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ پر داخل ہوئے جب کہ اس کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ تو ان کو بند کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب روح قبض کی جاتی ہے۔ تو آنکھیں اس کے پیچھے گئی

وَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَىٰ مَا تَقُولُونَ " ثُمَّ قَالَ: " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہیں۔ چنانچہ ابو سلمہؓ کے گھر والے رونے اور چلانے لگے آپ نے فرمایا اپنے لئے بھلائی کے علاوہ کوئی دعا نہ کرو۔ اس لئے کہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر فرمایا۔ اے اللہ! ابو سلمہؓ کو معاف فرما اور اس کے درجات ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پیچھے رہنے والوں میں اسکا خلیفہ بنا۔ اور اے رب العالمین! اسکی اور ہماری مغفرت فرما اور اسکی قبر میں کشادگی فرما اور اس کیلئے اسکی قبر کو منور فرما (مسلم)

(۹)

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ مَّاتَ لَهُ مَيِّتٌ!

مرنے والے کے پاس کیا کہا جائے؟ اور مرنے والے کے وارثوں کے پاس کیا کلمات کہے جائیں

۲/۷ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَىٰ مَا تَقُولُونَ " قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ، قَالَ: " قُولِي: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَىٰ حَسَنَةً " فَقُلْتُ، فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّي مِنْهُ: مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا: " إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ "

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بیمار یا مرنے والے کے پاس جاؤ۔ تو بہتر کلمات کہو اس لئے کہ جو کلمات تم کہتے ہو فرشتے ان پر آمین کہتے ہیں ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ جب ابو سلمہؓ فوت ہو گئے۔ تو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہؓ فوت ہو گیا ہے فرمایا تو اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہہ اے اللہ! میری اور اس کی مغفرت فرما اور میرے لئے اس کے بدلے اچھا عوض عطا فرما تو میں نے دل میں کہا اللہ نے مجھ کو ایسا انسان عطا فرمایا۔ جو میرے لئے ابو سلمہؓ سے بہت بہتر تھا۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم نے اسی طرح شک کیا تھ

عَلَى الشَّكِّ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ «الْمَيِّتَ» بِلَا شَكٍّ.

(بیمار یا مرنے والے کے) لفظ کا ذکر کیا اور ابوداؤد نے "میت" کا لفظ بلا شک ذکر کیا۔

٢٨- وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَجَرَهُ اللهُ تَعَالَى فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا» قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِيْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْلَفَ اللهُ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہیں ہے کوئی بندہ جس کو مصیبت پہنچے اور وہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اے اللہ مجھے اس مصیبت پر ثواب عطا فرما اور مجھ کو اس سے بہتر عوض عطا فرما مگر اللہ اس کو اس کی مصیبت پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اس کے لئے اس سے بہتر عوض عطا فرماتا ہے۔ حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں نے وہی کلمات کہے جیسا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ تو اللہ نے میرے لئے اس سے بہتر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا (مسلم)

٢٩- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے۔ تو اللہ پاک اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کیا وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ پاک فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل کو اس سے چھینا وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ پاک فرماتے ہیں۔ تو میرے بندے نے کیا کہا وہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے الحمد للہ کہا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

٣٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک فرماتے ہیں کہ مومن بندے کے لئے

مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَآءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

میرے پاس اس مومن بندہ کیلئے جس کی دنیا کی چیزوں میں سے پسندیدہ چیز کو چھین لیتا ہوں، اور وہ ثواب کے لئے صبر کرتا ہے جنت کے علاوہ کوئی بدلہ نہیں (بخاری)

۳۱۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا - أَوِ ابْنًا - فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ» وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا وہ آپ کو گھر آنے کے لئے کہہ رہی تھی۔ اور اطلاع دے رہی تھی کہ اس کا ایک بچہ موت کی آغوش میں ہے آپ نے قاصد سے کہا واپس جاؤ اور اسے کہو کہ اللہ ہی کیلئے ہے جو اس نے لیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز اس کے نزدیک وقت مقرر کے ساتھ ہے پس اسے صبر کرنا چاہیئے اور ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ پوری حدیث کو بیان کیا (بخاری، مسلم)

(۱۰)

بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ!

میت پر نوحہ خوانی جائز نہیں رونا جائز ہے'

أَمَّا النِّيَاحَةُ فَحَرَامٌ وَسَيَأْتِيْ فِيهَا بَابٌ فِي كِتَابِ النَّهْيِ، إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالَى. وَأَمَّا الْبُكَاءُ فَجَآءَتْ أَحَادِيثُ بِالنَّهْيِ عَنْهُ وَأَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ أَهْلِهِ، وَهِيَ مُتَأَوَّلَةٌ وَمَحْمُولَةٌ عَلَى مَنْ أَوْصَى بِهِ، وَالنَّهْيُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَاءِ الَّذِي فِيهِ نَدْبٌ أَوْ نِيَاحَةٌ وَالدَّلِيلُ عَلَى جَوَازِ الْبُكَاءِ

نوحہ کرنا حرام ہے۔ اس کے بارے کتاب النہی میں آئندہ ایک باب کا ذکر ہوگا۔ ان شاء اللہ اور رونے سے منع کرنے کی حدیثیں بھی موجود ہیں میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہوئے۔ اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ جب مرنے والا۔۔۔! اپنے متعلق رونے کی وصیت کرے۔ نیز اس رونے سے روکا گیا ہے جس میں چیخ و پکار نوحہ وغیرہ موجود

يُعَذِّبُ وَلَا نِيَاحَةٍ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مِنْهَا:۔

جو اور بلا چیخ و پکار اور نوحہ کرنے کے رونے کی اجازت پر کثرت کے ساتھ حدیثیں موجود ہیں۔

۳۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا۔ فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا أَوْ يَرْحَمُ» وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ کی بیماری پرسی کی آپ کے ساتھ عبدالرحمان بن عوف، سعد بن ابی وقاص عبداللہ بن مسعود تھے۔ اور آپ رو پڑے جب صحابہ کرام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم سنتے نہیں ہو کہ اللہ پاک آنسو بہانے اور دل کے غمناک ہونے پر عذاب میں گرفتار نہیں فرماتا۔ لیکن زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کی وجہ سے عذاب دے گا۔ یا رحم فرمائے گا۔ (بخاری، مسلم)

۳۳۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کے نواسے کو اٹھایا گیا۔ جب کہ وہ نزع کے عالم میں تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سعدؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ،

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیمؓ کے پاس آئے۔ جب وہ موت کی آغوش میں تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو

فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ"، ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ: "إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَى بَعْضَهُ مُسْلِمٌ. وَالْأَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

بہنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضرت عبدالرحمٰن نے آپ سے کہا یارسول اللہ آپ بھی رو رہے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن عوف یہ اللہ کی رحمت ہے۔ پھر رونا شروع کر دیا۔ اور فرمایا۔ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ اور دل غمگین ہے اور ہم صرف وہی کلمات کہتے ہیں جن کو ہمارا رب پسند فرماتا ہے۔ اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔ (بخاری) مسلم نے بعض حصہ کو روایت کیا اس سلسلہ میں۔ حدیثیں کثرت کے ساتھ صحیح میں وارد ہیں اور مشہور ہیں واللہ اعلم۔

(١١)

بَابُ الْكَفِّ عَنْ مَا يُرٰى مِنَ الْمَيِّتِ مِنْ مَكْرُوْهٍ

میت کی مکروہ چیز دیکھ کر اس کو ذکر کرنے سے روکنے کا بیان

٣٥- عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَسْلَمَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو رافع اسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میت کو غسل دے اور اس پر پردہ پوشی کرے۔ اللہ اس کو چالیس بار معاف فرماتے ہیں (حاکم) اس نے کہا مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

(١٢)

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَتَشْيِيْعِهِ وَحُضُوْرِ دَفْنِهِ وَكَرَاهَةِ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

میت کی نماز جنازہ نیز جنازہ کے ساتھ چلنے اور دفن کرنے میں شریک ہونے کا بیان البتہ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے کی کراہت کا بیان

وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيعِ

جنازہ کیساتھ چلنے کی فضیلت کا بیان گزر گیا ہے۔

۳۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ» قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جنازہ کے ساتھ گیا۔ اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اور جو شخص دفن تک حاضر رہا تو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ دریافت کیا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں آپ نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی مانند (بخاری، مسلم)

۳۷ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان جنازہ کے ساتھ ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرتے ہوئے جاوے اور نماز جنازہ کی ادائیگی اور دفن تک ساتھ رہے۔ تو وہ دو قیراط ثواب کے ساتھ لوٹے گا ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی پھر دفن کرنے سے پہلے واپس آگیا تو وہ ایک قیراط ثواب کیساتھ لوٹا (بخاری)

۳۸ - وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ: وَلَمْ يُشَدَّدْ فِي النَّهْيِ كَمَا يُشَدَّدُ فِي الْمُحَرَّمَاتِ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم کو جنازہ کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا ہے لیکن ہم پر شدت نہیں کی گئی۔ (بخاری، مسلم) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے منع کرنے میں زور نہیں دیا گیا جس طرح کہ محرمات سے روکنے میں زور دیا جاتا ہے۔

(۱۴)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيرِ الْمُصَلِّينَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعْلِ صُفُوفِهِمْ ثَلَاثَةً فَأَكْثَرَ

جنازہ پڑھنے والوں کی کثرت کا مستحب ہونا اور ان کی تین یا تین سے زیادہ صفیں بنانے کا حکم

۳۹ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر جنازہ میں سو مسلمان شریک ہوں اور تمام میت کے حق میں سفارش کریں۔ تو اس کے بارے ان کی سفارش قبول ہوگی (مسلم)

۴۰ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جو مسلمان فوت ہو جائے اور چالیس مسلمان اس کے جنازہ میں شریک ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ پاک اس کے بارے ان کی سفارش قبول فرماتا ہے (مسلم)

۴۱ - وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ عَلَيْهَا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ حضرت مالکؓ بن ھبیرہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور جنازہ پڑھنے والے لوگ کم ہوتے تو ان کو تین حصوں میں تقسیم کرتے پھر کہتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے جنازہ میں تین صفیں ہوں تو اس کے لئے جنت

أَوْ جَبَ »، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

واجب ہو جاتی ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۴۳)

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ !

نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے ؟

يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ : يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْأُولٰى ، ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ وَ الْأَفْضَلُ أَنْ يُتَمِّمَهُ بِقَوْلِهِ : كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ ۔ إِلٰى قَوْلِهِ ۔ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔ وَلَا يَقُولُ مَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِّنَ الْعَوَامِّ مِنْ قِرَاءَةِ إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الْآيَةَ ۔ فَإِنَّهُ لَا تَصِحُّ صَلٰوتُهُ إِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ وَ يَدْعُوا لِلْمَيِّتِ وَ لِلْمُسْلِمِينَ بِمَا سَنَذْكُرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَ يَدْعُوا ۔ وَمِنْ أَحْسَنِهِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهُ وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ يُطَوِّلُ الدُّعَاءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهُ أَكْثَرُ النَّاسِ : لِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى الَّذِي سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔ فَأَمَّا الْأَدْعِيَةُ

چار تکبیریں کہے پہلی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھے پھر فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری کہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے (اللھم صل علی محمد و علی آل محمد) افضل یہ ہے کہ پورا درود حمید مجید تک پڑھے اور اس طرح نہ کہے۔ جس طرح عام لوگ کہتے ہیں (ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الآیۃ) جب اس کے کہنے پر اکتفا کرے۔ تو اس کی نماز جنازہ درست نہیں ہوگی پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرے ہم ان شاء اللہ احادیث سے ان دعاؤں کا ذکر کریں گے پھر چوتھی تکبیر کہے۔ اور دعا کرے بہتر دعا یہ ہے اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفرلنا ولہ) اے اللہ ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال اور ہم کو اور اس کو معاف فرما پسندیدہ بات یہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں دعا کے کلمات اکثر لوگوں کے معمول کے خلاف ابن ابی اوفی کی حدیث کے پیش نظر جس کا ذکر ہم عنقریب ان شاء اللہ کریں گے زیادہ پڑھے۔ البتہ تیسری

الْمَأْثُورَةِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الثَّالِثَةِ مِنْهَا۔

تکبیر کے بعد منقول دعاؤں میں سے چند دعاؤں کا ہم ذکر کرتے ہیں۔

۴۲ - عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پہ نماز پڑھی تو میں نے آپ سے دعا کو حفظ کیا۔ آپ دعا مانگ رہے تھے۔ اے اللہ! اس کو معاف فرما اور اس پر رحم کر اس کو عافیت عطا کر اور اس سے درگزر فرما اور اس کو عزت والی جگہ دے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسکو پانی، برف، اولوں سے دھو اور اس کو خطاؤں سے صاف کر جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسکے دنیا کے گھر سے اسکو بہتر گھر دے اور اس کے اہل سے بہتر اہل عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور اس کو قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا (آپ کی دعا سے متاثر ہو کر) میں نے آرزو کی کہ میں ہی یہ میت ہوتا (مسلم)

۴۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ - وَأَبُوهُ صَحَابِيٌّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، ابوابراہیم اشہلی اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے (اور اسکا باپ صحابی ہے) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو معاف فرما اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو بھی اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو بھی اور ہمارے حاضر اور غائب کو بھی۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھنا۔ اور جس کو تو فوت کرے اس کو ایمان پر فوت کرنا۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب

تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ»
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَالْأَشْهَلِيِّ، وَرَوَاهُ أَبُو
دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي
قَتَادَةَ. قَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثُ أَبِي
هُرَيْرَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ
وَمُسْلِمٍ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: قَالَ
الْبُخَارِيُّ: أَصَحُّ رِوَايَاتِ هٰذَا
الْحَدِيثِ رِوَايَةُ الْأَشْهَلِيِّ. قَالَ
الْبُخَارِيُّ: وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا
الْبَابِ حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

۴۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ
عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ»
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ
«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا، وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا
وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ
قَبَضْتَ رُوحَهَا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا
وَعَلَانِيَتِهَا، وَقَدْ جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ
لَهُ فَاغْفِرْ لَهُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶- وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:
«اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي
ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ

سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال
ترمذی نے ابوہریرہؓ اور اشھلی سے روایت
کیا۔ ابوداؤد نے ابوہریرہؓ اور ابوقتادہ
سے روایت کیا۔ حاکم نے کہا ابوہریرہؓ کی
حدیث بخاری، مسلم کی شرط پر
صحیح ہے۔ ترمذی نے بیان کیا۔ کہ امام
بخاریؒ نے فرمایا اس حدیث
کا صحیح ترین طریق اشھلی کا
طریق ہے بخاری نے بیان کیا
اس مسئلہ میں زیادہ صحیح
حدیث عوفؓ بن مالک کی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ
میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
سنا فرماتے تھے جب تم میت پر
نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خلوص کے
ساتھ دعا کرو (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
جنازے کی دعا میں نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔
اے اللہ تو ہی اس کا پروردگار ہے۔ اور تو نے ہی اس
کو پیدا کیا اور تو نے ہی اس کو اسلام کا راہ دکھایا اور
تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور تو اسکے پوشیدہ
اور ظاہر کو خوب جانتا ہے ہم اسکی سفارش کرتے ہوئے
تیرے پاس آتے ہیں تو اسکی مغفرت فرما (ابوداؤد)

حضرت واثلہ بن اسقعؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری موجودگی میں
ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی میں نے
آپ سے سنا فرمارہے تھے۔ اے اللہ
فلاں بن فلاں تیرے ذمہ میں ہے اور تیری پناہ
کے دائرہ میں ہے تو اس کو قبر اور دوزخ

الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

کے عذاب سے بچا۔ اور تو وفا اور حمد والا ہے۔ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما بیشک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔ (ابو داؤد) ۔

۴۷ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُوْ ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا، وَفِيْ رِوَايَةٍ: «كَبَّرَ أَرْبَعًا فَمَكَثَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: إِنِّيْ لَا أَزِيْدُكُمْ عَلٰى مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، أَوْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں۔ چوتھی تکبیر کے بعد دو تکبیروں کے درمیان وقفے کے بقدر اس کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہے پھر انہوں نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے ایک روایت میں ہے چار تکبیریں کہیں۔ پھر تھوڑا سا توقف کیا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ پانچویں تکبیر کہیں گے۔ لیکن آپ نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا جب وہ پھرے تو ہم نے ان سے کہا یہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس سے زیادہ نہیں کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کرتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے (راوی کو شک ہے) حاکم نے اس نے کہا۔ حدیث صحیح ہے۔

(۱۵)

بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

(جنازہ جلدی لے جانے کا حکم)

۴۸ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جنازہ جلدی لے جاؤ۔ اگر جنازہ نیک آدمی کا ہے۔ تو اس کو بھلائی کی طرف آگے

إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا عَلَيْهِ».

کر رہے ہو۔ اور اگر اس کے علاوہ ہے تو برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو (بخاری، مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کو بھلائی پیش کر رہے ہو۔

٤٩ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانُ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ جب جنازہ (تیار کرکے) رکھا جاتا ہے اور اس کو لوگ اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھ کو لے چلو۔ اور اگر نیک نہیں ہوتا تو اپنے اہل کو کہتا ہے! افسوس ہے۔ تم کہاں لیے جا رہے ہو۔ اس کی (چیخ وپکار کی) آواز کو انسانوں کے علاوہ تمام کائنات سنتی ہے۔ اگر اس کو انسان سن پائے تو بے ہوش ہو جائے۔ (بخاری)

(١٦)

بَابُ تَعْجِيلِ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلَى تَجْهِيزِهِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ فَجْأَةً فَيُتْرَكَ حَتَّى يُتَيَقَّنَ مَوْتُهُ

میت کے قرض کی ادائیگی میں عجلت اختیار کرنا اور اسکے کفن دفن میں جلدی کرنا ہاں اچانک فوت ہونیکی صورت میں توقف اختیار کرنا تاکہ اسکی موت کا یقین ہو جائے

٥٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مومن کی روح اسکے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس سے اس کا قرض ادا کر دیا جائے (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

٥١ - وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ

حضرت حصینؓ بن وحوح سے روایت

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ: «إِنِّي لَا أُرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

ہے۔ کہ طلحہ بن براء بن عازبؓ بیمار ہو گیا اس کی بیمار پرسی کے لئے اس کے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا میں خیال کرتا ہوں کہ طلحہ کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے پس تم مجھے اس کے فوت ہونے کی اطلاع دینا۔ اور جلدی کرنا۔ اس لئے کہ کسی مسلمان کی لاش کے لئے یہ بات مناسب نہیں۔ کہ اس کو اپنے اہل کے درمیان روک لیا جائے۔ (ابو داؤد)

(۱۷)

بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ
قبر کے نزدیک وعظ فرمانے کا بیان

۵۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ: «اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ» وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع الغرقد (قبرستان) میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے۔ اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی تھی۔ آپ سر جھکائے ہوئے تھے۔ اور چھوٹی سے زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ دوزخ اور جنت سے لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا۔ عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے۔ جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور باقی حدیث کو ذکر کیا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸)

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهِ وَالْقُعُودِ عِنْدَ قَبْرِهِ سَاعَةً لِلدُّعَاءِ لَهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

میت کے دفن کرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرنا اور اس کی قبر کے پاس کچھ عرصہ دعا استغفار اور قرآن پڑھنے کے لیے بیٹھنے کا بیان

٥٣ - عَنْ أَبِي عَمْرٍو، وَقِيلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ، وَقِيلَ أَبُو لَيْلَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت ابوعمرو بعض نے کہا۔ ابوعبداللہ اور بعض نے کہا۔ ابولیلٰی۔ عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر چکتے۔ تو اس کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرتے۔ اور فرماتے کہ تم اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو۔ اور اس کیلئے ثابت قدمی کا سوال کرو۔ اسلئے کہ اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔ (ابوداؤد)

٥٤ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا دَفَنْتُمُونِي فَأَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنْ خَتَمُوا الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَانَ حَسَنًا۔

حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے اپنے بارے میں کہا۔ کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر کے پاس اتنا عرصہ ٹھہرو۔ جتنے میں اونٹ ذبح ہو جائے اور اسکا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ تاکہ میں تمہارے ساتھ مانوس رہوں۔ اور میں معلوم کر سکوں۔ کہ میں اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دوں (مسلم) یہ حدیث تفصیل کیساتھ پہلے بیان ہو چکی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ قبر کے پاس قرآن پاک کا کچھ حصہ پڑھنا مستحب ہے اور اگر تمام قرآن کو ختم کر لیں تو بہتر ہے۔ ؎

(١٩)

بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے حق میں دعا کرنے کا بیان

(١) قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ ؎: وَالَّذِينَ

الآیۃ:۔ اور ان کیلئے بھی جو ان سے بعد آئیں

؎ سورۃ الحشر آیۃ ١٠

جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ "

کے بعد آئے۔ (اور) دعا کرتے ہیں۔ کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ گناہ معاف فرما۔ سلہ

۵۵ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا مِنْ اَجْرٍ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: " نَعَمْ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے اور میرا خیال ہے۔ کہ اگر وہ کلام کر سکتی تو صدقہ خیرات کرتی۔ کیا اسے بھی کوئی اجر ملے گا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ خیرات کروں۔ آپ نے کہا۔ ہاں (بخاری۔ مسلم)

سلہ ۔ امام شافعیؒ کا قول درست نہیں۔ اس لئے کہ شریعت اسلامیہ میں مسجدیں عبادت گاہیں ہیں قبرستان عبادت گاہ نہیں ہیں۔ البتہ ایک حدیث میں وارد ہے۔ کہ گھروں کو قبرستان نہ بنایا جائے یعنی نوافل وغیرہ گھروں میں ادا کئے جائیں۔ قبرستان جانے سے مقصود عبرت حاصل کرنا یا اہل القبور کے لئے استغفار کرنا ہونی چاہیئے۔

الحشر۔ شیخ الکل حضرت میاں نذیر حسین فرماتے ہیں۔ فی الجملہ قرآن شریف قبر پہ پڑھ کر ختم کرنا۔ اور پڑھنا قرآن کا تلاش میں نہیں پایا گیا۔ فتاوی نذیریہ جلد اول صفحہ ۔ مترجم

۵۶ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے۔ تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جائے یا نیک لڑکا جو اس کیلئے دعا کرتا رہے (مسلم)

(۲۰)

بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ !

میت پر لوگوں کی تعریف کرنے کا ذکر

۵۷ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ بعض صحابہ کرامؓ کا ایک جنازہ پر سے

خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَجَبَتْ» ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَجَبَتْ» فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: «هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٨- وَعَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ. ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ. ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ. قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ» فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وَثَلَاثَةٌ» فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ» ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

گزر ہوا۔ تو انہوں نے اس کی تعریف کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ پھر ان کا ایک دوسرے جنازہ پر سے گزر ہوا۔ اسکی انہوں نے برائی کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا۔ اسکی بھلائی کی تعریف کی تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ اور اسکی تم نے برائی کی تو اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو الاسود بیان کرتے ہیں۔ کہ میں مدینہ میں آیا۔ اور حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا۔ تو ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو اسکی بھلائی کی تعریف کی گئی حضرت عمرؓ نے کہا۔ واجب ہو گئی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا اس کی کی گئی حضرت عمرؓ نے کہا۔ واجب ہو گئی پھر تیسرے جنازہ کا گزر ہوا اسکی بھی برائی کی گئی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی۔ ابو الاسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اے امیر المؤمنین کیا واجب ہو گئی حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ کہ میں نے وہی کلمات کہے ہیں جس طرح کے کلمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ جس مسلمان کے بارے چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں۔ اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کیا۔ اور تین بھی؟ فرمایا تین بھی ہم نے عرض کیا دو بھی آپ نے فرمایا دو بھی پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے سوال نہیں کیا (بخاری)

بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهٗ اَوْلَادٌ صِغَارٌ

اس شخص کی فضیلت کا بیان جس کی اولاد بچپن میں فوت ہو جائے

۵۹۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ عزوجل اس کو اپنی رحمت کے فضل کے سبب از خود ان بچوں پر بھی جنت میں داخل فرمائے گا (بخاری، مسلم)

۶۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"وَتَحِلَّةُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" وَالْوُرُوْدُ: هُوَ الْعُبُوْرُ عَلَى الصِّرَاطِ وَهُوَ جِسْرٌ مَّنْصُوْبٌ عَلٰى ظَهْرِ جَهَنَّمَ عَافَانَا اللّٰهُ مِنْهَا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اس کو دوزخ کی آگ مس نہیں کرے گی مگر قسم حلال کرنے کو۔ (بخاری، مسلم)

"تحلۃ القسم" سے مراد اللہ پاک کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر وہ دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ الورود: پل صراط پر سے گزرنے کو کہتے ہیں۔ صراط۔ پل صراط جو جہنم پر بچھایا ہوا ہے (اللہ ہمکو دوزخ سے محفوظ رکھے)۔

۶۱۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ. قَالَ: اجْتَمِعْنَ يَوْمَ

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مرد آپ کی حدیثوں کو لے گئے۔ لہٰذا آپ ہمارے لیے ایک دن مقرر فرمائیں۔ کہ اس روز ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ ہمیں اس اسلامی تعلیم سے بہرہ ور فرمائیں جس سے

كَذَا وَكَذَا»، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «وَاثْنَيْنِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اللہ پاک نے آپکو بہرہ ور فرمایا ہے آپ نے فرمایا تم فلاں فلاں دن اکٹھی ہو جاؤ چنانچہ وہ جمع ہوئیں تو آپکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انکو وہ چیزیں بتلائیں جنکی تعلیم اللہ نے آپکو دی تھی پھر آپنے فرمایا تم میں سے جو عورت تین بچے آگے بھیج دیتی ہے (یعنی اسکے تین بچے بچپن میں انتقال کر گئے ہوں) تو وہ اس کیلئے دوزخ سے پردہ ہوں گے ایک عورت نے عرض کیا۔ اور دو بھی؟ تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دو بھی (بخاری، مسلم)

(۲۲) بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُورِ بِقُبُورِ الظَّالِمِينَ وَمَصَارِعِهِمْ وَإِظْهَارِ الِافْتِقَارِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْ ذٰلِكَ!

ظالموں کی قبروں اور ان کی تباہی و بربادی کے مقامات سے گزرتے وقت رونے اور ڈرنے کا بیان اور اللہ کی بارگاہ میں اپنی احتیاج کو ظاہر کرنے اور اس سے تغافل کرنے سے ڈرانے کا بیان

٦٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ - يَعْنِي لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ: دِيَارَ ثَمُودَ - «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جب وہ قوم ثمود کے (تباہ شدہ) مقامات حجر وغیرہ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ کہ ان عذاب میں گرفتار لوگوں کے پاس سے روتے ہوئے گزرو۔ لیکن اگر تم روتے نہیں ہو تو ان پر سے نہ گزرو کہیں تم پر بھی عذاب نہ آجائے جس طرح ان پر عذاب آیا۔ (بخاری، مسلم) ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حجر مقام سے گزرے۔ تو آپ نے فرمایا

بِالْحِجْرِ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ» ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى أَجَازَ الْوَادِيَ۔

کہ ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچے جس میں وہ مبتلا ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز چلایا۔ یہاں تک کہ آپ عذاب والی وادی سے گزر گئے۔

٢٣

كِتَابُ آدَابِ السَّفَرِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَاسْتِحْبَابِهِ أَوَّلَ النَّهَارِ

سفر کے آداب کا بیان

جمعرات کے روز اور دن کے پہلے حصہ میں سفر پر جانے کے استحباب کا بیان

٦٣ - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ۔

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ اور آپ جمعرات کے دن سفر پر جانا پسند فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم) اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن کے علاوہ دوسرے دنوں میں بہت کم سفر پر جایا کرتے تھے۔

٦٤ - وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا» وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً

حضرت صخر بن وداعہ غامدیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! میری اُمت کے لیے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرما۔ آپ جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو دن

أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ۔ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا ، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

کے ابتدائی حصہ میں بھیجتے۔ صخر راوی بیان کرتا ہے کہ وہ تاجر آدمی تھا۔ اور اپنا تجارتی سامان دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجتا تھا۔ پس اسکی تجارت میں خوب اضافہ ہوا اور اس کا مال زیادہ ہوا۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۲۴)

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَةِ وَتَأْمِيْرِهِمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُطِيْعُوْنَهُ !

سفر میں رفقاء کے ساتھ سفر کرنے

اور ایک ساتھی کو امیر سفر بنانے کے استحباب کا بیان

۷۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر لوگوں کو علم ہو جائے۔ جس قدر کہ مجھے علم ہے۔ کہ تنہا سفر کرنے میں کیا نقصانات ہیں۔ تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔ (بخاری)

۷۶۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ » رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے جد سے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سوار اور دو سوار شیطان ہیں۔ اور تین سوار قافلہ کہلاتے ہیں۔ ابوداؤد۔ ترمذی نسائی۔ اسانید صحیحہ ہیں ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔ ؎

٦٧ - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ » حَدِیْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں۔ تو وہ اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر منتخب کریں۔ ابو داؤد۔ حسن سند کیساتھ روایت کیا۔ لہٰذا حدیث حسن ہے

سلہ۔ سفر کی صعوبتوں اور مشقتوں نیز حوادثات کی وجہ سے تنہا سفر کرنا پریشانی کا باعث ہے۔ بلکہ بعض اوقات باعث ہلاکت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح دو آدمیوں میں سے جب ایک کو کوئی تکلیف لاحق ہوگی۔ تو اس کا ساتھی بھی پریشان ہوگا۔ اور وہ بعض اوقات حالات پر قابو نہیں پا سکے گا۔ اس بنا پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ تنہا سفر کرنے والا اور دو سفر کرنے والے شیطان ہیں۔

٦٨ - وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « خَیْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ یُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین ساتھی چار ہیں۔ اور بہترین چھوٹا لشکر۔ ۴۰۰ آدمیوں کا ہے۔ اور بہترین بڑا لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر ظاہری کمی کی وجہ سے کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا۔ ابو داؤد ترمذی۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

٢٥

بَابُ آدَابِ السَّیْرِ وَالنُّزُوْلِ وَالْمَبِیْتِ وَالنَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَاسْتِحْبَابِ السُّرٰی وَالرِّفْقِ بِالدَّوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مَصْلَحَتِهَا وَاَمْرِ مَنْ قَصَّرَ فِیْ حَقِّهَا بِالْقِیَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ إِذَا كَانَتْ تُطِیْقُ ذٰلِكَ!

چلنے، اترنے، رات گزارنے، سفر میں سونے کے آداب،

اور رات کو چلنے سواریوں کے ساتھ ملاطفت کرنے اور ان کی مصلحتوں کا خیال رکھنے اور اس شخص کے بارے جو سواریوں کے حقوق میں کوتاہی کرے اور سواری جب دو آدمیوں کو متحمل ہو تو سواری پر اپنے ساتھ کسی کو بٹھانے کے جواز کا بیان

۹۶۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مَعْنَى «أَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ» أَيْ ارْفُقُوا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْعَى فِي حَالِ سَيْرِهَا. وَقَوْلُهُ «نِقْيَهَا» هُوَ بِكَسْرِ النُّونِ وَإِسْكَانِ الْقَافِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ وَهُوَ: الْمُخُّ، مَعْنَاهُ أَسْرِعُوا بِهَا حَتَّى تَصِلُوا الْمَقْصِدَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ. «وَالتَّعْرِيسُ»: النُّزُولُ فِي اللَّيْلِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سرسبز شاداب زمین میں سفر کرو۔ تو اونٹوں کو زمین (کے سبزہ) سے انکا حق عطا کرو۔ اور جب تم بنجر خشک زمین میں سفر کرو۔ تو ان کو تیز چلاؤ۔ تاکہ راستہ ان کی طاقت نہ زائل ہو جائے۔ اور جب تم کہیں رات کو آرام کے لئے اترو تو راستہ سے دور جگہ اترو اس لئے کہ راستہ چارپایوں کے چلنے اور رات کے وقت کیڑے مکوڑوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ (مسلم)

«اعطوا الابل حظہا من الارض» کا معنی یہ ہے کہ اونٹوں کو نرمی سے چلاؤ۔ تاکہ وہ چلنے کے دوران چرتے رہیں۔ «نقیہا» نون کے کسرہ قاف کے سکون اور یائے مثناۃ تحتیہ کے ساتھ مغز کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں کو تیز چلاؤ کہیں آہستہ چلانے میں یہ نہ ہو کہ منزل مقصود پر پہنچنے سے قبل ہی ان کا مغز یعنی طاقت وغیرہ زائل ہو جائے۔

«التعریس» رات کو اترنا۔

۹۷۰۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ،

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور رات کیوقت قیام فرماتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح کے نمودار ہونے

وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: إِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِي النَّوْمِ فَتَفُوتَ صَلَاةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا۔

۷۱ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ،

«الدُّلْجَةُ»: السَّيْرُ فِي اللَّيْلِ۔

۷۲ - وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ! » فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۷۳ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو وَقِيلَ سَهْلِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے ذرا پہلے قیام فرماتے۔ تو اپنے ہاتھ کو کھڑا فرماتے اور اپنے سر کو اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے (مسلم)

علماء اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ اپنے ہاتھ کو اس لئے کھڑا کرتے تاکہ استغراق کے ساتھ نیند نہ آئے اور فجر کی نماز اول وقت میں ادا ہو سکے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو سفر کرنا لازم کرو۔ اس لئے کہ رات کو زمین لپیٹی جاتی ہے۔ (یعنی سفر جلدی طے ہوتا ہے) ابوداؤد نے حسن سند کیساتھ روایت کیا۔

"الدلجۃ" رات میں سفر کرنے کو کہتے ہیں

حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ لوگ جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے۔ تو اس پہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا شیطان کی طرف سے ہے اس ارشاد کے بعد صحابہ کرام جب بھی کسی مقام پر نازل ہوتے۔ تو ایک دوسرے سے مل جل کر رہتے (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا)۔

حضرت سہل بن عمرو (بعض نے سہل بن ربیع بن عمرو انصاری کہا۔ جو ابن الحنظلیہ کے نام کے ساتھ متعارف ہیں۔ اور وہ بیعۃ الرضوان والوں میں شمار ہوتے ہیں) بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ

بِعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَكُلُوهَا صَالِحَةً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۴۷- وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ وَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ- يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ- رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا، وَزَادَ فِيهِ الْبَرْقَانِيُّ بِإِسْنَادِ مُسْلِمٍ هٰذَا بَعْدَ قَوْلِهِ: حَائِشُ نَخْلٍ. فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ سَرَاتَهُ- أَيْ سَنَامَهُ- وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ: «مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟» فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هٰذَا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ: «أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا؟ فَإِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ» رَوَاهُ أَبُو

کیونکہ اس کی کمر کے ساتھ ملی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا ان بے زبان چوپایوں کے بارے اللہ سے ڈرو چنانچہ جب وہ صحیح حالت میں ہوں تو ان پر سواری کرو اور جب وہ صحیح حالت میں ہوں ان کو کھاؤ (یعنی انہیں اتنا کمزور نہ کرو) ابوداؤد نے صحیح سند کیساتھ

حضرت ابو جعفر عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور میرے ساتھ پردہ کی بات کی میں نے وہ بات کسی کو بتلانے کیلئے تیار نہیں ہوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کیلئے دیوار یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ کرنے کو زیادہ بہتر پردہ سمجھتے تھے۔ (مسلم نے اسی طرح اختصار کے ساتھ روایت کیا) البتہ برقانی نے مسلم کی سند کے ساتھ (حائش نخل) کے بعد ذکر کیا کہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی آواز بلند کی۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اس کی کوہان اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا آپ نے دریافت کیا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے۔ ایک انصاری نوجوان آیا اس نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے آپ نے فرمایا تو ان چوپایوں کے بارے اللہ سے نہیں ڈرتا جس نے تجھ کو ان کا مالک بنایا ہے یہ اونٹ میرے پاس تیرا شکوہ کر رہا ہے کہ تو اسکو بھوکا رکھتا ہے اور اتنا کام کرتا ہے کہ تھکا دیتا ہے (ابوداؤد نے

دَاوُدَ كَرِوَايَةِ الْبَرْقَانِي۔

قَوْلُهُ: «ذِفْرَاهُ» هُوَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْفَاءِ، وَهُوَ لَفْظٌ مُفْرَدٌ مُؤَنَّثٌ۔ قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الذِّفْرَى: الْمَوْضِعُ الَّذِي يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيرِ خَلْفَ الْأُذُنِ۔ وَقَوْلُهُ: «تُدْئِبُهُ» أَيْ تُتْعِبُهُ۔

۹۷۵ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَقَوْلُهُ: «لَا نُسَبِّحُ»: أَيْ لَا نُصَلِّي النَّافِلَةَ، وَمَعْنَاهُ أَنَّا مَعَ حِرْصِنَا عَلَى الصَّلَاةِ لَا نُقَدِّمُهَا عَلَى حَطِّ الرِّحَالِ وَإِرَاحَةِ الدَّوَابِّ۔

برقانی کی روایت کی مانند روایت کیا۔

"ذفراہ" ذال معجمہ کے کسرہ اور فاء کے سکون کے ساتھ مفرد مؤنث لفظ ہے "لغت والے "الذفرا" بیان کرتے ہیں۔ اونٹ کے کان کے پیچھے کی وہ جگہ جس پہ پسینہ آتا ہے "تدئبہ" تھکا دیتا ہے۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی مقام پہ اترتے تو ہم نماز نہ پڑھتے جب تک کہ کجاوے نہ کھول لیتے۔ ابو داؤد نے مسلم کی شرط کی سند کے ساتھ روایت کیا۔

"لا نسبح" ہم نوافل نہیں پڑھتے تھے مقصد یہ ہے کہ اگرچہ ہم نماز پڑھنے پر زیادہ حرص رکھتے ہیں۔ لیکن کجاوں کو اتارنے اور چوپایوں کو آرام پہنچانے پہ نماز کو مقدم نہیں کرتے تھے۔

۲۶

بَابُ إِعَانَةِ الرَّفِيقِ

رفیق سفر کی اعانت کا بیان

فِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِيثِ: «وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ» وَحَدِيثِ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ» وَأَشْبَاهِهِمَا۔

۹۷۶ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اس باب سے بہت سی متعلقہ حدیثیں پہلے بیان ہو چکی ہیں مثلاً یہ حدیث کہ اللہ اس شخص کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور یہ حدیث کہ ہر نیک کام صدقہ ہے اور اسی مضمون کی اور حدیثیں۔

حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کا واقعہ ہے۔ کہ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص سواری پر آیا۔ اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اسے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَىٰ مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَىٰ مَنْ لَا زَادَ لَهُ» فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهُ حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حوالہ کرے جس کے پاس سواری نہیں اور جس شخص کے پاس زائد زادِ راہ ہو وہ اسکے حوالہ کرے جسکے پاس زادِ راہ نہیں ہے آپ نے مال کی دیگر اقسام کا بھی ذکر فرمایا یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا۔ کہ زائد مال پر ہمارا کسی کا کچھ حق نہیں ہے۔

٧٧ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةَ، فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِيْ أَحَدِهِمْ» قَالَ: فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً مَا لِيْ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِيْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت جابرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کسی جنگ پر جانے کا ارادہ فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا اے مہاجرین وانصار کی جماعت تمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے پاس نہ مال ہے اور نہ انکا کوئی قبیلہ ہے۔ لہٰذا تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھ دو آدمی یا تین آدمی ملا لے پس ہم میں ہر شخص سواری پر باری کے ساتھ سوار ہوتا جیسے وہ باری کے ساتھ سوار ہوتے حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھ دو یا تین (راوی کو شک ہے) کو شامل کر لیا۔ میں اپنے اونٹ پر انکی طرح اپنی باری پر سوار ہوتا تھا (ابوداؤد)

٧٨ - وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہا کرتے کمزور سواری کو پیچھے سے ہنکاتے۔ اور اس کے ساتھ چلتے نیز اس کے لئے دعا فرماتے (ابوداؤد نے حسن سند کیساتھ روایت کیا)

(٢٧)

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَكِبَ الدَّابَّةَ لِلسَّفَرِ

سفر کیلئے سواری پر سوار ہوتے وقت کیا دعا پڑھی جائے

(٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ[1]: «وَجَعَلَ

ارشادِ خداوندی ہے۔ اور تمہارے لئے

[1] سورة الزخرف آية ١٢ - ١٣

لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ. لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ. وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ"

٩٧ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: "سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ" وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: "آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى "مُقْرِنِينَ": مُطِيقِينَ. "وَالْوَعْثَاءُ" بِفَتْحِ الْوَاوِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْمَدِّ وَهِيَ: الشِّدَّةُ. وَالْكَآبَةُ

کشتیاں اور چار پائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو۔ پھر جب اس پر بیٹھ جاؤ پھر اپنے پروردگار کے احسان کو یاد کرو۔ اور کہو کہ وہ (ذات) پاک ہے جس نے اسکو ہمارے زیر فرمان کر دیا۔ اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اسکو بس میں کر لیتے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کیلئے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نکلتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔ پھر یہ دعا فرماتے وہ ذات پاک ہے جس نے اسکو ہمارے لئے مسخر فرما دیا۔ اور ہم اس کو مطیع بنانے والے نہ تھے۔ اور ہم اپنے پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی پرہیزگاری اور ایسے عمل کے طالب ہیں جس پر تو راضی ہو۔ اے اللہ ہم پر اس سفر کو آسان فرما۔ اور اس کی (مسافت کے) بعد کو لپیٹ دے اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور اہل و عیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ سفر کی مشقتوں، خوفناک مناظر اور مال، گھر اولاد میں واپسی کے وقت کسی بری بات کو دیکھنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور جب سفر سے واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے اور انہیں الفاظ فرماتے کہ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسکی تعریف کرنے والے ہیں۔ (مسلم) ابو عثمان

"مقرنین" طاقت رکھنے والے "وعثاء" واو کے فتح عین مہملہ کے سکون ثائے مثلثہ اور مد کے ساتھ مشقت وغیرہ کو کہتے ہیں۔ اور الکابۃ کا مد کے

بِالْمَدِّ. وَهِيَ: تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَنَحْوِهِ. وَ«الْمُنْقَلَبُ»: الْمَرْجِعُ.

سا تھ غم وغیرہ سے نفس میں تبدیلی آجانا «المنقلب» لوٹنا واپس آنا۔

٨٠ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

هٰكَذَا هُوَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ: «الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ» بِالنُّونِ، وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ: وَيُرْوَى «الْكَوْرِ» بِالرَّاءِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ. قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَمَعْنَاهُ بِالنُّونِ وَالرَّاءِ جَمِيعًا: الرُّجُوعُ مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ أَوِ الزِّيَادَةِ إِلَى النَّقْصِ: قَالُوا: وَرِوَايَةُ الرَّاءِ مَأْخُوذَةٌ مِنْ تَكْوِيرِ الْعِمَامَةِ، هُوَ لَفُّهَا وَجَمْعُهَا، وَرِوَايَةُ النُّونِ مِنَ الْكَوْنِ، مَصْدَرُ كَانَ يَكُونُ كَوْنًا: إِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ.

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر فرماتے۔ تو سفر کی مشقت اندوہ گین منظر، غلطی سے غلط سمت کا سفر کرنے اور معلوم ہونے پر واپس لوٹنے اور صحیح سمت کی طرف جانے۔ مظلوم کی بد دعا اور اہل و مال میں کسی برے واقعہ کے رونما ہونے سے پناہ مانگتے (مسلم) صحیح مسلم میں «الحور بعد الکون» نون کے ساتھ ہے۔ ترمذی نسائی نے اسی طرح روایت کیا ترمذی نے بیان کیا کہ الکور، را کے ساتھ بھی مروی ہے دونوں صورتوں میں اسکا معنی درست ہے علما بیان کرتے کہ دونوں صورتوں میں اسکا معنی استقامت یا زیادتی سے نقص کی طرف لوٹنے کو کہتے ہیں الکور را کی صورت میں وہ پگڑی کے پیچ سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے جب کہ لغت عرب میں پگڑی کے پیچ کو کور کہتے ہیں یعنی پگڑی کو لپیٹنا جمع کرنا اور نون کی روایت میں کان یکون کا مصدر ہے معنی یہ ہے کہ جب وہ پایا جائے اور ثابت ہو جائے۔

٨١ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ کے پاس موجود تھا۔ جب کہ سوار ہونے کیلئے ان کے پاس سواری کو لایا گیا جب اس نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا۔ تو بسم اللہ پڑھا۔ جب اس کی پیٹھ پر بیٹھا تو پڑھا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے اسکو مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار بنانے

إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ، ثُمَّ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُ أَكْبَرُ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ ، فَقِيْلَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ ؟ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ ؟ قَالَ : « إِنَّ رَبَّكَ سُبْحٰنَهُ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ : اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ ، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ » . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ . وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ : حَسَنٌ صَحِيْحٌ ، وَهٰذَا لَفْظُ أَبِيْ دَاوُدَ .

والے نہ تھے بے شک ہم پروردگار کی طرف جانے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار پڑھا پھر اللہ اکبر تین بار کہہ پھر فرمایا۔ تو پاک ہے۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ پس تو میرے گناہوں پر پردہ ڈال تب تو ہی گناہوں پر پردہ ڈال سکتا ہے پھر مسکرائے دریافت کیا گیا؟ آپ کیوں مسکرائے؟ جواب دیا۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا پھر آپ مسکرائے میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے آپ نے فرمایا۔ تیرا پروردگار جو پاک ہے اپنے بندے سے متعجب ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ میرے گناہوں پر پردہ فرما وہ یقین رکھتا ہے کہ میرے علاوہ گناہوں پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکتا۔ (ابو داؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح ہے۔ الفاظ ابو داؤد کے ہیں ؟

(۲۸)

بَابُ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا وَشِبْهَهَا وَتَسْبِيْحِهِ إِذَا هَبَطَ الْأَوْدِيَةَ وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَنَحْوِهِ

سفر کرنے والے جب بلندی پر چڑھیں تو اللہ اکبر کہیں اور جب وادی میں اتریں تو سبحان اللہ کہیں اور اونچی آواز سے اللہ اکبر وغیرہ کلمات کے کہنے کی ممانعت

۸۲ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا ، وَإِذَا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نشیبی کی طرف

نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

اترتے تو سبحان اللہ کہتے (بخاری)

٨٣ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُهُ إِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوا، وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر کا (معمول تھا) کہ جب وہ بلند مقامات پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے سبحان اللہ کہتے ابوداؤد نے صحیح سند کیساتھ روایت کیا۔

٨٤ - وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ.

قَوْلُهُ: "أَوْفَى": أَيِ ارْتَفَعَ. وَقَوْلُهُ "فَدْفَدٍ" هُوَ بِفَتْحِ الْفَاءَيْنِ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَآخِرُهُ دَالٌ أُخْرَى وَهُوَ: الْغَلِيظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْأَرْضِ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو جب کسی بلندی یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر ایک اللہ اس کا کوئی شریک نہیں اس کیلئے بادشاہی ہے اسی کیلئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم واپس آنے والے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے ہی تمام جماعتوں کو شکست دی (بخاری مسلم) مسلم کی روایت میں ہے جب بڑے لشکروں یا چھوٹے لشکروں یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے

"اوفی" (بلند جگہ پر) چڑھتے۔

"فدفد" دونوں فا کی فتح کے ساتھ ان کے درمیان دال مہملہ ساکنہ اور آخر میں ایک اور دال سخت بلند زمین کو کہتے ہیں

٨٥ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي، قَالَ: "عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے وصیت فرمائیں فرمایا اللہ کے ڈر کو لازم رکھو نیز بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے

التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ ». فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: « اللَّهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

اللہ اکبر کہو جب وہ آدمی وہاں سے چلا گیا آپ نے اس کیلئے دعا فرماتے ہوئے فرمایا۔ اے اللہ! اس کے لئے سفر کی دوری کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان فرما ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

٨٦ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « يَا أَيُّهَا النَّاسُ: ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

« ارْبَعُوا » بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ أَيِ ارْفُقُوا بِأَنْفُسِكُمْ.

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے تو جب ہم کسی بلند مقام پر چڑھتے تو لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کے کلمات سے ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنے نفسوں پر نرمی کرو اس لئے کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ وہ ذات پاک تمہارے ساتھ ہے وہ سننے والا اور قریب ہے (بخاری مسلم)

« اربعوا » بائے موحدہ کے زبر کیساتھ یعنی اپنے نفسوں پر نرمی کرو۔

(۲۹)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دعا کے استحباب کا بیان

٨٧ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں کچھ شک نہیں۔ مظلوم کا دعا کرنا، مسافر کا دعا کرنا، باپ کا بیٹے کے لئے دعا کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ لیکن ابو داؤد کی روایت میں علی ولدہ (اپنے

اَبِیْ دَاوُدَ : " عَلٰی وَلَدِہٖ "۔ بیٹے کیلئے ، کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

(۳۰)

بَابُ مَا یَدْعُوْا بِہٖ اِذَا خَافَ نَاسًا اَوْغَیْرَھُمْ
لوگوں سے ڈر، خطرہ کے وقت کون سی دعا کی جائے

۸۸۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ : " اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ" رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے ڈرتے تو فرماتے: اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں، اور تیرے ساتھ ان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں (ابوداؤد، نسائی نے صحیح سند کیساتھ روایت کیا)

(۳۱)

بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا!
کسی مقام پر اترتے وقت کیا کہے

۸۹۔ عَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ : لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت خولہ بنت حکیمؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص کسی مقام پر اترتے پھر کہے (میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ ان چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جن کو اس نے پیدا فرمایا) تو اسکو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے چلا جائے (مسلم)

۹۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے، رات سایہ افگن ہوتی تو فرماتے اے

اللَّيْلُ قَالَ: «يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ، وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ» رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ «وَالْأَسْوَدُ»: الشَّخْصُ. قَالَ الْخَطَّابِيُّ: «وَسَاكِنُ الْبَلَدِ»: هُمُ الْجِنُّ الَّذِينَ هُمْ سُكَّانُ الْأَرْضِ. قَالَ: وَالْبَلَدُ مِنَ الْأَرْضِ مَا كَانَ مَأْوَى الْحَيَوَانِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ بِنَاءٌ وَمَنَازِلُ: قَالَ: وَيَحْتَمِلُ أَنَّ الْمُرَادَ: «بِالْوَالِدِ» إِبْلِيسُ: «وَمَا وَلَدَ» الشَّيَاطِينُ۔

زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ میں اللہ کے ساتھ تیرے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں ہیں۔ اور جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں۔ اور جو چیزیں تجھ پر چلتی ہیں، اور میں تیرے ساتھ شیر، سانپ بچھو، شہر میں رہنے والے، والد، و لد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد)۔ «اسود» سیاہ سانپ کو کہتے ہیں۔ خطابی نے بیان کیا۔ ساکن البلد سے مراد زمین میں رہنے والے جن ہیں اور البلد زمین کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جہاں ان حیوانات کا ٹھکانا ہو۔ اگرچہ وہاں کوئی عمارت اور منزل نہ ہو، اور احتمال ہے کہ والد سے مراد ابلیس اور «ولد» سے مراد شیطان ہیں۔

(۳۲)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ فِي الرُّجُوعِ إِلَى أَهْلِهِ إِذَا قَضَى حَاجَتَهُ!

مسافر کا اپنی ضرورت پوری فرما کر جلدی اپنے گھر کی طرف واپس لوٹنے کے استحباب کا بیان

۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ: يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، وَنَوْمَهُ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ سفر کرنے والے کو کھانے، پینے، نیند سے روکتا ہے۔ جب کوئی شخص سفر پر جانے

فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«نَهْمَتَهُ»: مَقْصُودَهُ.

کے مقصود کو پورا کرے۔ تو اپنے گھر کی طرف جلد واپس جائے۔ (بخاری، مسلم)

«نہمتہ»: مقصود۔

(۴۳)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُومِ عَلٰى أَهْلِهِ نَهَارًا وَكَرَاهَتِهِ فِي اللَّيْلِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ

دن کو گھر والوں کے پاس آنے کے استحباب اور بلاضرورت رات کو واپس لوٹنے کی کراہت کا بیان!

۹۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ لَيْلًا» وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص زیادہ عرصے باہر رہے تو رات کو اپنے گھر واپس نہ لوٹے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی اپنے گھر والوں کے پاس۔ رات کے وقت آئے (بخاری، مسلم)

۹۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«الطُّرُوقُ»: الْمَجِيءُ فِي اللَّيْلِ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں رات کے وقت نہیں آتے تھے۔ اور صبح یا شام کے وقت ان کے پاس آتے (بخاری، مسلم)

«الطروق» رات کے وقت آنا۔

(۳۴)

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ وَإِذَا رَأَى بَلْدَتَهُ!

سفر سے مراجعت اور وطن دیکھنے پر کیا دعا پڑھے؟

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِي بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا:-

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث ہے جو باب "تکبیر المسافر" (یعنی سفر کرنے والا بلند مقام پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہے) میں گزر چکی ہے۔

۹۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: «آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ» فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ-

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں (سفر سے) واپس آئے تو جب ہم مدینہ کے باہر کنارے میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ آپ یہی کلمات دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے (مسلم)

(۳۵)

بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِيْ فِيْ جِوَارِهِ وَصَلٰوتِهِ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ

سفر سے واپس آنے والے کے لئے گھر سے قریب مسجد میں آنے اور اس میں دو رکعت نفل ادا کرنے کے استحباب کا بیان

۹۵- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ- مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ-

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد جاتے اور اس میں دو رکعت نفل پڑھتے۔ (بخاری مسلم)

بَابُ تَحْرِيمِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ وَحْدَهَا

عورت کے لئے تنہا سفر کرنے کی حرمت کا بیان

۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے۔ اس کیلئے حلال نہیں۔ کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن ایک رات کی مسافت کا سفر اختیار کرے۔ (بخاری مسلم)

۹۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: «انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کوئی آدمی کسی عورت کیا تھ تنہائی اختیار نہ کرے مگر اس عورت کے ساتھ اس کا محرم رشتہ دار ہو اور عورت سفر نہ کرے مگر محرم رشتہ دار کے ساتھ ایک آدمی نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کہ میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے۔ اور میرا نام فلاں جنگ میں لکھا جا چکا ہے آپ نے فرمایا جاؤ۔ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (بخاری، مسلم)

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

قرآن پاک کے فضائل

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

تلاوت قرآن پاک کی فضیلت

۹۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اقْرَؤُوا

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو۔ اس لئے کہ وہ قیامت

الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔ (مسلم)

٩٩ - وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْقُرْآنِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ قیامت کے دن قرآن پاک اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو لایا جائے گا۔ سورۃ البقرہ، ال عمران آگے ہوں گی۔ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ (مسلم)

١٠٠ - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن کو پڑھا اور پڑھایا (بخاری)

١٠١ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ اور وہ تلاوت میں ماہر ہو وہ قیامت کے دن معزز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ اور اٹکتا ہے۔ اور مشکل کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اس کو دوگنا ثواب ملے گا (بخاری مسلم)

١٠٢ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ نارنگی کی مثال ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا کھجور کی مانند ہے۔ جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اس کا ذائقہ شیریں ہوتا

يقرأ القرآن كمثل التمرة: لا ريح لها وطعمها حلو، ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة: ريحها طيب وطعمها مر، ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة: ليس لها ريح وطعمها مر» متفق عليه.

ہے۔ اور مثال اس منافق کی جو قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ مثل نازبو کی ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے۔ البتہ ذائقہ تلخ ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا تمہ کی مانند ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں۔ اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے۔ (بخاری، مسلم)

١٠٣ - وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين» رواه مسلم.

حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ اس کتاب کے ساتھ کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے۔ اور کچھ لوگوں کو پست کرتا ہے (مسلم)

١٠٤ - وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لا حسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به آناء الليل وآناء النهار، ورجل آتاه الله مالا فهو ينفقه آناء الليل وآناء النهار» متفق عليه.

«الآناء»: الساعات.

حضرت عبداللہ بن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حسد کرنا یعنی رشک کرنا۔ دو آدمیوں پر روا ہے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن پاک کی دولت عطا فرمائی ہیں وہ رات، دن کے لمحات میں قرآن پاک کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ اور ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال عطا کیا۔ وہ اس کو دن رات کے لمحات میں صرف کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

* الآناء = اوقات لمحات۔

١٠٥ - وعن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال: كان رجل يقرأ سورة الكهف وعنده فرس مربوط بشطنين، فتغشته سحابة فجعلت تدنو، وجعل فرسه ينفر منها. فلما أصبح أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ذلك فقال: «تلك السكينة تنزلت

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی سورۃ کہف تلاوت کر رہا تھا اور اس کے قریب ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ کہ اس کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ وہ بادل قریب ہوتا گیا۔ اور گھوڑا اچھلنے کودنے لگا۔ صبح ہونے پر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کے سامنے یہ واقعہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا۔ یہ سکینت تھی جو قرآن پاک

لِلْقُرْآنِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔
« الشَّطَنُ » بِفَتْحِ الشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ : الْحَبْلُ ۔

کی تلاوت کی وجہ سے نازل ہوئی۔ (بخاری، مسلم)
« الشطن » شین معجمہ، طاء مہملہ کے ساتھ رسی کو کہتے ہیں۔

۱۰۶ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ : الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ ، وَمِيمٌ حَرْفٌ » ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے اس کو ایک نیکی ملے گی اور نیکی دس گنا بڑھے گی میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں قرآن پاک سے کچھ نہ ہو۔ وہ دل ویران گھر کی مانند ہے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت کے دن قرآن پاک پڑھنے والے انسان سے کہا جائے گا۔ قرآن پاک تلاوت کرتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور قرآن پاک کی تلاوت آہستہ آہستہ کرو جیسے تم دنیا میں آہستہ آہستہ پڑھا کرتے تھے۔ تیرا مقام وہ ہے جہاں آخری آیت کی تلاوت ختم ہو گی۔ (ابوداؤد، ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے

(۲۸) بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ تَعْرِيضِهِ لِلنِّسْيَانِ

باب قرآن پاک کا خیال رکھنے کا حکم اور اس کو بھلا دینے سے بچاؤ اختیار کرنے کا بیان

۱۰۹ - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعَاھَدُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِھَا"، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابوموسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا قرآن پاک کی خبرگیری رکھو قسم اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بیشک یہ قرآن بہت تیزی سے (حافظا سے) نکل جاتا ہے اس سے زیادہ کہ اونٹ رسی کھولنے کے بعد بھاگ جاتے ہیں (بخاری مسلم)

۱۱۰ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِنْ عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ"، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حافظ قرآن کی مثال اس اونٹ جیسی ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہے۔ اگر مالک اونٹ کی خبرگیری رکھے گا تو اونٹ بندھا رہے گا۔ اور اگر رسی کو کھول دے گا۔ تو وہ چلا جائے گا (بخاری، مسلم)

(۳۹)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِیْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَۃِ مِنْ حَسَنِ الصَّوْتِ وَالْاِسْتِمَاعِ لَھَا

قرآن کریم کو بہترین آواز کے ساتھ پڑھنے کا استحباب اور اچھی آواز والے سے قرآن پاک کے پڑھنے کا تقاضا کرنا اور اسکے سننے کا بیان

۱۱۱ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

مَعْنٰی "اَذِنَ اللّٰہُ": اَیِ اسْتَمَعَ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ پاک کسی چیز کے سننے کیلئے اس قدر کان کو متوجہ نہیں کرتا جس قدر اچھی آواز والے نبی کے قرآن سننے کیلئے کان کو متوجہ کرتا ہے جو بلند آواز اور اچھی آواز کیساتھ قرآن پاک پڑھتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

ما اذن اللہ کا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ پاک

وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى الرِّضَاءِ وَالْقَبُولِ۔

سنتا ہے یعنی یہ اشارہ ہے اللہ کی رضامندی اور اس کی قبولیت کی طرف

۱۱۲۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: «لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ»۔

حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تو آل داؤد کی سروں میں سے ایک سر دیا گیا ہے۔ (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰؓ سے فرمایا کہ اگر آپ مجھے دیکھ لیتے جبکہ میں گزشتہ رات آپ کے قرآن پڑھنے کو سن رہا تھا تو بڑے خوش ہوتے۔

۱۱۳۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے عشاء میں والتین تلاوت فرمائی چنانچہ میں نے کسی انسان سے قرآن پاک کو نہیں سنا جس کی آواز آپ سے زیادہ اچھی ہو (بخاری مسلم)

۱۱۴۔ وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

حضرت ابو لبابہ بشیر بن عبد المنذرؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں ہے (ابو داؤد) نے اسے جید سند کے ساتھ ذکر کیا۔

مَعْنَى «يَتَغَنَّى» يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ۔

«یتغنی» یعنی اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک پڑھے۔

۱۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ» فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن سناؤ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں آپ کے سامنے قرآن پاک پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں۔ کہ میں اپنے غیر سے سنوں چنانچہ

فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى جِئْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ: «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا» قَالَ «حَسْبُكَ الْآنَ»، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا "کہ کس طرح ہوگا جب ہم ہر قوم سے ایک گواہ پیش کریں گے اور تجھ کو بھی ان کے سامنے گواہ پیش کریں گے" (تلاوت آیت) پر آپ نے فرمایا بس تجھے کافی ہے جو تھا میں نے آپکی طرف دیکھا تو آپکی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں (بخاری، مسلم)

۳۰

بَابٌ فِي الْحَثِّ عَلٰى سُوَرٍ وَّآيَاتٍ مَّخْصُوصَةٍ

چند سورتوں اور مخصوص آیات کے پڑھنے کی ترغیب کا بیان

۱۱۶ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابو سعید رافع بن معلیٰؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن پاک کی سب سے عظمت والی سورت نہ بتاؤں۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو جب ہم نے ارادہ کیا کہ مسجد سے نکلیں تو میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ میں تجھ کو قرآن پاک کی سب سے عظمت والی سورت کے بارے بتاؤں گا آپ نے فرمایا وہ عظمت والی سورت الحمد للہ رب العالمین ہے۔ یہ سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ (بخاری)

۱۱۷ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قِرَاءَةِ «قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ»: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ قل ھو اللہ احد کے پڑھنے کے بارے میں فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک یہ سورت قرآن پاک کے تیسرے حصّہ کے

الْقُرْآنِ. وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ» فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

برابر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز آچکا ہے۔ کہ وہ ایک رات میں قرآن پاک کا تیسرا حصہ پڑھ لے یہ بات صحابہ کرام پر دشوار گزری اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم میں سے کون اسکی طاقت رکھتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ سورہ قل ھو اللہ احد قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔ (بخاری)

۱۱۸- وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے سنا کہ وہ قل ھو اللہ احد پڑھ رہا ہے۔ اور بار بار پڑھتا ہے جب صبح ہوئی۔ تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپ کے سامنے اس واقعہ کو بیان کیا۔ اور وہ آدمی اس کو معمولی کام سمجھتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا پاک کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک یہ سورت قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے (بخاری)

۱۱۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ: «إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ قل ھو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ یہ سورت قرآن کے ثلث کے برابر ہے۔ (مسلم)

۱۲۰- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ: «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» قَالَ: «إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ تَعْلِيقًا.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں اس سورت یعنی قل ھو اللہ احد کو محبوب جانتا ہوں آپ نے فرمایا۔ اس سے محبت رکھنا تجھ کو جنت میں داخل کردے گا (ترمذی) اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں تعلیقاً (یعنی بلا سند) ذکر کیا۔

۱۲۱ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ آج کی رات چند ایسی آیات نازل ہوئی ہیں۔ جن کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی (اس سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سورتوں کی آیات مراد ہیں) (مسلم)

۱۲۲ - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتیں نازل ہوئیں۔ جب وہ دونوں نازل ہو چکیں تو آپ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

۱۲۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ: «تَشْفَعُ»۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت کی تیس آیتیں ہیں اس نے ایک آدمی کے بارے سفارش کی یہاں تک کہ اس آدمی کو معاف کر دیا گیا۔ اور وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں "شفعت" (ماضی کی بجائے "تشفع" (مضارع) ہے

۱۲۴ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيْلَ: كَفَتَاهُ الْمَكْرُوْهَ تِلْكَ

حضرت ابومسعود بدریؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے رات کو سورت البقرہ کے آخر سے دو آیتیں پڑھیں۔ تو وہ اس کو کافی ہو جائیں گی۔ (بخاری، مسلم) بعض علما نے بیان کیا کہ یہ دونوں آیتیں اس رات

اللَّيْلَةَ ، وَقِيْلَ كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ ۔

اسکو ہر ایک ناپسندیدہ چیز سے کفایت کرینگی اور بعض علماء نے کہا کہ یہ دونوں آیتوں کو پڑھنا اسکو قیام لیل سے کفایت کریگا۔

۱۲۵ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان کی مانند نہ بناؤ (یعنی نوافل نماز گھروں میں ادا کرو) اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم)

۱۲۶ ۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ، فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ : « لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ » ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذرؓ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کی کتاب میں کونسی آیت زیادہ عظمت والی ہے میں نے عرض کی۔ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (آیۃ الکرسی) پس آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ اے ابوالمنذر تجھ کو تم مبارک ہو۔ (مسلم)

۱۲۷ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ ، فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ ، وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ » ؟ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو رمضان کے صدقۃ الفطر کی حفاظت کیلئے مقرر فرمایا تو ایک آنیوالا میرے پاس آیا۔ اور غلہ اٹھانا شروع کر دیا چنانچہ میں نے اسکو پکڑ لیا۔ اور میں نے کہا کہ میں تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرونگا اس نے کہا میں حاجتمند انسان ہوں اور مجھ پر اہل وعیال کا بوجھ ہے پھر سخت ضرورتمند ہوں چنانچہ ان باتوں کو سنکر میں نے اسکو چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ تمہارے گزشتہ رات کے چور نے کیا کیا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس نے اپنی حاجت اور اہل وعیال کے بوجھ کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کیا۔ اور اس کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے فرمایا خبردار اس نے تیرے پاس جھوٹ کہا ہے اور وہ پھر لوٹے گا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد

وَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ». فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُهُ. فَجَاءَ يَحْثُوا مِنَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ وَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ وَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ: فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ. فَجَاءَ يَحْثُوا مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ! فَقَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا. قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ. وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟» فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ: «مَا هِيَ؟» فَقُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَنْ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ

آپکے مطابق یقین تھا۔ کہ وہ دوبارہ آئیگا چنانچہ میں نے اسکا انتظار کیا وہ آیا اور غلہ سے مٹھیاں بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا میں تجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور پیش کرونگا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں بہت ضرورت مند ہوں۔ اور میرے ذمہ اہل وعیال کا خرچہ ہے میں دوبارہ نہیں آونگا چنانچہ اسپر رحم کھاتے ہوئے میں نے اسکو چھوڑ دیا۔ صبح میں آپکی خدمت میں پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ تمہارا رات والا قیدی کیا کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اپنی ضرورت اور اہل وعیال کے بوجھ کا شکوہ کیا تو میں نے اسپر رحم کھایا اور اسکو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا اس نے تجھ سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آئیگا (حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں) میں تیسری بار اسکی گھات میں بیٹھا چنانچہ وہ آیا اور غلہ سے مٹھیاں بھرنا شروع کر دیا میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ میں ضرور تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤنگا۔ اور یہ آخری تیسری بار ہے تو کہتا رہا کہ پھر واپس نہیں آئیگا لیکن پھر آتا رہا اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دیجئے میں تجھ کو ایسے کلمات بتلاتا ہوں کہ جن سے اللہ پاک تجھے فائدہ دیگا میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں۔ اس نے کہا جب تو اپنے بستر پر آئے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیں اس صورت میں اللہ کی جانب سے تجھ پر ایک نگہبان رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئیگا۔ اسپر میں نے اسکو چھوڑ دیا۔ صبح میں آپکی خدمت میں پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دریافت کیا۔ کہ تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے بیان کیا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھا دیتا ہے کہ جن سے مجھے اللہ فائدہ دیگا۔ تو میں نے اسے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا وہ کلمات کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھے کہا کہ جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیۃ الکرسی اول سے آخر تک پڑھ لے۔ اور مجھے کہا کہ اسکے پڑھنے سے اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک حفاظت کرنیوالا رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے نزدیک

مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٢٨ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ» وَفِي رِوَايَةٍ: «مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٢٩ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«النَّقِيضُ»: الصَّوْتُ.

نہیں کریگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار البتہ تیرے پاس سچی بات کہہ گیا ہے خود وہ جھوٹا ہے تجھے علم ہے کہ تین راتوں سے تو کس سے ہمکلام ہوتا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا (بخاری)

حضرت ابو الدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کی ابتداء سے دس آیتیں حفظ کر لے گا۔ وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ سورہ کہف کے آخر سے دس آیات حفظ کرے (وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا)۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اوپر سے آواز سنائی دی تو حضرت جبریل نے اپنے سر کو اٹھایا اور کہا۔ آسمان کا یہ دروازہ آج کے روز کھولا گیا ہے۔ جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا چنانچہ اس سے ایک فرشتہ اترا تو جبریلؑ نے کہا یہ فرشتہ زمین کی طرف آیا ہے۔ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ وہ آپ کو سلام کہتا ہے اور پیغام دیتا ہے کہ آپ ایسی دو روشنیوں کے ساتھ خوش ہو جائیے جو آپ کو دی گئی ہیں۔ آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ دونوں چیزیں عطا نہیں ہوئیں۔ ایک سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ بقرہ کی آخری آیات ان میں سے جو کلمہ بھی سوال پر مشتمل ہو، وہ سوال اس کو دے دیا جائے گا۔ (مسلم)

«النقیض» آواز کو کہتے ہیں۔

(٣١)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ!

جمع ہو کر قرآن پاک پڑھنے کے استحباب کا بیان

۱۳۰ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : « وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهُ بَیْنَهُمْ ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ ، وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں۔ تو اُن پر سکینت اترتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کا احاطہ کرتے ہیں۔ اور اللہ پاک اپنے قریب فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتے ہیں (مسلم)

(۲۴)

بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کی فضیلت کا بیان

(۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1] : « یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ » اِلٰی قَوْلِهٖ - « مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ ، وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ ، وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ »

ارشاد خداوندی ہے مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو۔ تو منہ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو۔ اور ٹخنوں تک پاؤں (دھو لیا کرو) (اس قول تک) خدا تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہے۔ کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے۔ تاکہ تم شکر کرو[1]۔

۱۳۱ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : « اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ قیامت کے دن میری امت کو بلایا جائیگا تو انکی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے آثار کی وجہ سے روشن ہوں گے پس جو شخص اپنی روشنی کو بڑھانا چاہتا ہو تو وہ بڑھا سکتا ہے (یعنی اپنے پاؤں کو گھٹنوں تک اور

[1] سورة المآئدة ۵ آیة ۶ -

فَانْفَعَلْ "۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۲۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۳۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۴۔ وَعَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - أَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۶۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ہاتھوں کو کندھوں تک دھو ڈالے (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مومن کو وہاں وہاں زیور پہنا دیا جائے گا۔ جہاں جہاں وضو کا پانی پہنچا کرتا تھا۔ (مسلم)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھے طریقہ سے وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا پھر فرمایا جو شخص اس طرح وضو کرے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا زائد ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان یا مومن بندہ (راوی کو شک ہے) وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام گناہ جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا تھا۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے۔ تو اس کے ہاتھوں سے تمام وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں پھر جب اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جن کی طرف اس کے دونوں پاؤں چل کر گئے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم أتى المقبرة فقال: «السلام عليكم دار قوم مؤمنين، وإنا إن شاء الله بكم لاحقون، وددت أنا قد رأينا إخواننا» قالوا: أولسنا إخوانك يا رسول الله؟ قال: «أنتم أصحابي، وإخواننا الذين لم يأتوا بعد» قالوا: كيف تعرف من لم يأت بعد من أمتك يا رسول الله؟ فقال: «أرأيت لو أن رجلا له خيل غر محجلة بين ظهري خيل دهم بهم ألا يعرف خيله؟» قالوا: بلى يا رسول الله، قال: «فإنهم يأتون غرا محجلين من الوضوء، وأنا فرطهم على الحوض» رواه مسلم.

اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لے گئے اور فرمایا۔ السلام علیکم یعنی تم پر سلام ہو اے ایماندار گھروں والوں اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تم تو میرے صحابی ہو۔ اور میرے بھائی وہ ہیں۔ جو ابھی تک نہیں آئے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو لوگ آپکی امت سے ابھی تک نہیں آئے آپ انکو کسطرح پہچان سکیں گے آپ نے فرمایا تم مجھے بتاؤ کہ اگر ایک آدمی کے سفید پیشانی والے سفید پاؤں والے گھوڑے ایسے گھوڑوں میں ملے جلے ہوں جو سیاہ رنگ کے گھوڑے ہیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان نہیں لے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ وضو کی وجہ سے قیامت کے دن آئیں گے کہ انکی پیشانیاں چمکتی ہونگی۔ اور انکے ہاتھ پاؤں بھی روشن ہونگے اور میں حوض کوثر پر ان سے پہلے پہنچا ہوا ہونگا (مسلم)

۱۳۷۔ وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات؟» قالوا: بلى يا رسول الله، قال: «إسباغ الوضوء على المكاره، وكثرة الخطا إلى المساجد، وانتظار الصلاة بعد الصلاة، فذلكم الرباط. فذلكم الرباط» رواه مسلم.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کیساتھ اللہ پاک گناہوں کو دور فرما دے اور اس کیساتھ درجات کو بلند فرمائے صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تکلیف کے وقتوں میں مبالغہ سے وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدموں کا اٹھنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا بس یہی رباط ہے یعنی اپنے آپ کو طاعت اور پسندیدہ کاموں کیلئے وقف کر دینا (مسلم)

۱۳۸۔ وعن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الطهور شطر الإيمان» رواه مسلم وقد

حضرت ابو مالک اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (مسلم) یہ حدیث مکمل طور پر صبر کے باب میں گزر

سَبَقَ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ الصَّبْرِ. وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ اٰخِرِ بَابِ الرَّجَآءِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ عَظِيْمٌ مُشْتَمِلٌ عَلٰى جُمَلٍ مِّنَ الْخَيْرَاتِ.

۱۳۹- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - اَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوْءَ. ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ».

چکی ہے۔ اور اسی باب میں عمرو بن عبسہ کی حدیث جو امید کے باب کے آخر میں گزر چکی ہے۔ وہ حدیث عظیم الشان اور نیکی کے کاموں پر مشتمل ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی آدمی جو وضوء کرتا ہے اور مبالغت وضوء کرتا ہے یا مکمل وضوء کرتا ہے (راوی کو شک ہے) پھر پڑھتا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ کہتا ہے۔ مگر اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔ مسلم اور ترمذی نے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین (یعنی اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں داخل فرما اور مجھ کو پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا) کا اضافہ کیا

۴۳

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ

۱۴۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّآ اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». مُتَّفَقٌ

اذان کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں شامل ہونے میں کتنا ثواب ہے تو پھر اگر وہ اس کو سوائے قرعہ اندازی کے نہ حاصل کر سکتے تو قرعہ اندازی کر کے حاصل کرتے۔ اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ جلدی نماز کی طرف آنے میں کتنا ثواب ہے تو دوڑ کر اس کی طرف آئیں۔ اور اگر لوگوں کو عشاء اور صبح کی نماز کے ثواب کا علم ہو جائے تو ضرور ان دونوں نمازوں کی جماعت میں

تنبیہ

"الِاسْتِهَامُ": الِاقْتِرَاعُ.
"وَالتَّهْجِيرُ": التَّبْكِيرُ إِلَى الصَّلَاةِ.

شامل ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسیٹ کر آنا پڑے (بخاری مسلم)
"الاستہام" یعنی قرعہ اندازی کرنا۔
"التہجیر" نماز کی طرف جلدی آنا۔

١٤١ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اذان دینے والوں کی قیامت کے دن تمام لوگوں سے گردنیں لمبی ہوں گی (مسلم)

١٤٢ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: «إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَا إِنْسٌ، وَلَا شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے اس سے کہا کہ میں تیرے متعلق خیال رکھتا ہوں۔ کہ تو جنگل اور بکریوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔ لہٰذا جب تو اپنی بکریوں یا اپنے جنگل میں ہو (راوی کو شک ہے) اور تو نماز کیلئے اذان کہے۔ تو اونچی آواز کے ساتھ کہہ اس لئے کہ اذان کہنے والے کی آواز کے انتہا کو جن انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے۔ وہ قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دیں گے ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (بخاری)

١٤٣ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا - وَ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کیلئے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر دوڑ جاتا ہے اور وہ ہوا خارج کرتا جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو آجاتا ہے پھر جب نماز کیلئے تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تکبیر پوری ہو جاتی ہے۔ تو آجاتا ہے آدمی اور اسکے دل کے درمیان وسوسے ڈالتا ہے (اور اسے) کہتا رہتا ہے فلاں چیز کو یاد کر اور فلاں چیز کو یاد کر جو چیزیں اس سے پہلے

اُذْكُرْ كَذَا ، لِمَا لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

« اَلتَّثْوِيْبُ » : اَلْاِقَامَةُ ۔

۱۴۴ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : « اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ ، فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۴۵ ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۴۶ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ ، وَالْفَضِيْلَةَ ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »

یاد نہیں تھیں۔ یہاں تک کہ آدمی ایسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

(بخاری، مسلم)

« التثویب » ، تکبیر کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ جب تم اذان سنو تو تم وہی الفاظ کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو اسلئے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ پاک اس پر اسکے بدلے دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر میرے لئے اللہ پاک سے وسیلہ کا سوال کرو اس لئے کہ وہ جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو نہیں لائق ہے۔ مگر اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کیلئے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کریگا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی الفاظ کہو جیسا کہ اذان دینے والا کہتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سننے کے وقت یہ کلمات کہے (اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ) یعنی اللہ اس دعوت کامل کے پروردگار اور کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور انہیں مقام محمود میں بھیج جسکا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اسکے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی بخاری

١٤٧ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص مؤذن کے کلمات سن کر کہے۔ "اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ" یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں، میں راضی ہو گیا اللہ کے رب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول تسلیم کرنے پر اور اسلام کو دین اختیار کرنے پر، تو اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

١٤٨ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابو داؤد ترمذی۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

(٢٣)

بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی فضیلت کا بیان

(٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: «إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور نماز کے پابند رہو کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

١٤٩ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟» قَالُوْا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو، تو وہ اسمیں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے تو کیا اسکے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گی صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ میل کچیل باقی نہ رہے گی آپ نے فرمایا بس یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ ان کے ساتھ گناہوں کو مٹا

يَعْنِي الْخَطَايَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہے۔ (بخاری، مسلم)

١٥٠- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْغَمْرُ» بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: الْكَثِيرُ.

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کی مثال اس نہر کی طرح ہے جس میں پانی زیادہ ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر جاری ہے وہ ہر روز اس سے پانچ مرتبہ غسل کرے (مسلم)

"الغمر" غ معجمہ کے فتح کے ساتھ زیادہ کے معنے میں استعمال ہوتا ہے۔

١٥١- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلِي هٰذَا؟ قَالَ: «لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور آپ کو بتایا۔ تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو اور رات کے اوقات میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، پس آدمی نے عرض کیا۔ کیا یہ حکم میرے لئے خاص ہے۔ آپ نے فرمایا میری تمام امت کیلئے ہے (بخاری، مسلم)

١٥٢- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے (آئندہ) جمعہ تک ان کے درمیان کے لئے کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے (مسلم)

١٥٣- وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا، وَ

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس مسلمان کو فرض نماز کا وقت آجاتا ہے پھر وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے اور خشوع خضوع کے ساتھ رکوع سجدہ کرتا

خُشُوْعَهَا، وَرُكُوْعَهَا، اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہے۔ تو وہ نماز اس کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔ جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے اور یہ سلسلہ زمانہ بھر قائم رہتا ہے (مسلم)

(۲۵)

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ!

صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کا بیان

۱۵۴۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

«اَلْبَرْدَانِ»: اَلصُّبْحُ وَالْعَصْرُ

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرلیں۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

«البردان» صبح اور عصر کی نماز کو کہتے ہیں۔

۱۵۵۔ وَعَنْ اَبِیْ زُهَيْرٍ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوزہیر عمارہ بن رویبہؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے۔ وہ شخص دوزخ میں کبھی داخل نہیں ہوگا۔ جس نے سورج کے طلوع سے پہلے کی نماز یعنی صبح کی نماز اور سورج کے ڈوبنے سے پہلے کی نماز یعنی عصر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

۱۵۶۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْ يَا ابْنَ آدَمَ لَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَیْءٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی۔ تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔ پس اے آدم کے بیٹے تو سوچ بچار کرلے کہ اللہ تجھ سے اپنے ذمہ میں سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے (مسلم)

۱۵۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي ؟ فَيَقُولُونَ : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں۔ اور صبح اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری تھی (آسمان کی طرف) چڑھ جاتے ہیں۔ تو اللہ ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ اللہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو ایسی حالت میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس ایسی حالت میں پہنچے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے (بخاری)

١٥٨ - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ : « إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ : « فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ ».

حضرت جریر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ تم کو اللہ کے دیدار میں کوئی تکلیف نہیں ہو گی پس اگر تم سے ہو سکے کہ تم سورج کے طلوع سے پہلے کی نماز اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرنے میں مغلوب نہ ہو سکو تو ایسا کرو (یعنی ان دونوں نمازوں کی پابندی کرو) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا۔ (بخاری ، مسلم)

١٥٩ - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت بریدہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص نے عصر کی نماز کو چھوڑا تو اس کے اعمال باطل ہو گئے۔ (بخاری)

٤٦ بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

١٦٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صبح و شام

قَالَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مسجد کی طرف گیا۔ تو اللہ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جب بھی وہ صبح یا شام جاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

۱۶۱۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں پاکیزگی حاصل کرے۔ پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر یعنی مسجد کی طرف چل دے تاکہ اللہ کے فرضوں سے کسی فرض کو ادا کرے تو اس کے قدموں میں سے ایک قدم رکھنے سے ایک گناہ دور ہوتا ہے۔ اور دوسرے قدم سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے (مسلم)

۱۶۲۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، فَقِيلَ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا لِتَرْكَبَهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا گھر مسجد سے میرے علم میں سب سے دور تھا۔ لیکن اس کی کوئی نماز جماعت سے خطا نہیں کرتی تھی۔ اس صحابی سے کہا گیا کہ کتنا اچھا ہو کہ اگر تو ایک گدھا خرید کر لے تاکہ اندھیری رات اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر جایا کرے اُنہے جواب دیا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا مکان مسجد کے پہلو میں ہو۔ میں چاہتا ہوں۔ میرا مسجد کی طرف چلنا اور میرا لوٹنا جب میں واپس گھر لوٹوں گا (ثواب) لکھا جائے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تمام ثواب کو اللہ نے تیرے لئے جمع فرما دیا ہے۔ (مسلم)

۱۶۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: «بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ مسجد کے ارد گرد کچھ پلاٹ خالی ہوئے تو بنو سلمہ قبیلہ کے لوگوں نے مسجد کے نزدیک منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا۔ کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض

تنتقلوا قرب المسجد؟ قالوا: نعم يا رسول الله قد أردنا ذلك فقال: «بني سلمة ديارَكم تُكتب آثاركم، دياركم تكتب آثاركم»، فقالوا: ما يسرنا أنا كنا تحولنا» رواه مسلم، وروى البخاري معناه من رواية أنس۔

کہا ہاں یا رسول اللہ ہم نے اس کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ اے بنی سلمہ اپنے گھروں میں رہو۔ تمہارے (قدموں) کا نشان لکھا جائے گا۔ تم اپنے گھروں میں رہو۔ تمہارے قدموں کا نشان لکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم (یہاں سے) منتقل ہوں (مسلم) بخاری نے حضرت انسؓ کی روایت سے ہم معنے روایت بیان کی

۱۶۴ - وعن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أعظم الناس أجرا في الصلاة أبعدهم إليها ممشى فأبعدهم، والذي ينتظر الصلاة حتى يصليها مع الإمام أعظم أجرا من الذي يصليها ثم ينام» متفق عليه۔

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ ثواب پانے والا وہ شخص ہے جو ان سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے۔ کہ وہ امام کے ساتھ نماز ادا کریگا اس کا اجر و ثواب اس شخص سے بہت زیادہ ہے۔ جو اکیلا نماز پڑھ لیتا ہے پھر سو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

۱۶۵ - وعن بريدة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «بشروا المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة» رواه أبو داود، والترمذي۔

حضرت بریدہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی بشارت دے دو جو اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والے ہیں (ابوداؤد، ترمذی)

۱۶۶ - وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا، ويرفع به الدرجات؟» قالوا: بلى يا رسول الله۔ قال: «إسباغ الوضوء على المكاره، وكثرة الخطا إلى المساجد، وانتظار الصلاة بعد الصلاة، فذلكم الرباط، فذلكم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ان کے ساتھ درجات بلند کرے صحابہؓ نے عرض کیا۔ ضرور یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔ تکلیفوں کے وقت مبالغہ سے وضوء کرنا اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا ایک نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے سرحدوں کی حفاظت ہے

الرِّبَاطُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم)

۱۶۷۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ» قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ» الْآيَةَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوسعید خدری نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو مساجد میں بار بار آتا دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی شہادت دے دو ارشاد باری تعالیٰ ہے اللہ کی مسجدوں کو در حقیقت وہی لوگ آباد کرتے ہیں۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ترمذی اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۱۷۴

بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

نماز کے انتظار کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلٰوةُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر شخص نماز میں رہتا ہے۔ جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھتی ہے۔ اس کو گھر کی طرف جانے سے نماز کے علاوہ کوئی مانع نہیں ہوتا۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۹۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے۔ اور جب تک بے وضو نہیں ہوتا فرشتے کہتے رہتے ہیں۔ اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم فرما۔ (بخاری)

۱۷۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز کو آدھی رات تک مؤخر فرما دیا۔ پھر ہماری طرف

إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى فَقَالَ: «صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ تمام لوگ نماز پڑھ کر سو گئے۔ اور تم برابر نماز میں رہے۔ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔ (بخاری مسلم)

(۲۸)

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ!

نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان

۱۷۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً»۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز پڑھنا۔ تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس گناہ زیادہ فضیلت والا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۷۲۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَفِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ وَلَا يَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا، باجماعت نماز ادا کرنا اس کے گھر اور بازار کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس لئے کہ جب اس نے اچھی طرح سے وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلا۔ صرف نماز نے اس کو گھر سے نکالا۔ تو وہ کوئی قدم نہیں رکھتا مگر اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ اور اسکی وجہ سے اس سے ایک غلطی معاف ہوتی ہے۔ پھر جب نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اسکے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے مصلی پر رہتا ہے اور وہ بے وضو نہیں ہوتا فرشتے دعا مانگتے ہیں۔ اے اللہ اس پر رحمت فرما اے اللہ اس پر مہربانی کر اور وہ نماز میں ہی رہتا ہے جب تک کہ وہ نماز کی انتظار میں بیٹھا ہے (بخاری، مسلم)

وَمِنْ لَفْظِ الْبُخَارِيِّ -

اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

١٧٣ - وَعَنْهُ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمٰى فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ ؛ فَرَخَّصَ لَهُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ : " هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ : " فَأَجِبْ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اندھا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ اُسنے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلئے سوال کیا کہ آپ اسکو گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت دے دیں گے چنانچہ آپ نے اسکو اجازت دے دی جب اُسنے جانا چاہا تو آپ نے اسکو بلایا اور اس سے پوچھا کیا تو نماز کی اذان کو سنتا ہے اُسنے کہا جی ہاں آپنے فرمایا تو پھر اذان کی آواز پر لبیک کہو (مسلم)

١٧٤ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - وَقِيْلَ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ ؟ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّهَلًا " رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ - بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ،

وَمَعْنٰى " حَيَّهَلًا " : تَعَالَ -

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم مؤذن سے روایت ہے کہ اُسنے عرض کیا یارسول اللہ مدینہ شریف میں بہت سے ڈسنے والے کیڑے مکوڑے اور درندے موجود ہیں (اور میں نابینا انسان ہوں مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیجئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنتا ہے۔ تو نماز کے لئے آ۔ ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

" حیھلا " اس کا معنی آؤ۔

١٧٥ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیوں کے اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کا حکم دوں کہ اسکے لئے اذان کہی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے) اور انکے گھروں کو جلا دوں (بخاری، مسلم)

١٧٦ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: "إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ".

جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ کل کو وہ اللہ سے اسلام کی حالت میں ملاقات کرے۔ تو اسکو چاہئے کہ نمازوں کی حفاظت کرے۔ جب کہ انکی اذان کہی جائے اللہ پاک نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہدایت کے طریقوں کو تشریع فرمایا اور نماز بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگ جاؤ گے جیسے پیچھے رہنے والا۔ نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ہم نے دیکھا ہے کہ نماز سے پیچھے نہیں رہا کرتا تھا۔ مگر وہ آدمی جو منافق ہے جسکا نفاق معلوم ہے۔ البتہ تحقیق ایک آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان بوجہ بیماری کے سہارا دے کر لایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اسکو جماعت کی صف میں کھڑا کر دیا جاتا (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہدایت کے طریقے سکھلائے ہدایت کے طریقوں سے مسجد میں نماز ادا کرنا ہے۔ جسمیں اذان ہوتی ہو۔

١٧٧- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلٰوةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت ابو الدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس بستی اور جنگل میں تین آدمی ہوں۔ اور ان میں نماز کی جماعت نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ پس تم جماعت کو لازم پکڑو۔ اس لئے کہ بھیڑیا اس بھیڑ کو کھاتا ہے۔ جو دوسری بھیڑوں سے دور ہوتی ہے۔ ابو داؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى حُضُورِ الْجَمَاعَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

صبح اور عشاء کی نماز کی جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب کا بیان

۱۷۸ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ» قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ -

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جس شخص نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات تک کا قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی۔ (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہے اس نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملے گا) اور جس شخص نے عشاء اور فجر کی نماز کو با جماعت پڑھا تو اس کے لئے تمام رات کے قیام کا ثواب ملے گا ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز با جماعت کا ثواب کتنا ہے تو یہ دونوں نمازوں کی جماعت میں ضرور حاضر ہوں۔ اگرچہ سرینوں کے بل چل کر آئیں (بخاری، مسلم) یہ حدیث پہلے بھی تفصیل کیسا تھ گزر چکی ہے۔

۱۸۰ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بوجھل منافقین پر کوئی نماز نہیں ہے اور اگر انکو ان دونوں کی فضیلت کا علم ہو جائے تو ضرور ان دونوں کی جماعت میں حاضر ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ (بخاری، مسلم)

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَی الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالنَّهْيِ الْاَكِيْدِ وَالْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ فِيْ تَرْكِهِنَّ!

فرضی نمازوں کی نگہبانی رکھنے کا حکم اس کے چھوڑنے پر سخت وعید اور سخت ممانعت کا بیان،

(۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی"

(۶) وَقَالَ تَعَالٰی: "فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ"

۱۸۱ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

۱۸۲ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مسلمانو! سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں، تو ان کی راہ چھوڑ دو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا

الزَّكَاةِ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۳ - وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کا اقرار کریں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب وہ یہ کام کرنے لگیں گے۔ تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچالیں گے۔ مگر اسلام کا حق (باقی رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۱۸۴ - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : « إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا۔ اور فرمایا کہ تو اہل کتاب سے ایک قوم کے پاس جائے گا۔ تو ان کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر اگر وہ اس بات کی اطاعت کریں۔ تو ان کو بتلانا۔ کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کی بھی اطاعت کریں۔ تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جسکو انکے مالداروں سے وصول کیا جائے گا۔ اور انکے فقراء پر صرف کیا جائے گا۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں۔ تو اپنے آپ کو ان کے عمدہ مالوں سے بچانا ہوگا۔ اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچنا ہوگا۔ اس لئے کہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۵ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آپ فرماتے تھے۔ کہ آدمی اور اس کے شرک اور کفر کے درمیان (فرق) نماز کو چھوڑنا ہے۔ (مسلم)

۱۸۶ - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ؛ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت بریدہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان نماز کا عہد ہے جس شخص نے نماز کو چھوڑ دیا۔ وہ کافر ہوگیا۔ (یعنی نماز کا عہد ختم ہوگیا) ترمذی (ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷ - وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّابِعِيِّ الْمُتَّفَقِ عَلٰى جَلَالَتِهٖ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت شقیق بن عبد اللہ تابعی (جن کی جلالت شان پر اتفاق ہے) بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔ ترمذی نے کتاب الایمان میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۱۸۸ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ : اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ؟ ثُمَّ تَكُوْنُ سَائِرُ أَعْمَالِهٖ عَلٰى هٰذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن انسان کے اعمال سے سب سے پہلے جس چیز کا سوال ہوگا۔ وہ اسی کی نماز ہے پس اگر اس کی نماز درست ہوگی۔ تو وہ کامیاب ہوا۔ اور اپنے مقصد کو پایا۔ اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ شخص ناکام ہوگیا۔ اور خسارے والا ہوا۔ پھر اگر اس کے کسی فرض کام میں کمی پائی جائے گی تو اللہ عزوجل فرمائے گا۔ دیکھو کیا میرے بندے کے کچھ نفلی کام بھی ہیں۔ پس نفل کے ساتھ اس کے فرض کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طریقہ پر ہوگا (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن

(۵۱)

بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَالْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِيَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِيْهَا!

پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صفوں کے پورا کرنے اور برابر کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم دینا۔

۱۸۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟» فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: «يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ تم کیوں اس طرح صف بندی نہیں کرتے ہو جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے صف باندھتے ہیں۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں۔ اور صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

۱۹۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاۤءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں شامل ہونے پر کتنا ثواب ہے پھر سوائے قرعہ اندازی کے کوئی صورت نہ پائیں۔ تو ضرور قرعہ اندازی ہی کریں۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۱۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا۔ وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاۤءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مردوں کی صفوں میں سے بہتر صف پہلی ہے اور بری صف آخری ہے۔ اور عورتوں کی بہتر

آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صف پچھلی ہے اور بری صف پہلی ہے۔ (مسلم)

۱۹۲ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں دیکھا کہ وہ پیچھے رہتے ہیں، تو آپ نے ان سے فرمایا۔ اگلی صف میں آیا کرو اور میری اقتدا کیا کرو۔ اور تمہاری اقتدا وہ لوگ کریں۔ جو تمہارے پیچھے ہیں۔ یہ لوگ برابر پیچھے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ ان کو آخر میں (جنت میں ڈالے گا)۔

۱۹۳ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگاتے۔ اور فرمایا کرتے برابر ہو جاؤ۔ اور تم اختلاف نہ کرو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ تم میں سے عقل مند اور سمجھدار لوگ میرے قریب رہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں (مسلم)

۱۹۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ».

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو۔ اس لئے کہ صف کا برابر کرنا نماز کے پورا ہونے سے ہے۔ (بخاری، مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے قائم کرنے سے ہے۔

۱۹۵ - وَعَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي» رَوَاهُ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نماز کی اقامت کہی گئی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کو متوجہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ اور مل کر کھڑے ہوا کرو کیونکہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں

الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ».

لفظ بخاری کے ہیں۔ اور مسلم نے اس کا ہم معنی کو ذکر کیا۔ اور بخاری کی روایت میں ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کیساتھ اور اپنے قدم کو اسکے قدم کیسا ملاتا تھا۔

۱۹۶- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ. ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: «عِبَادَ اللّٰهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ تمہیں اپنی صفوں کو درست کرنا ہوگا۔ یا اللہ پاک تمہارے چہروں میں مخالفت کر دیگا (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا فرماتے یہاں تک کہ گویا کہ ان کے ساتھ تیروں کو درست فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے معلوم کر لیا۔ کہ ہم نے آپ سے اس بات کو سیکھ لیا۔ پھر آپ ایک دن باہر نکلے اور کھڑے ہوگئے قریب تھا کہ آپ اللہ اکبر کہہ دیتے۔ کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو تم صفوں کو برابر رکھو گے یا اللہ تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔

۱۹۷- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ: «لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ» وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صف میں ایک طرف سے دوسری طرف جاتے۔ ہمارے سینوں اور کندھوں کو ہاتھ لگاتے۔ اور فرماتے مختلف ہوکر نہ کھڑے ہو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ آپ فرماتے اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابو داؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا۔

۱۹۸- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھو۔ اور کندھوں کو برابر کرو۔ اور درمیان کے سوراخ کو بند کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ اور شیطان کے لئے راستے نہ چھوڑو۔ اور جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا۔ اور جس نے صف کو توڑا۔ اللہ اس کو توڑے گا۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا۔

١٩٩۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

"اَلْحَذَفُ" بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ وَذَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَتَيْنِ ثُمَّ فَاءٍ وَهِيَ: غَنَمٌ سُوْدٌ صِغَارٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو ملا کر کرو۔ اور قریب ہو کر کھڑے ہو اور گردنیں برابر رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ شیطان صف کے درمیان میں آگھستا ہے۔ گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد نے مسلم کی شرط کی سند کے ساتھ روایت کیا۔

"الحذف" حائے مہملہ و ذال معجمہ دونوں زبر کے ساتھ پھر فا۔ چھوٹی سیاہ بکری کو کہتے ہیں۔ جو عموماً یمن میں پائی جاتی ہے۔

٢٠٠۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلی صف کو پورا کرو۔ پھر وہ صف جو اس کے ساتھ ملتی ہے۔ صف میں اگر نقص ہو تو آخری صف میں ہونا چاہیے۔ ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔

٢٠١۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ

عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِيْهِ رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِيْ تَوْثِيْقِهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صف کے دائیں جانب والوں پر رحمت اور استغفار بھیجتے ہیں۔ ابو داؤد نے مسلم کی شرط کی سند کے ساتھ روایت کیا اس سند میں ایک راوی ہے جس کی توثیق میں اختلاف ہے۔

۲۰۲ - وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ: يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کرتے تو ہم محبوب جانتے تھے کہ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہوں کہ آپ اپنے چہرہ مبارک کو ہماری طرف متوجہ فرمائیں پس میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ دعا فرماتے: اے میرے پروردگار مجھ کو اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا اکٹھا کرے گا۔ (راوی کو شک ہے) مسلم

۲۰۳ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَسِّطُوا الْإِمَامَ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام کو درمیان میں کھڑا کرو۔ اور صفوں کے شگاف پر کرو۔

(ابو داؤد)

(۵۴) بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا!

فرائض کے ساتھ سنن مؤکدہ کے ادا کرنے کے فضائل اور ان کے اقل، اکمل اور درمیانی صورتوں کا ذکر

۲۰۴ - عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ

حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ بیان کرتی

حَبِيبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ تَعَالَى فِي كُلِّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جو بھی مسلمان ہر روز اللہ کی رضا کے لئے بارہ رکعات نوافل پڑھتا ہے۔ تو اللہ جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔ یا اس کا جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ راوی کو شک ہے۔ (مسلم)

٢٠٥ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ ظہر (کے فرض) سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں (بخاری، مسلم)

٢٠٦ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ» قَالَ فِي الثَّالِثَةِ «لِمَنْ شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الْمُرَادُ بِالْأَذَانَيْنِ: الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور تکبیر) کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری بار فرمایا جو شخص پڑھنا چاہے (بخاری، مسلم)

الاذانین سے مراد اذان اور تکبیر ہے۔

٥٣

بَابُ تَأْكِيدِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

صبح کی دو رکعت سنّت کی تاکید کا بیان

٢٠٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ

عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار، صبح سے پہلے دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

۲۰۸ - وَعَنْهَا قَالَتْ : لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتوں کے (بالمقابل) دیگر نوافل کا اہتمام نہیں فرماتے تھے (بخاری مسلم)

۲۰۹ - وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ : «اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا»

حضرت عائشہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا فجر کی دو سنت، رکعت دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ سب سے بہتر ہے (مسلم) نیز مسلم کی ایک روایت میں ہے مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے

۲۱۰ - وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُؤْذِنَهُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا، فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ وَتَابَعَ اَذَانَهُ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا، وَ اَنَّهُ اَبْطَاَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ، فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اِنِّي كُنْتُ

حضرت ابو عبد اللہ بلال بن رباحؓ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن) بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کی نماز کے بارے اطلاع دینے آیا۔ تو حضرت عائشہؓ نے بلال کو مشغول کر لیا کہ اس سے کسی بات کو پوچھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ صبح زیادہ روشن ہو گئی۔ پھر بلال کھڑا ہوا۔ اور آپ کو نماز کے وقت کی اطلاع دی۔ اور دوبارہ کہا۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جلدی نماز کے لئے نہ نکلے۔ پھر جب باہر آئے۔ تو آپ نے نماز پڑھا لی۔ حضرت بلالؓ نے آپ کو بتایا۔ کہ حضرت عائشہؓ نے کسی امر کی دریافت میں اس کو مشغول کر لیا تھا۔ اور صبح زیادہ روشن ہو گئی تھی۔ اور آپ نے بھی باہر نکلنے میں دیر فرما دی

رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا؟ فَقَالَ: «لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا، وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

اس پہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے صبح کی دو سنتیں پڑھی تھیں۔ حضرت بلال نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو بہت زیادہ صبح کو روشن کر دیا۔ آپ نے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ صبح روشنی ہو جاتی تو بھی میں صبح کی سنتوں کو احسن انداز میں پڑھتا اور اچھی طرح پڑھتا ابوداؤد حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔

(۵۴)

بَابُ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَبَيَانِ مَا يُقْرَأُ فِيْهِمَا، وَبَيَانِ وَقْتِهِمَا

صبح کی سنتوں کو تخفیف کے ساتھ ادا کرنا نیز ان میں کیا پڑھا جائے اور انکے وقت کا بیان

۲۱۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى أَقُوْلَ هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے (بخاری، مسلم) اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے۔ کہ صبح کی دو سنتیں تخفیف کے ساتھ پڑھتے۔ یہاں تک کہ میں محسوس کرتی۔ کہ کیا آپ نے ان دونوں میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ صبح کی اذان سنتے ہی تخفیف کے ساتھ دو سنتیں ادا فرماتے اور ایک روایت میں ہے جونہی صبح طلوع ہوتی۔

۲۱۲۔ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ صبح کے ظاہر ہونے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف

طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

ہلکی سی دو رکعت ادا فرماتے۔

۲۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ، وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل نماز دو دو رکعت ادا فرماتے، اور رات کے آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے۔ اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے۔ اذان سے فوراً بعد سنتیں ادا فرماتے جیسا کہ کوئی آدمی سنتیں پڑھ رہا ہو۔ اس کے کانوں میں تکبیر کی آواز آنے لگے تو وہ تیزی سے پڑھتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۱۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولٰى مِنْهُمَا: «قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا» الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا: «آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ» وَفِي رِوَايَةٍ: وَفِي الْآخِرَةِ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ «تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ» رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتوں کی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کی آیت قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی آیت تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۲۱۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» وَ«قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یاایہا الکفرون و قل ھو اللہ احد (سورتیں) تلاوت فرمائیں۔ (مسلم)

۲۱۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: «قُلْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ماہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی سنتوں میں قل یاایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد

يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ، وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

پڑھتے ہوئے پایا ۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے ۔

(۵۵)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَآءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ أَمْ لَا

صبح کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنے کے استحباب اور ترغیب کا بیان خواہ رات کو تہجد پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو ۔

۲۱۷ ۔ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی سنتیں ادا فرما لیتے ۔ تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے (بخاری)

۲۱۸ ۔ وَعَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَ جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں ۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد صبح تک گیارہ رکعتیں پڑھتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے ۔ اور ایک رکعت وتر پڑھتے ۔ جب فجر کی اذان کہنے والا خاموش ہو جاتا اور فجر روشن ہو جاتی اور مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ۔ تو آپ کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے ۔ پھر اس طرح (عملاً کر کے دکھایا) پھر اس طرح آپ دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے ۔ یہاں تک کے آپ کے پاس اقامت کے لئے مؤذن آتا ۔ (مسلم)

قَوْلُهَا : « يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ

«یسلم بین کل رکعتین» صحیح مسلم میں ہے ۔

رَكْعَتَيْنِ » هٰكَذَا هُوَ فِيْ مُسْلِمٍ وَ مَعْنَاهُ : بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ -

الفاظ اسی طرح مروی ہیں۔ لیکن معنی یہ ہے کہ وہ دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے۔

٢١٩ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ » رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَ التِّرْمِذِيُّ بِأَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ -

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی سنتیں پڑھ لے۔ تو وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ ابو داؤد ترمذی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے

(٥٦)

بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ !

ظہر کی سنتوں کا بیان

٢٢٠ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری، مسلم)

٢٢١ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کبھی بھی چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے ؛

٢٢٢ - وَعَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ . وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ، وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ . وَيَدْخُلُ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔ پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے ؛ پھر گھر تشریف لے آتے۔ اور دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھانے پھر میرے گھر میں تشریف لاتے۔ اور دو رکعت پڑھتے۔ اور آپ صحابہ کرام کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے

بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے۔ (مسلم)

ل۔ صبح کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا سنت ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ اگر سنتیں گھر میں ادا کی جائیں تو لیٹنا سنت ہے، درست نہیں اس باب کی آخری حدیث میں صیغہ امر وارد ہے جس میں کچھ تخصیص نہیں اور حدیث سند کے لحاظ سے بھی صحیح ہے۔ ہاں غلو اختیار کرنا بھی صحیح نہیں جیسا کہ حافظ ابن حزم کا کہنا ہے کہ جو شخص نہیں لیٹا اس کی نماز صحیح نہیں! اسی طرح احناف کا اس کو سنت قرار نہ دینا بھی تعجب انگیز ہے۔ (مترجم)

٢٢٣ - وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ام حبیبہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعتوں پر محافظت کرے گا۔ اللہ پاک اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا (ابو داؤد۔ ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢٤ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: «إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن سائبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس میں اس بات کو محبوب جانتا ہوں کہ اس وقت میں میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف چڑھے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

٢٢٥ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے چار رکعت نہ پڑھ سکتے تو ان کو ظہر کے بعد پڑھتے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۵۷)

بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ
عصر کی سنتوں کا بیان

۲۲۶ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ دو رکعت پڑھ کر مقرب فرشتوں، مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کہنے کے ساتھ فصل کرتے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۲۲۷ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

۲۲۸ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۵۸)

بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا
مغرب کی نماز سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا بیان

تَقَدَّمَ فِي هٰذِهِ الْأَبْوَابِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ، وَهُمَا

اس مضمون کی عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے مروی حدیثیں پہلے گزر چکی

صَحِيحَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

ہیں۔ اور وہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۲۲۹ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ» قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے دو دفعہ فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے دو نفل پڑھو۔ تیسری دفعہ میں فرمایا جو شخص چاہے پڑھے۔ (بخاری)

۲۳۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے کبار صحابہؓ کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت دو سنتوں کو ادا کرنے کے لئے ستونوں کی طرف جلدی کرتے تھے۔ (بخاری)

۲۳۱ - وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقِيلَ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں سورج کے غروب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے تھے۔ دریافت کیا گیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے؟ جواب دیا۔ آپ ہم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن نہ آپ نے ان کے پڑھنے کا حکم دیا۔ اور نہ ہی منع فرمایا۔ (مسلم)

۲۳۲ - وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے۔ جب مؤذن مغرب کی نماز کے لئے اذان کہتا تو لوگ ستونوں کی طرف جلدی کرتے۔ اور دو رکعت نفل پڑھتے یہاں تک کہ اجنبی انسان اگر مسجد میں آجاتا تو کثرت کے ساتھ دو نفل پڑھنے والوں کو دیکھ کر خیال کرتا کہ فرض نماز پڑھی جا چکی ہے۔ (مسلم)

(۵۹)

بَابُ سُنَّةِ الْعِشَاءِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا!

عشاء کی نماز سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا بیان

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- كَمَا سَبَقَ-

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حدیث طوعاً خاطر ہے جس میں مذکور ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور عبداللہ بن مغفلؓ سے مروی حدیث کہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور تکبیر) کے درمیان نماز ہے۔ جو بخاری و مسلم میں مذکور ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

لہ احناف حضرات مغرب کی نماز سے پہلے نوافل پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ صحیح احادیث میں ان کے پڑھنے کا ذکر موجود ہے۔ علامہ سندھی حنفی نے نسائی کے حاشیہ میں اعتراف کیا ہے۔ کہ صحیح بات تو یہ ہے۔ کہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے جائز ہیں۔ بلکہ مستحب ہیں۔ اور جو لوگ ان کے پڑھنے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس ان صحیح حدیثوں کا کوئی شافی جواب نہیں۔ (مترجم)

(۶۰)

بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی سنتوں کا بیان

۲۲۳- فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ-

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے کہ اس نے جمعہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں (بخاری و مسلم)

۲۲۴- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ-

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی جمعہ ادا کر چکے تو اس کے بعد چار رکعت سنت پڑھے (مسلم)

۲۲۵- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے

عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔	ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ کے بعد واپس جاتے تو گھر میں دو رکعتیں سنت پڑھتے۔ (مسلم)[1]

[1] نماز جمعہ سے پہلے سنتوں کا ذکر صحیح احادیث میں موجود نہیں ہے۔ دمشق کے مشہور عالم علامہ محمد ناصر الدین البانی نے جمعہ کی بدعات کے موضوع پر رسالے میں جمعہ سے پہلے کی سنتوں کا انکار کیا ہے۔ البتہ تحیۃ المسجد دو رکعتیں پڑھی جائیں خواہ امام خطبہ دے رہا ہو جیسا کہ صریح صحیح احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ (مترجم)

(۶۱)

بَابُ اسْتِحْبَابِ جَعْلِ النَّوَافِلِ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ الرَّاتِبَةُ وَغَيْرُهَا وَالْأَمْرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَوْضِعِ الْفَرِيضَةِ أَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ!

سنن رواتب، غیر رواتب کا گھر میں پڑھنے کا استحباب نیز فرض نماز کے ادا کرنے کے بعد نوافل ادا کرنے کے لئے اس جگہ سے ہٹنے یا فرض، نفل کے درمیان کلام کیساتھ فصل کرنے کا بیان

۲۳۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لئے کہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے (بخاری، مسلم)
۲۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (نوافل نمازیں

وَسَلَّمَ قَالَ : اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٢٣٨ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٢٣٩ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ : نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ : لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

گھروں میں نماز پڑھو۔ اور انکو قبریں نہ بناؤ (یعنی جسطرح قبروں میں نماز پڑھنا جائز نہیں، اسطرح گھروں میں نہ پڑھنا جائز نہ سمجھو بلکہ نفلی نمازیں گھروں میں پڑھو۔) (بخاری، مسلم)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں (فرض) نماز ادا کر چکے تو اپنے گھر کو بھی نماز کا حصہ عطا کرے۔ اس لئے کہ اللہ پاک اسکے گھر میں نماز ادا کرنے کی وجہ سے خیر و برکت عطا کرنے والا ہے۔ (مسلم)

حضرت عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت نافع بن جبیر نے اسکو سائب بن اخت نمر کیطرف بھیجا کہ وہ اس سے اس چیز کے بارہ میں دریافت کرے جسکو حضرت معاویہ نے دیکھا جب وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ سائب نے جواب دیا ہاں! میں نے انکے ساتھ حجرہ میں جمعہ کی نماز پڑھی جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی اسی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا پس جب وہ اندر داخل ہوئے تو میری طرف پیغام بھیجا کہ دوبارہ ایسے نہیں کرنا ہوگا جب تو جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو کلام کرنے یا وہاں سے نکلنے کے بغیر دوسری نماز پڑھنا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اس بات کا حکم دیا ہے۔ کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ نہ ملائیں۔ جب تک کہ کلام کے ساتھ یا جگہ تبدیل کرنے کے ساتھ فرق نہ کرلیں (مسلم)

٦٢

بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ الْوِتْرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهِ!

وتر نماز کی ترغیب اور اس بات کا بیان کہ وہ سُنّت مؤکدہ ہے۔

اور اس کے وقت کا بیان

۲۴۰۔ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ، وَلٰکِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ، فَاَوْتِرُوْا یَآ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ وتر فرض نماز کی طرح نہیں ہے۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وتروں کو سنت قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ وتر ہے۔ وتر کو پسند فرماتا ہے پس اے اہل قرآن وتر پڑھو (ابو داؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۲۴۱۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَمِنْ اَوْسَطِهٖ وَمِنْ اٰخِرِهٖ۔ وَانْتَهٰی وِتْرُهٗ اِلَی السَّحَرِ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کے پڑھے ہیں۔ رات کے اول، درمیان آخری رات بھی اور آپ کے وتر صبح تک ختم ہوتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۲۴۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بناؤ۔ (بخاری، مسلم)

۲۴۳۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھو۔ (مسلم)

۲۴۴۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوتَهٗ بِاللَّیْلِ، وَهِیَ مُعْتَرِضَةٌ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاِذَا بَقِیَ الْوِتْرُ اَیْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ فَاِذَا بَقِیَ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نوافل پڑھتے تو وہ آپ کے آگے لیٹی ہوتیں جب آپ کو وتر ادا کرنے باقی ہوتے تو اس کو بیدار فرماتے اور آپ وتر پڑھتے تھے۔ (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ جب

أَوْتِرْ قَالَ: قُوْمِيْ فَأَوْتِرِيْ يَا عَائِشَةُ.

وتر باقی ہوتے تو سو جاتے۔ عائشہ! اٹھو وتر پڑھو۔

٢٢٥ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھو۔ (ابو داؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢٦ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خطرہ محسوس کرے کہ رات کے آخر میں قیام نہیں کر سکے گا اسکو چاہیے کہ وہ اول رات وتر پڑھ لے اور جو شخص رات کے آخر میں قیام کرنیکا لالچ کرے تو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ رات کے آخر میں نفل پڑھنے میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ بہت افضل بات ہے۔ (مسلم)

٦٣

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الضُّحٰى وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْثَرِهَا وَأَوْسَطِهَا وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا!

ضحٰی کی نماز کی فضیلت کا بیان اور اس کی کم از کم زیادہ سے زیادہ اور اوسط رکعتیں کتنی ہیں؟ نیز اس پر محافظت کی رغبت دلانا:

٢٢٧ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ، مُتَّفَقٌ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

عَلَيْهِ۔

وَالْإِيتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَا يَثِقُ بِالْاِسْتِيقَاظِ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنْ وَثِقَ فَآخِرُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ۔

۲۴۸۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۴۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۵۰۔ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَذٰلِكَ ضُحًى، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ۔

مسلم)

سونے سے پہلے اس شخص کیلئے وتر پڑھنے مستحب ہیں جسکو رات کے آخر میں جاگنے پر وثوق نہ ہو اگر وثوق ہو۔ تو پھر رات کے آخر میں ہی وتر پڑھنے مستحب ہیں۔

حضرت ابوذرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر آدمی کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت سے ہی صدقہ کرنا ثابت ہو جاتا ہے۔ پس سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ امر بالمعروف کرنا صدقہ ہے۔ نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعت پڑھنا کفایت کرتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں نماز پڑھتے۔ اور جس قدر اللہ چاہتا زیادہ پڑھتے۔ (مسلم)

حضرت ام ہانی، فاختہ بنت ابی طالبؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچی۔ تو میں نے آپ کو پایا۔ کہ آپ غسل فرما رہے تھے۔ جب آپ غسل کرنے سے فارغ ہوئے تو آپ نے آٹھ رکعات پڑھیں اور یہ چاشت کی نماز تھی (بخاری، مسلم) یہ الفاظ مسلم کی ایک مختصر روایت کے ہیں۔

(۶۴)

بَابُ تَجُوزُ صَلٰوةُ الضُّحٰى مِنِ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ اِلٰى زَوَالِهَا وَالْاَفْضَلُ اَنْ تُصَلّٰى عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الضُّحٰى

ضحی کی نماز کے جواز کا وقت سورج کے بلند ہونے سے زوال تک اور افضل یہ ہے کہ شدید گرمی کے وقت پڑھی جائے!

۱۲۵۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ: اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"تَرْمَضُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَالْمِيْمِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ يَعْنِيْ شِدَّةَ الْحَرِّ۔ وَ"الْفِصَالُ" جَمْعُ فَصِيْلٍ وَهُوَ: الصَّغِيْرُ مِنَ الْاِبِلِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو فرمایا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کے علاوہ دوسرے وقت میں اس کا پڑھنا بہتر ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوابین کی نماز کا وقت وہ ہے جب اونٹوں کے بچے گرمی محسوس کریں۔ (مسلم)

"ترمض" تا اور میم کی فتح اور ضاد معجمہ کے ساتھ سخت گرمی کو کہتے ہیں۔ "فصال" فصیل کی جمع ہے۔ اونٹ کے بچے کو کہتے ہیں!

(۶۵)

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى صَلٰوةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ اَيِّ وَقْتٍ دَخَلَ وَسَوَآءٌ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ اَوْ صَلٰوةَ فَرِيْضَةٍ اَوْ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ اَوْ غَيْرِهَا!

تحیۃ المسجد نماز پڑھنے کی رغبت دلانا اور دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھنے کی کراہت خواہ کسی وقت بھی مسجد میں کیوں نہ داخل ہو نیز

تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعت پڑھے یا فرض نماز یا سنن رواتب یا غیر رواتب کی نیت سے پڑھے

۲۵۲- عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ» مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے۔ جب تک کہ وہ دو رکعت نہ پڑھ لے۔ (بخاری، مسلم)

۲۵۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «صَلِّ رَکْعَتَیْنِ» مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تھے۔ آپ نے فرمایا دو رکعت پڑھ لیجئے۔ (بخاری، مسلم)

(۶۶)

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کے استحباب کا بیان

۲۵۴- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: «یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ» قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوْرًا فِیْ سَاعَۃٍ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا اے بلالؓ! تم مجھے اپنا ایسا عمل بتاؤ۔ جو اسلام میں زیادہ امید والا ہو اس لئے کہ میں نے اپنے آگے جنت میں تیرے جوتوں کی آواز کو سنا! اس نے جواب دیا، میرے خیال میں میں نے اسلام میں اس سے زیادہ امید افزا کوئی عمل نہیں کیا۔ کہ میں نے رات دن کے

مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.
"الدَّفُّ" بِالْفَاءِ : صَوْتُ نَعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْأَرْضِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

کسی وقت میں جب بھی وضو کیا تو میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی جس قدر کہ میرے لئے نماز پڑھنا مقدر تھا بخاری مسلم الفاظ بخاری کے ہیں۔
"الدف" فا کے ساتھ جوتوں کی آواز اور ان کا زمین پر حرکت کرنا ، واللہ اعلم

(۶۷)

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَوُجُوبِهَا وَالْاِغْتِسَالِ لَهَا وَالتَّطَيُّبِ وَالتَّبْكِيرِ إِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَبَيَانِ سَاعَةِ الْإِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ إِكْثَارِ ذِكْرِ اللّٰهِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت نماز جمعہ کے وجوب اس کے لئے غسل کرنے خوشبو لگانے جلدی دعا مانگنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے قبولیت دعا کی گھڑی اور جمعہ کی نماز کے بعد کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے کا بیان !

(۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] : "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ ، وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ، وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے ، پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ میں پھیل جاؤ۔ اور خدا کا فضل تلاش کرو۔ اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو۔ تاکہ نجات پاؤ۔

۲۵۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[1] سورۃ الجمعۃ آیۃ ۱۰۔

اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم پیدا کیا گیا اسی میں ہی جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن جنت سے نکالا گیا۔ (مسلم)

۲۵۶ - **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کی طرف آئے خطبہ سنے خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں کو چھوا تو اس نے بیہودہ کام کیا۔ (مسلم)

۲۵۷ - **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہیں جب وہ کبائر سے بچے۔ (مسلم)

۲۵۸ - **وَعَنْهُ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ» رَوَاهُ

حضرت ابوہریرہ رض اور حضرت عبداللہ بن عمر رض بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منبر کی لکڑیوں پر فرماتے سنا کہ لوگ جمعہ کے چھوڑنے سے باز رہیں گے یا پھر اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

مسلم۔

(مسلم)

٢٥٩۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی جب جمعہ کی نماز پڑھنے آئے تو غسل کرے۔ (بخاری، مسلم)

٢٦٠۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔ (بخاری، مسلم)

اَلْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ: اَلْبَالِغُ۔ وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ: وُجُوْبُ اخْتِيَارٍ كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

"المحتلم" سے مراد بالغ انسان ہے۔ اور "وجوب" سے مراد وجوب اختیاری ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ تیرا حق مجھ پر واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

٢٦١۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن وضو کرے تو بہتر اور اچھا ہے اور جو شخص غسل کرے تو اس کا غسل کرنا افضل ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

٢٦٢۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور استطاعت کے مطابق پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر کی خوشبو لگاتا ہے۔ پھر جمعہ کی نماز کے لئے (گھر سے) نکلتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق ڈال کر (نہیں بیٹھتا) پھر نماز جمعہ پڑھتا ہے جو اس کے مقدر میں ہے پھر جب امام خطبہ دیتا ہے خاموش

يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

رہتا ہے تو اس کے اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان کے (صغائر) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۲۶۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَوْلُهُ: "غُسْلَ الْجَنَابَةِ" أَيْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جنابت کے غسل کی طرح غسل کرے پھر جمعہ کے لیے جائے تو گویا اس نے اونٹ صدقہ کرکے اللہ کا تقرب حاصل کیا اور جو شخص دوسری ساعت میں جائے تو گویا کہ اس نے گائے (صدقہ کرکے) اللہ کا تقرب حاصل کیا اور جو شخص تیسری ساعت میں جائے تو گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کا صدقہ کرکے اللہ کا قرب حاصل کیا اور جو شخص چوتھی ساعت میں جائے تو گویا کہ اس نے مرغی کا صدقہ کرکے اللہ کا قرب حاصل کیا اور جو شخص پانچویں ساعت میں جائے تو گویا اس نے انڈے کا صدقہ کرکے اللہ کا قرب حاصل کیا جب امام خطبہ دینے کیلئے باہر نکلے تو فرشتے وعظ سننے کیلئے (مسجد میں) آجاتے ہیں (بخاری، مسلم)

"غسل الجنابۃ" یعنی جنابت کے غسل کی طرح غسل کرنا۔

۲۶۴- وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: "فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی مسلمان اس ساعت میں نماز پڑھتا ہے اللہ سے جو کچھ مانگتا ہے اللہ پاک اس کو وہی عطا فرماتا ہے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے اس ساعت کو نہایت مختصر دکھایا (بخاری، مسلم)

۲۶۵- وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوبردہ بن موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دریافت کیا کہ تم نے

قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

جمعہ کے دن کی ساعت کے بارے میں اپنے باپ سے کچھ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوں اس نے بیان کیا میں نے جواب دیا جی ہاں! میں نے ان سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وہ ساعت امام کے بیٹھنے کے وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے (مسلم)

۲۶۶۔ وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے تم اس میں مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو بے شک تمہارا درود بھیجنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

(۶۸)

بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُودِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُولِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ أَوِ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

کسی نعمت ظاہرہ کے حصول کے وقت یا کسی مصیبت کے زائل ہونے کے وقت سجدۂ شکر کے استحباب کا بیان

۲۶۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکہ سے مدینہ جانے کے ارادہ سے نکلے جب ہم عزوراء کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے، مقام کے قریب پہنچے

كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ
رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ
خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ
فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا
فَعَلَهُ ثَلَاثًا - وَقَالَ: «إِنِّي سَأَلْتُ
رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي
ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي
شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ
رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي
فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ
رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي
فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ فَخَرَرْتُ
سَاجِدًا لِرَبِّي» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تو آپ اترے اور کچھ وقت ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کرتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے کافی دیر سجدہ میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور کچھ دیر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہے پھر سجدہ میں چلے گئے تین بار آپ نے اسی طرح کیا اور فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اور اپنی امت کے لئے سفارش کی اس نے مجھے امت کا تیسرا حصہ عطا فرمایا پس میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنی امت کی (مغفرت) کا سوال کیا تو اس نے مجھے میری امت کا تیسرا حصہ عطا فرما دیا جس پر میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنے رب سے امت کے بارے سوال کیا تو مجھ کو باقی تیسرا حصہ بھی عطا کر دیا تو میں شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا۔ (ابوداؤد)

(٤٩)

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ!

قیام اللیل کی فضیلت کا بیان

١٨۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى [1]: «وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ، عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بعض حصۂ شب میں بیدار ہوا کرو اور تہجد کی نماز پڑھا کرو یہ شب خیزی تمہارے لئے سبب زیادت ہے قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے۔

١٩۔ وَقَالَ تَعَالَى [2]: «تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ» الْآيَةَ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے آخر تک۔

١٠۔ وَقَالَ تَعَالَى [3]: «كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ»

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: رات کے تھوڑے حصے میں سوتے تھے۔

٢٢٨۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تب آپ کی خدمت

[1] سورة الاسراء آية ٧٩ [2] سورة السجدة آية ١٦ [3] سورة الذاريات آية ١٧

تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! آپ اتنا قیام کیوں فرماتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے پہلے پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیا ہے۔ آپؐ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (بخاری و مسلم) حضرت مغیرہؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۶۹ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ لَيْلًا فَقَالَ: «أَلَا تُصَلِّيَانِ؟» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«طَرَقَهُ»: أَتَاهُ لَيْلًا.

حضرت علی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ کے ہاں رات کو تشریف لائے اور فرمایا تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے (بخاری، مسلم)

*طرقہ: رات کے وقت آئے۔

۲۷۰ - وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ» قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ اچھا انسان ہے اگر رات کو قیام کرے حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ آپ کے اس فرمان کے بعد رات کو بہت کم سویا کرتے تھے (بخاری مسلم)

۲۷۱ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ؛ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ فلاں انسان کی طرح نہ ہونا کہ وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا۔ پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔

۲۷۲ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ! قَالَ: «ذَاكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر ہوا جو رات بھر صبح تک سویا رہتا ہے آپ نے فرمایا اس آدمی کے دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب

رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ - أَوْ قَالَ أُذُنِهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

کیا ہے یا فرمایا اس کے کان میں (راوی کو شک ہے) (بخاری، مسلم)

٢٧٣ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"قَافِيَةُ الرَّأْسِ": آخِرُهُ -

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی جب سوتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں باندھتا ہے ہر گرہ پر دم کرتا ہے بڑی لمبی رات ہے سو جا۔ اگر وہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے وضو کرنے سے (دوسری) گرہ کھل جاتی ہے نماز شروع کرنے سے تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ صبح کے وقت وہ آدمی خوش باش تازہ دم ہو جاتا ہے ورنہ صبح کے وقت بڑا ہی سست ہو جاتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

"قافیۃ الراس" سر کے آخر کو کہتے ہیں۔

٢٧٤ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! سلام پھیلاؤ کھانا کھلاؤ۔ رات کو نماز ادا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٧٥ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے (مسلم)

۲۷۶ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور جب تم صبح ہونے کا خوف کرو۔ تو ایک رکعت وتر پڑھو۔ (بخاری، مسلم)

۲۷۷ - وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے رہتے اور ایک رکعت پڑھ کر سب کو وتر بنا لیتے۔ (بخاری، مسلم)

۲۷۸ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ماہ اس قدر روزے چھوڑتے کہ ہمیں خیال گزرتا کہ اب آپ اس ماہ روزے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ کوئی روزہ افطار نہیں کریں گے اور رات کے جس حصہ میں آپ چاہیں آپ کو نماز پڑھنے والے پائیں گے اور رات کے جس حصہ میں آپ کو سونے والے چاہیں انہیں آپ کو سونے والے پائیں گے یعنی آپ کبھی رات کے اول میں کبھی درمیان میں کبھی آخری حصہ میں تہجد پڑھتے تھے (بخاری)

۲۷۹ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً - تَعْنِي فِي اللَّيْلِ - يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے سجدہ اتنا لمبا فرماتے کہ جتنے عرصہ میں تم سے کوئی شخص پچاس آیات پڑھے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے یہاں تک کہ آپ کے پاس نماز کی اطلاع دینے والا مؤذن آتا۔ (بخاری)

۲۸۰ - وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے۔ ان کے عمدہ اور لمبے ہونے کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر چار رکعت پڑھتے۔ ان کے عمدہ اور لمبے ہونے کے بارے میں بھی نہ پوچھو۔ پھر تین رکعت پڑھتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہؓ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں۔ لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۱۔ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اوّل حصہ میں سو جاتے اور آخر حصہ میں نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ، قِيلَ: مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ برابر کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک غلط کام کا ارادہ کیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ تو نے کیا ارادہ کیا۔ اس نے جواب دیا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں۔ اور آپ کا ساتھ چھوڑ دوں۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضَى، فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی میں نے خیال کیا کہ آپ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ تلاوت فرماتے رہے میں نے خیال کیا کہ آپ ایک رکعت میں سورۃ بقرہ ختم کریں گے لیکن آپ تلاوت فرماتے رہے پھر آپ نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع فرمائی اس کو ختم کر دیا پھر سورۃ آل عمران کی تلاوت فرمائی اس کو بھی ختم کر دیا آپ آہستہ آہستہ تلاوت فرماتے رہے جب کسی ایسی آیت کے پاس

بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ سبحان اللہ فرماتے اور جب سوال کے مقام سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے کی جگہ سے گزرتے تو پناہ مانگتے پھر رکوع کرتے اس میں سبحان ربی العظیم پڑھتے رہتے آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا پھر آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہا پھر آپ لمبا عرصہ رکوع کے برابر قومہ میں کھڑے رہے پھر سجدہ کیا۔ اس میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پڑھتے رہے۔ آپ کا سجدہ بھی آپ کے قیام کے برابر تھا (مسلم)

۲۸۴ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقُنُوتِ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سی نماز زیادہ فضیلت والی ہے۔ آپ نے فرمایا جس میں قیام لمبا ہو (مسلم)

الْمُرَادُ بِالْقُنُوتِ: الْقِيَامُ۔

"القنوت" اس کا معنی قیام کرنا ہے۔

۲۸۵ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ محبوب اللہ کے ہاں حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور زیادہ محبوب روزہ اللہ کے ہاں حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ آپ نصف رات سوتے ایک تہائی قیام فرماتے اور چھٹا حصہ سوتے اور ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے (بخاری، مسلم)

۲۸۶ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہر رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان انسان اس ساعت

رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں اللہ پاک سے دنیوی آخرت کی بھلائی کا طلب گار ہو تو اللہ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

۲۸۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رات کو تہجد پڑھنے لگے تو وہ دو ہلکی رکعت پڑھ کر اس کا افتتاح کرے۔ (مسلم)

۲۸۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو تہجد کی نماز کو دو ہلکی رکعت سے شروع فرماتے۔ (مسلم)

۲۸۹۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب کسی درد وغیرہ کی وجہ سے تہجد کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ دن کو بارہ رکعات پڑھتے۔ (مسلم)

۲۹۰۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وظیفہ یا اس کی قسم کی چیز سے سو جائے پھر صبح اور ظہر کی نمازوں کے درمیان پڑھے تو اس کے لئے لکھا جاتا ہے گویا کہ اس نے اس کو رات میں ہی پڑھا۔ (مسلم)

۲۹۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو قیام کرے تو نفل پڑھے اپنی بیوی کو بیدار کرے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے! اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو قیام کرے نوافل پڑھے اپنے خاوند کو بیدار کرے اگر انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۲۹۲ - وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا - أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خاوند رات کو اپنی بیوی کو بیدار کرے وہ دونوں دو رکعت پڑھیں یا اس نے دو رکعت پڑھیں تو وہ دونوں خاوند کو ذاکرین اور بیوی کو ذاکرات (کی فہرست) میں لکھا جاتا ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۲۹۳ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگے تو وہ سو جائے تاکہ اس کی نیند ختم ہو جائے اس لئے کہ تم میں سے جو شخص جب اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھتا ہے تو ممکن ہے کہ استغفار پڑھنے کی بجائے اپنے آپ کو گالی وغیرہ دینے لگے۔ (بخاری مسلم)

۲۹۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رات کو قیام کرے اور قرآن اس کی زبان پر ادا ہونا مشکل ہو اور اس کو کچھ خبر نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اس کو لیٹ جانا چاہیے۔

يَصُوْمُ فَلْيَصُمْهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ — (مسلم)

بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

قیام رمضان یعنی تراویح کے استحباب کا بیان

۱۲۹۵ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کا قیام ایمان اور طلب ثواب کے لئے کرتا ہے تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۹۶ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: «كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے قیام میں رغبت دلاتے تھے لیکن اس کے واجب ہونے کا حکم نہ فرماتے آپ ارشاد فرماتے جو شخص رمضان کا قیام ایمان اور طلب ثواب کے لیے کرتا ہے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ أَرْجٰى لَيَالِيْهَا!

لیلۃ القدر کی فضیلت اور ان میں سے کونسی رات زیادہ پر امید ہے کا بیان

(۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ» إِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیا۔ آخر سورہ تک۔

[1] سورۃ القدر آیۃ ۱۔

(٢٣)۔ وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾ الْآيَاتِ۔

نیز فرمایا: ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا۔

٢٩٧۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص شب قدر کا قیام ایمان اور ثواب طلب کرتے ہوئے کرے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

٢٩٨۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے چند آدمی خواب میں شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائے گئے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں موافق ہو گیا ہے پس جو شخص شب قدر کو تلاش کرنے والا ہے پس وہ اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری مسلم)

٢٩٩۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی آخری دس راتوں میں اعتکاف فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔ (بخاری، مسلم)

٣٠٠۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کی آخری دس (١٠) راتوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

۳۰۱ - وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ أَحْيَا اللَّيْلَ كُلَّهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کے آنے پر تمام رات بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے اور (عبادت الہٰی میں) کوشاں رہتے۔ (بخاری، مسلم)

۳۰۲ - وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي رَمَضَانَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ، وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر رمضان میں (اللہ کی عبادت میں) کوشاں رہتے اس قدر رمضان کے علاوہ میں کوشاں نہ رہتے اور اس کے آخری دس راتوں میں دوسرے دنوں سے زیادہ کوشش فرماتے (مسلم)

۳۰۳ - وَعَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ: «قُوْلِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بتائیں، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں رات شب قدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ فرمایا تم کہو اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو محبوب جانتا ہے پس (اے اللہ) مجھ کو معاف فرما (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن

۴۲

بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ

مسواک اور خصائل فطرت کا بیان

۳۰۴ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ - أَوْ عَلَى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں پر (راوی کو شک ہے) مشقت ڈالنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۵ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«الشَّوْصُ»: الدَّلْكُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک کے ساتھ اپنے منہ کو ملتے۔ (بخاری، مسلم)

«الشوص»: ملنا۔

۳۰۶ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے جب اللہ چاہتا تو آپ کو نیند سے بیدار فرماتا چنانچہ آپ مسواک کرتے وضو فرماتے اور نماز پڑھتے۔ (مسلم)

۳۰۷ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے تمہیں بہت تاکید کی ہے۔ (بخاری)

۳۰۸ - وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو پہلا کام کون سا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ مسواک فرماتے۔ (مسلم)

۳۰۹ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا۔ (بخاری، مسلم، الفاظ مسلم کے ہیں)

۳۱۰ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کے لئے پاکیزگی کا آلہ ہے اور پروردگار کی رضامندی

مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ۔

کا سبب ہے (نسائی) ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ میں اسانید صحیحہ کے ساتھ روایت کیا۔

۱۲۱۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں (راوی کو شک ہے) ختنہ کرنا، زیر ناف بال اتارنا ناخن کٹوانا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور لبوں کے بال تراشنا۔

(بخاری، مسلم)

«الْاِسْتِحْدَادُ»: حَلْقُ الْعَانَةِ، وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِي حَوْلَ الْفَرْجِ۔

«الاستحداد» شرمگاہ کے ارد گرد کے بالوں کو مونڈنا۔

۱۲۱۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ». قَالَ الرَّاوِي: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ. قَالَ وَكِيعٌ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ: يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں فطرت سے ہیں لبوں کو تراشنا داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کٹوانا۔ انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا۔ بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، استنجا کرنا راوی نے بیان کیا۔ میں دسویں چیز بھول چکا ہوں شاید کلی کرنا ہو، وکیع راوی نے بیان کیا دسویں چیز طہارت کرنا ہے۔

(مسلم)

«الْبَرَاجِمُ» بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالْجِيمِ، وَهِيَ: عُقَدُ الْأَصَابِعِ. «إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ» مَعْنَاهُ: لَا

«البراجم» باء موحدہ اور جیم کے ساتھ انگلیوں کے جوڑ مراد ہیں «اعفاء اللحیۃ» داڑھی کو بالکل نہ کاٹنا

يَنْقُصُ مِنْهَا شَيْئًا ۔ — جائے ۔

۱۳۱۳ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى» ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: لبوں کو (جڑوں سے) کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ (بخاری، مسلم)

(۶۳)

بَابُ تَأْكِيدِ وُجُوبِ الزَّكَاةِ وَبَيَانِ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی تاکید نیز اس کی فضیلت اور اس کے متعلقات کا بیان

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1] : «وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور نماز پڑھا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔

(۱۴) وَقَالَ تَعَالَى[2] : «وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ - وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ -

نیز فرمایا: اور ان کو حکم تو یہی ہوتا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ خدا کی عبادت کریں (اور) یکسو ہو کر، اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

(۱۵) وَقَالَ تَعَالَى[3] : «خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا»

نیز فرمایا: ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کر لو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک (اور باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو۔

۱۳۱۴ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ - شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ ، وَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے (اوّلاً) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا

[1] سورۃ البقرۃ آیۃ ۴۳ - [2] سورۃ البینۃ آیۃ ۵ - [3] سورۃ التوبۃ آیۃ ۱۰۳ -

اِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔
(بخاری، مسلم)

۲۱۵۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ» قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: «لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ» قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ نجد والوں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے سر کے بال پریشان تھے ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سن رہے تھے۔ لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگیا اور آپ سے اسلام کے بارے سوال کر رہا تھا آپ نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا اس نے دریافت کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں ہاں نوافل ہیں نیز آپ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا اس نے دریافت کیا؟ کیا ان کے علاوہ بھی کوئی روزہ فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں ہاں نفل روزے ہیں نیز آپ نے اسے زکوٰۃ کے فرض ہونے کا بتایا اس نے کہا کیا زکوٰۃ کے علاوہ بھی صدقہ فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں ہاں نفل صدقہ ہے چنانچہ وہ آدمی واپس لوٹا اور کہہ رہا تھا۔ اللہ کی قسم نہ تو میں اس پر کچھ زیادتی کروں گا اور نہ ہی اس سے کچھ کمی کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا۔ یہ آدمی کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کہا ہے
(بخاری، مسلم)

۲۱۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «اُدْعُهُمْ اِلٰى

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا ان کو دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہیاں دیں کہ اللہ کے

شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اس میں تیری اطاعت کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس میں بھی تیری اطاعت کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ کو فرض کیا ہے کہ ان کے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کی جائے اور ان کے فقیروں کو دی جائے۔

(بخاری، مسلم)

۲۱۷ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں جب وہ یہ کام کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کر سکیں گے۔ البتہ اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے

(بخاری، مسلم)

۲۱۸ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ (خلیفہ) تھے اور (اہل) عرب سے جس نے کفر کرنا تھا اس نے کفر کیا تو حضرت عمرؓ نے (حضرت ابوبکرؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا تو لوگوں سے کس طرح لڑائی کرے گا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ اعتراف کریں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو شخص یہ کلمہ کہے گا وہ مجھ سے اپنے

نَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ، فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نفس اور مال کو محفوظ کرے گا مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے حوالہ ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا اللہ کی قسم! میں اس آدمی سے لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق پیدا کرے گا اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر وہ مجھ سے رسی دینے کو روک لیں گے جس کو وہ رسول اللہ کی خدمت میں ادا کیا کرتے تھے تو اس کے نہ دینے پر بھی ان سے لڑائی کروں گا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم نہیں ہے مگر یہ بات کہ میں نے محسوس کیا کہ اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو لڑائی کے لئے کھول دیا ہے اور میں نے معلوم کر لیا کہ یہی خیال درست ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۹۔ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے آپ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہونے کا مستحق بن جاؤں فرمایا تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے نماز قائم کرے، فرض زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اس نے اعتراف کیا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فرمایا جو شخص اس بات کو پسند جانتا ہے کہ وہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۲۱ - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے پر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۲۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ، وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی رکھنے والا شخص جو ان کے (زکوٰۃ کے) حق کو ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کی اس کے لیے آگ کی پلیٹیں بنائی جائیں گی۔ ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کرکے ان کے ساتھ اس کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ کو داغ دیے جائیں گے جب وہ سرد ہو جائیں گی تو پھر ان کو گرم کیا جائے گا اسی طرح برابر گرم کیا جائے گا ایسے دن میں جس کی لمبائی پچاس ہزار سال کی ہے یہاں تک کہ لوگوں کے فیصلے ہو جائیں گے پھر وہ اپنا جنت یا دوزخ کا راستہ معلوم کرے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اونٹوں کے بارے فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اونٹوں والا جب ان کے حق کو ادا نہیں کرتا (اور زکوٰۃ کے علاوہ) ان پر حق یہ ہے کہ ان کے پانی پلانے کے دن کا دودھ (تقسیم کر) دیا جائے، تو قیامت کے دن اونٹوں کے مالک کو ایک صاف میدان میں اونٹوں (کے پاؤں) میں لٹا دیا جائے گا اونٹ پہلے سے کہیں زیادہ موٹے ہوں گے اور ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہیں ہوگا تو اونٹ اس کو اپنے پاؤں کے ساتھ روندیں گے اور اپنے دانتوں کے ساتھ کاٹیں گے جب اس شخص پر اونٹوں کا پہلا دستہ گزر جائے گا تو ان کا

مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى
يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهُ
إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» قِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ:
«وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ
مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا
شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ
وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ
بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا
رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى
يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهُ
إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ»
قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ؟ قَالَ:
«اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ
وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ. فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ
لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَ
فَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ
فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ، وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ
سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ
ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ
سِتْرٌ، وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ أَجْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ
الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا
أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ
مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ

آخری دستہ اس پر سے گزرے گا (یہ سلسلہ جاری
رہے گا) ایسے دن میں جس کی لمبائی پچاس ہزار سال ہے
یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا تو وہ
اپنا راستہ جنت یا دوزخ کا معلوم کرے گا عرض کیا
گیا یا رسول اللہ! گائے اور بکریوں کے بارے میں
کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا گائے بکریاں رکھنے والا
انسان جب ان سے ان کے حقوق کی ادائیگی نہیں کرتا
تو قیامت کے دن ان کے مالک کو صاف میدان میں
ان کے پاؤں میں لٹا دیا جائے گا ان سے کوئی کم نہ ہوگی (ان میں
کوئی بے سینگ نہ کوئی ٹوٹے ہوئے سینگ والی ہوگی۔ وہ
اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے پامال
کریں گی۔ جب ان سے ان کا پہلا دستہ گزر جائے گا تو ان کے
دوسرے دستے کو اس پر سے گزارا جاتا رہے گا ایسے
دن میں جس کی لمبائی پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ
لوگوں کے درمیان فیصلے ہو جائیں گے۔ پھر وہ جنت یا دوزخ
کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ
گھوڑوں کے بارے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ گھوڑے تین
قسم کے ہیں بعض گھوڑے مالک کے لیے بوجھ ہوں گے
اور بعض گھوڑے پردہ پوشی کرنے والے ہوں گے اور
بعض گھوڑے اپنے مالک کے لیے ثواب کا باعث
ہوں گے۔ لیکن وہ گھوڑے جو مالک کے لیے گناہ کا
موجب ہوں گے۔ تو وہ جن کو مالک نے ریاکاری اور
فخر اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے باندھ رکھا
ہے۔ اور وہ گھوڑے جو مالک کے لیے پردہ پوشی کرنے
والے ہیں، وہ ہیں جن کو مالک نے اللہ پاک کے راہ میں
باندھ رکھا ہے۔ پھر ان کی پیٹھوں اور ان کی گردنوں میں
اللہ کے حقوق کو فراموش نہیں کرتا لیکن وہ گھوڑے جو اس کے
لیے ثواب کا موجب ہیں وہ ہیں جن کو مالک نے اللہ کے راستے میں
مسلمانوں کے لیے باندھ رکھا ہے سرسبز چراگاہ میں یا باغ میں

أَرْوَاثُهَا وَأَبْوَالُهَا حَسَنَاتٌ، وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ «فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

میں چھوڑ رکھا ہے۔ جس قدر گھاس وغیرہ کو وہ گھوڑے چرتے ہیں، تو چارے کے تنکوں کے برابر مالک کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور گوبر اور پیشاب کے برابر بھی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ گھوڑے اپنی رسی توڑ کر ایک ٹیلہ یا دو ٹیلوں پر کودتے ہیں، تو اُن کے ہر قدم اور ان کے گوبر کے بدلے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب بھی ان کا مالک ان کو کسی نہر پر سے گزرتا ہے۔ وہ اس نہر سے پانی پیتے ہیں۔ مالک اگرچہ ارادہ پانی پلانے کا نہیں رکھتا تھا تب بھی اللہ پاک پانی کے گھونٹ کے برابر مالک کے لئے نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی خاص آیت نازل نہیں ہوئی۔ البتہ یہ آیت جو بے نظیر ہے۔ اور تمام کو شامل ہے کہ جو شخص ذرہ برابر نیکی کریگا اسکو دیکھ لیگا۔ اور جو ذرہ برابر برائی کریگا۔ اس کو بھی دیکھ لیگا (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۴۶)

بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَيَانِ فَضْلِ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

رمضان کے روزوں کے واجب ہونے اور روزوں کی فضیلت اور متعلقات کا بیان

(۱۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ اس قول تک کہ روزوں کا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے، جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا۔ جو لوگوں کا رہنما ہے۔ اور جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں۔ اور جو حق و باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی

[1] سورۃ البقرہ آیۃ ۱۸۳۔

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا، أَوْ عَلَى سَفَرٍ، فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، الْآيَةَ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ.

تم میں سے اس ماہ میں موجود ہو۔ چاہیئے کہ پورے ماہ کے روزے رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو۔ تو دوسرے دنوں میں رکھ کر ان کا شمار پورا کرے۔

احادیث متعلقہ اکثر بیشتر اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

٢٢٣ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔ آدمی کے تمام عمل اس کے لئے ہیں۔ مگر روزہ وہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے۔ تو جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بیہودہ باتیں نہ کرے۔ اور نہ شور و شغب کرے۔ اگر اس کے ساتھ کوئی شخص گالی گلوچ یا لڑائی کرے تو اس سے کہے کہ میں روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ضرور روزے دار کے منہ کی بو اللہ پاک کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ تو خوش ہوتا ہے۔ اور جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا تو وہ اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔ (بخاری، مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ وہ میری وجہ سے کھانا پینا اور شہوت کو چھوڑتا ہے۔ لیکن روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے۔ آدمی کے تمام نیک عمل کا بدلہ دس گنا سے سات گنا تک ملتا ہے۔ اللہ پاک فرماتے

بِهٖ: يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِيْ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِيْهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ»

ہیں۔ کیونکہ روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ وہ اپنی خواہش اور کھانا پینا میری رضامندی کیلئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ افطار کرنے کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت ہوگی اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ پاک کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے

۳۳۴ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ» قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ: «نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس کے راستہ میں دو چیزیں خرچ کرتا ہے۔ تو اس کو جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے یہ دروازہ بہتر ہے۔ چنانچہ جو شخص نماز والوں سے ہوگا۔ اس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جہاد کرنے والوں کو جہاد کے دروازے سے اور روزے داروں کو ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور صدقہ کرنے والوں کو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کوئی حاجت نہیں۔ کہ کسی کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ پھر بھی کیا کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جی ہاں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ تو ان لوگوں میں سے ہوگا۔ (بخاری مسلم)

۳۳۵ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا

حضرت سہل بن سعد ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ریان ہے۔ قیامت کے دن روزے دار ہی اس دروازہ سے داخل ہوں گے۔ ان کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں۔ پس وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے علاوہ کوئی

دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بھی اس دروازہ سے داخل نہیں ہو گا جب داخل ہو جائیں گے تو اس کو بند کر دیا جائے پھر اس دروازے سے کوئی داخل نہ ہوگا (بخاری مسلم)

۳۲۶ - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستہ میں ایک روزہ رکھتا ہے۔ تو اللہ پاک اس ایک دن کی وجہ سے اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور کر دیگے۔

(بخاری، مسلم)

۳۲۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص ایمان اور طلب ثواب کے لئے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(بخاری، مسلم)

۳۲۸ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

(بخاری، مسلم)

۳۲۹ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا»۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار (یعنی اختتام) کرو اگر چاند پوشیدہ رہے (یعنی بادل حائل رہے) تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو (بخاری، مسلم، الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے اگر تم پر بادل چھا جائے تو تیس دن روزے رکھو۔

(۷۵)

بَابُ الْجُوْدِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْإِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ

رمضان کے مہینہ میں سخاوت، عمل صالح زیادہ نیکیوں کی تاکید خاص طور پر آخری عشرہ میں زیادہ اہتمام کرنے کا ذکر

۱۲۲۰ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور رمضان میں (خاص طور پر) زیادہ سخاوت فرماتے جب حضرت جبریلؑ آپ سے ملاقات فرماتے اور حضرت جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے قرآن پاک کا دور فرماتے اور حضرت جبریلؑ کی ملاقات پر آپ کی سخاوت تیز ہوا (بارش لانے والی) سے بھی زیادہ ہوتی۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۲۱ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار فرماتے اور (اللہ کی عبادت) کے لئے خوب کوشش فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

(۷۶)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ إِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ أَوْ وَافَقَ عَادَةً لَهُ بِأَنْ

کَانَ عَادَتُهُ صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهُ۔

نصف شعبان کے بعد رمضان سے قبل روزہ رکھنے کی ممانعت ہاں جو اسے پہلے بھی پہلے مہینہ کے ساتھ (دوسرے مہینہ کو روزے کے ساتھ) ملاتا ہے یا سوموار جمعرات کے دن اس کی عادت روزہ رکھنے کی ہے اتفاقاً یہ دن اس کے موافق آجائیں

۳۳۲۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص رمضان آنے سے پہلے ایک دن یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کوئی آدمی اس دن کے روزے رکھتا تھا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَتْ دُوْنَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

«الْغَيَايَةُ» بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ: السَّحَابَةُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار (یعنی اختتام) کرو اگر چاند دیکھنے سے بادل حائل ہو جائے تو تیس دن مکمل کرو (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

"الْغَيَايَةُ" غین معجمہ یائے مثناۃ تحتانیہ مکررہ کے ساتھ بادل کو کہتے ہیں۔

۳۳۴۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدھا شعبان باقی رہ جائے تو روزے نہ رکھو (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن

صَحِيحٌ۔ | صحیح ہے۔

۳۳۵۔ وَعَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا بے شک اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۷۷)

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ!

چاند دیکھنے کے وقت کونسی دعا پڑھی جائے

۳۳۶۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ، هِلَالُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھ کر دعا فرماتے۔ اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن ایمان سلامتی .... اور اسلام کے ساتھ طلوع فرمانے والے چاند) میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ (اے اللہ) بھلائی اور بہتری والا چاند ہو (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۷۸)

بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْخِيرِهِ مَا لَمْ يُخْشَ طُلُوعُ الْفَجْرِ

سحری اور اس کی تاخیر کی فضیلت جبکہ فجر کے طلوع ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

۳۳۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : « تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً » مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کیا کرو اس لیے کہ سحری میں برکت ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۸ ۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ قِیْلَ: کَمْ کَانَ بَیْنَھُمَا ؟ قَالَ: خَمْسُوْنَ اٰیَۃً ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کے لیے کھڑے ہوگئے دریافت کیا گیا ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا تھا۔ فرمایا پچاس آیت پڑھنے کے برابر ہوتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

۳۳۹ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ : بِلَالٌ ، وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: « اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ » قَالَ وَلَمْ یَکُنْ بَیْنَھُمَا اِلَّا اَنْ یَّنْزِلَ ھٰذَا وَیَرْقٰی ھٰذَا ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے (ایک) بلال (دوسرا) ابن ام مکتومؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلالؓ رات میں اذان دیتے ہیں کہ کھاؤ پیو یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتومؓ اذان کہے اور ان کے درمیان بس اتنا عرصہ ہوتا کہ وہ اترتے اور یہ چڑھ جاتے۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۰ ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : « فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ » رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے سے ہے (مسلم)

(۷۹) بَابُ فَضْلِ تَعْجِیْلِ الْفِطْرِ وَمَا یُفْطَرُ عَلَیْہِ وَمَا یَقُوْلُہٗ بَعْدَ اِفْطَارِہٖ

جلدی افطار کرنے کی فضیلت اور کس چیز سے افطار کیا جائے؟ اور

افطار کے بعد کیا دُعا پڑھے؟

۱۲۴۱ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہی لوگ سب تحر بھلائی کے جب تک کہ وہ جلدی افطار کرتے رہیں گے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۴۲ - وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ: أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ «لَا يَأْلُوْ»: أَيْ لَا يُقَصِّرُ فِي الْخَيْرِ.

حضرت ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے ہاں گئے تو مسروق نے ان سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے دو شخص تھے جو نیکی کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے تھے لیکن ان میں سے ایک مغرب (کی نماز) پڑھتے ہیں اور افطار میں جلدی کرتا تھا اور دوسرا مغرب (کی نماز) پڑھنے اور افطار میں تاخیر کرتا تھا حضرت عائشہؓ نے پوچھا کون شخص مغرب (کی نماز) پڑھنے اور افطار میں جلدی کرتا ہے اس نے جواب دیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (مسلم)

«لا یالو»: نیکی میں کوتاہی نہیں کرتا تھا۔

۱۲۴۳ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: «أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندوں میں سے میرے نزدیک محبوب وہ بندہ ہے جو جلدی افطار کرنے والا ہے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۱۲۴۴ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حضرت عمرؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں

رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إذا أقبل الليل من هاهنا وأدبر النهار من هاهنا وغربت الشمس فقد أفطر الصائم» متفق عليه.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس (مشرق کی) طرف سے رات آجائے اور اس (مغرب کی) طرف دن چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ افطار ہوگیا (بخاری، مسلم)

۳۴۵- وعن أبي إبراهيم عبد الله ابن أبي أوفى رضي الله عنهما قال: سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم، فلما غربت الشمس قال لبعض القوم: «يا فلان انزل فاجدح لنا» فقال: يا رسول الله لو أمسيت؟ قال: «انزل فاجدح لنا» قال: إن عليك نهارا، قال: «انزل فاجدح لنا» قال: فنزل فجدح لهم فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: «إذا رأيتم الليل قد أقبل من هاهنا فقد أفطر الصائم» وأشار بيده قبل المشرق. متفق عليه.

قوله: «اجدح» بجيم ثم دال ثم حاء مهملتين: أي اخلط السويق بالماء.

حضرت ابو ابراہیم عبد اللہ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور آپ روزہ دار تھے جب سورج غروب ہوا تو آپ نے قوم میں سے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں! اتر کر ہمارے لئے ستو گھول اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! شام تو ہونے دیجئے، آپ نے فرمایا اتر کر ستو گھول اس نے عرض کیا ابھی دن باقی ہے آپ نے فرمایا اتر کر ستو گھول راوی بیان کرتے ہیں کہ اس نے اتر کر ستو گھولے آپ نے ان کو نوش فرمایا پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ اس طرف (یعنی مشرق) سے رات آچکی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر دے اور آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

"اجدح" جیم، دال پھر حا مہملتین کے ساتھ یعنی ستو کو پانی میں گھولو۔

۳۴۶- وعن سلمان بن عامر الضبي الصحابي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر، فإن لم يجد فليفطر على ماء فإنه طهور» رواه أبو داود

حضرت سلمان بن عامر بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص افطار کرے تو وہ کھجوروں پر افطار کرے اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر روزہ افطار کرے اس لئے کہ وہ پاک ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۷ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ -

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں کے ساتھ اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔ (ابو داؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۸۰)

بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحْوِهَا

اس بات کا حکم کہ روزہ دار اپنی زبان اور دوسرے اعضاء کو شرعی امور کی مخالفت اور گالی گلوچ وغیرہ سے محفوظ رکھے

۱۲۴۸ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ : إِنِّي صَائِمٌ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش بیہودہ بکواس کرے اور نہ ہی شور و شغب کرے اگر اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہہ دے کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۴۹ - وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنے کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

وَشَرَابَهُ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ (بخاری)

(۸۱)

بَابٌ فِي مَسَائِلَ مِنَ الصَّوْمِ
روزے کے چند مسائل کا ذکر

۱۲۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ؛ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو پورا کرے اس لئے کہ اللہ نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۵۱۔ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ : " أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا " رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت لقیط بن صبرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتائیں آپ نے فرمایا وضو اچھی طرح کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی ڈالو۔ اگر روزے دار نہ ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (کبھی) صبح ہونے پر جنبی ہوتے پھر غسل جنابت فرماتے اور روزہ رکھتے (بخاری، مسلم) (یعنی جنابت روزے کے منافی نہیں ہے)

۱۲۵۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتَا : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ

حضرت عائشہ رض اور ام سلمہ رض بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... کے علاوہ (صورت) میں جنبی ہوتے اور روزہ رکھ لیتے (یعنی بعد میں غسل جنابت فرماتے)

يَصُوْمُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ (بخاری، مسلم)

(۸۲)

بَابُ بَيَانِ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

محرم، شعبان اور دیگر حرمت والے مہینوں کی فضیلت کا بیان

۳۵۴۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز (یعنی تہجد) ہے۔ (مسلم)

۳۵۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینہ کے روزے نہیں رکھتے تھے آپ تو تمام روزے رکھتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ شعبان کے روزے رکھتے ہاں قلیل (چھوڑتے ہے) (بخاری مسلم)

اس حدیث میں تمام شعبان سے مراد اکثر شعبان کے روزے ہیں جیسا کہ دیگر روایت میں صراحت کے ساتھ الفاظ وارد ہیں وگرنہ رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے آپ نے پورے روزے نہیں رکھے۔ (مترجم)

۳۵۶۔ وَعَنْ مُجِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيْهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ۔ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ۔ فَقَالَ:

حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے باپ یا اپنے چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پھر چلا گیا اور ایک سال کے بعد واپس لوٹا اور اس کی حالت کیفیت بدل چکی تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟

يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: «وَمَنْ أَنْتَ؟» قَالَ: أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ. قَالَ: «فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ» قَالَ: مَا أَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ إِلَّا بِلَيْلٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَذَّبْتَ نَفْسَكَ!» ثُمَّ قَالَ: «صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ» قَالَ: زِدْنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةً، قَالَ: «صُمْ يَوْمَيْنِ» قَالَ: زِدْنِي قَالَ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ» قَالَ: زِدْنِي. قَالَ: «صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ» وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

«شَهْرُ الصَّبْرِ»: رَمَضَانُ.

آپ نے فرمایا تو کون ہے اس نے جواب دیا میں باہلی ہوں ایک سال پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا آپ نے فرمایا تجھ میں اتنی تبدیلی کیسے آگئی حالانکہ تم اچھی شکل و شباہت والے تھے اس نے عرض کیا جب میں آپ کے پاس سے گیا ہوں میں نے صرف رات کو کھانا کھایا ہے (اس پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھا پھر آپ نے فرمایا صبر کے مہینے کے روزے رکھو اور ہر ماہ سے ایک دن کا روزہ رکھو اس نے عرض کیا اور اضافہ فرمائیں مجھ میں قوت ہے آپ نے فرمایا دو دن کے روزے رکھو اس نے کہا اور اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا تین دن کے روزے رکھو اس نے عرض کیا اور اضافہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا حرمت والے مہینوں میں روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو حرمت والے مہینوں میں روزے رکھو بھی اور چھوڑ بھی دیا کرو حرمت والے مہینوں میں روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو اور اپنی تینوں انگلیوں کو ملایا پھر انکو چھوڑ دیا (مقصد) تھا کہ تین دن روزے رکھو اور تین دن افطار کرو یعنی صوم داؤدی اختیار کرو۔ (ابوداؤد)

"شہر الصبر": رمضان کا مہینہ مراد ہے۔

(۸۳)

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

ذی الحج کے پہلے عشرہ میں روزوں وغیرہ کی فضیلت کا بیان

٣٥٧ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ» يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں یعنی ذی الحج کے پہلے دس دنوں سے زیادہ کوئی دوسرے دن ایسے نہیں جن میں نیک اعمال کرنے اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا جہاد

سَبِيْلِ اللهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فی سبیل اللہ بھی نہیں ہاں البتہ وہ شخص جو جہاد میں اپنا نفس اور مال لے کر نکلا لیکن کسی چیز کو واپس نہ لایا۔ (بخاری)

(۸۴)

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَتَاسُوْعَاءَ

عرفہ عاشورا اور محرم کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

۳۵۸۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے سوال ہوا۔ آپ نے فرمایا سال گزشتہ اور آئندہ کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ (مسلم)

۳۵۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری مسلم)

۳۶۰۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے دن کے روزے کے بارے سوال ہوا۔ آپ نے فرمایا سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ (مسلم)

۳۶۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَئِنْ بَقِيْتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نویں تاریخ کو روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

(۸۵)

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ دنوں کے روزوں کے استحباب کا بیان

۳۶۲۔ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے پیچھے شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے گویا زمانہ بھر روزے رکھے۔ (مسلم)

(۸۶)

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ!

سوموار، جمعرات کے روزہ رکھنے کا استحباب!

۳۶۳۔ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ: «ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن کے روزہ رکھنے کے بارے میں سوال ہوا آپ نے فرمایا یہ ایسا دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی، اور (اس دن) مجھے مبعوث کیا گیا یا مجھ پر وحی نازل کی گئی (راوی کو شک ہے) (مسلم)

۳۶۴۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ الصَّوْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں پس میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزے سے ہوں (ترمذی) ترمذی نے بیان کیا حدیث حسن ہے اور مسلم نے روزہ کے علاوہ کے ... باقی روایت کیا۔

۳۶۵- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوموار، جمعرات کے روزوں کا قصد فرماتے تھے۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۸۶)

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کے استحباب کا بیان

وَالْاَفْضَلُ صَوْمُهَا فِيْ اَيَّامِ الْبِيْضِ وَهِيَ الثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالْخَامِسَ عَشَرَ۔ وَقِيْلَ الثَّانِيْ عَشَرَ وَالثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ:۔

افضل یہ ہے کہ ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ پندرہ چاند کی تاریخوں میں روزے رکھے جائیں اور بعض نے بارہ، تیرہ، چودہ کی تاریخوں کو ایام بیض کہا ہے لیکن صحیح اور مشہور قول پہلا ہے۔

۳۶۶- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنے، ضحیٰ دو نفل (ادا کرنے) اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے۔ (مسلم)

۳۶۷- وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلٰوةِ الضُّحٰى، وَبِاَنْ لَا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی جن کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا جب تک میری زندگی ہے ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنے، ضحیٰ کی نماز اور وتر پڑھنے سے پہلے نہ سویا کروں۔ (مسلم)

۳۶۸- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنا زمانہ بھر روزے رکھنا ہے یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۹- وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ يَصُوْمُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے اس نے جواب دیا جی ہاں میں نے دریافت کیا مہینہ کے کس حصہ میں روزے رکھتے انہوں نے جواب دیا آپ اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ مہینے کے کس حصہ میں روزے رکھیں بلکہ جس حصے میں آپ پسند فرماتے روزے رکھ لیتے (مسلم)

۳۷۰- وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو روزے رکھنا چاہے تو تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخوں کا روزہ رکھ۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۳۷۱- وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبِيْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (ایام بیض) تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم فرماتے (ابوداؤد)

۳۷۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے کبھی نہیں چھوڑتے تھے نہ گھر میں نہ سفر میں (نسائی نے حسن سند کے ساتھ

حَدَّثَنَا النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔ روایت کیا ہے۔

(۸۸)

بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا وَفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِي يُؤْكَلُ عِنْدَهُ وَدُعَاءِ الْآكِلِ لِلْمَأْكُولِ عِنْدَهُ

اُس شخص کی فضیلت جو روزہ دار کی افطاری کرائے اور اس روزہ دار کی فضیلت جس کے سامنے کھایا جاتا ہے اور کھانے والے کا ان لوگوں کے لئے دعا کرنا جن کے ہاں کھانا کھایا ہے

۱۳۷۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص کسی بھی روزے دار کی افطاری کرائے تو اس کو بھی اس کے برابر ثواب ملے گا لیکن روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی نہ کی جائے گی (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۴۔ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ: "كُلِي" فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ام عمارہ انصاریہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اس نے آپ کے سامنے کا کھانا لا کر رکھا آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ اس نے عرض کیا میں روزے سے ہوں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے دار پر فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اُن کے سامنے کھانا کھایا جا رہا ہے یہاں تک کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں اور کبھی بیان کیا یہاں تک کہ وہ سیر شکم ہو جائیں (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۱۳۷۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کے ہاں تشریف

وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

لائے وہ آپ کی خدمت میں روٹی اور زیتون کا تیل لایا آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے فرمایا روزہ داروں نے تمہارے پاس روزہ افطار کیا اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لئے استغفار کیا ۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا +

(۸۹)

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

۳۷۶ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے + (بخاری ، مسلم)

۳۷۷ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو فوت فرمایا آپ کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف فرمایا کرتی تھیں + (بخاری ، مسلم)

۳۷۸ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر رمضان دس دن اعتکاف فرماتے جب وہ سال ہوا جس میں آپ فوت ہوئے تو آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا + (بخاری)

(۹۰)

كِتَابُ الْحَجِّ

(۱۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1] : «وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ»

۳۷۹ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالشَّيْخَانِ ، وَالتِّرْمِذِيُّ -

۳۸۰ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا» فَقَالَ رَجُلٌ : أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا ـ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ» ثُمَّ قَالَ : «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ ! فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ

حج کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کریگا تو خدا بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے ۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا زکوٰۃ دینا ، بیت اللہ کا حج کرنا ، رمضان کے روزے رکھنا (احمد ، بخاری ، مسلم ، ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں فرمایا اے لوگو ! بے شک اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے پس حج کرو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا ہر سال (حج کریں) آپ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے تین بار دریافت کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہہ دیتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا اور تم استطاعت نہ رکھ سکتے۔ پھر آپ نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوالات کرنے اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرنے کی وجہ سے تباہ

[1] سورۃ آل عمران آیۃ ۹۷۔

سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَآئِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

برباد ہو گئے لہذا جب میں تم کو کسی کام کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو اور جب میں تم کو کسی کام سے روک دوں تو اس کو چھوڑ دو (مسلم)

۱۲۸۱ - وَعَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ» قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ» قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَبْرُوْرٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

«اَلْمَبْرُوْرُ» هُوَ الَّذِي لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهُ فِيْهِ مَعْصِيَةً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا دریافت کیا گیا پھر کونسا آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا دریافت کیا گیا پھر کونسا آپ نے فرمایا حج مبرور (بخاری، مسلم)

"المبرور" وہ حج جس میں حج کرنے والا کسی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے۔

۲۸۲ - وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص حج کرے اس میں بے ہودہ باتیں نہ کرے اور نہ فسق و فجور کرے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا (بخاری، مسلم)

۲۸۳ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ کرنا دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (بخاری، مسلم)

۲۸۴ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ: «لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عمل خیال کرتی ہیں کیا ہم بھی جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا تمہارا افضل جہاد تو حج مبرور ہے (بخاری)

۱۲۸۵ - وَعَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن نہیں جس میں اللہ اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرے (مسلم)

۱۲۸۶ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً - أَوْ حَجَّةً مَعِيْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے، یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (راوی کو شک ہے) (بخاری، مسلم)

۱۲۸۷ - وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ اللہ کے فریضۂ حج نے میرے باپ کو (ایسی حالت میں) پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہے سواری پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں (بخاری، مسلم)

۱۲۸۸ - وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعْنَ قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت لقیط بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے حج، عمرہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ سفر کرنے کی طاقت رکھتا ہے آپ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۹ - وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: «حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں مجھ کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کرایا گیا جب کہ میں سات سال کا تھا۔ (بخاری)

۳۹۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ قَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: «رَسُولُ اللّٰهِ» فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات روحاء مقام میں ایک قافلہ سے ہوئی آپ نے دریافت کیا کون لوگ ہیں انہوں نے عرض کیا مسلمان ہیں پھر انہوں نے دریافت کیا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا اللہ کا رسول ہوں اس پر ایک عورت نے بچے کو اوپر اٹھا کر دریافت کیا۔ بھلا اس کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ملے گا (مسلم)

۳۹۱۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کجاوہ پر حج فرمایا اور وہی آپ کے سامان رکھنے کے لیے تھی۔ (بخاری) (یعنی سامان کے لیے الگ سواری نہ تھی)

۳۹۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ، وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ عکاظ، مجنہ، ذوالمجاز (دور) جاہلیت کی (مشہور) تجارتی منڈیاں تھیں تو صحابہ کرام نے حج کے دنوں میں ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھا اس پر آیت نازل ہوئی تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار سے فضل طلب کرو۔ یعنی حج کے موسم میں رزق حلال طلب کرو۔ (بخاری)

۹۱

كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت کا بیان

(۱۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ[۱]: «وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو جیسے کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

(۱۹) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۲]: «كُتِبَ عَلَيْكُمُ

نیز فرمایا (مسلمانو) تم پر (خدا کے رستے میں لڑ

[۱] سورۃ التوبۃ آیۃ ۳۶۔ [۲] سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۱۶۔

الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ، وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ، وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ"

فرض کر دیا گیا ہے وہ تمھیں ناگوار تو ہوگا، مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمھارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور تمھارے لیے مضر ہو اور ان باتوں کو خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲۰) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۱]: "انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا، وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

نیز فرمایا تم سبکبار ہو یا گراں بار (یعنی مال اسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت گھروں سے نکل آؤ اور خدا کے راستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمھارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ سمجھو۔

(۲۱) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۲]: "إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ، وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ - وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ، وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ"

نیز فرمایا: خدا نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں (اور اس کے عوض میں ان کے لیے بہشت تیار کی ہے) یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے۔ اور خدا سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۲۲) وَقَالَ تَعَالَىٰ[۳]: "لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ، وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ

نیز فرمایا: جو مسلمان (گھروں میں) بیٹھ رہتے (اور لڑنے سے جی چراتے) ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے وہ اور جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے درجے میں فضیلت بخشی ہے اور (گو) نیک وعدہ سب سے ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ

[۱] سورة التوبة آیة ۴۱ ۔ [۲] سورة التوبة آیة ۱۱۱ ۔ [۳] سورة النساء آیة ۹۵ ۔

الْحُسْنَىٰ ، وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً ، وَرَحْمَةً ، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا »

سے خدا نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے (یعنی) خدا کی طرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں اور خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۲۳) وَقَالَ تَعَالَىٰ[1] : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ؟ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ، ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ، ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ، وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ » .

نیز فرمایا: اے مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمھیں عذاب الیم سے مخلصی دے (وہ یہ کہ) خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں ایک تو پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں تیار ہیں داخل کرے گا یہ بڑی کامیابی ہے اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمھیں خدا کی طرف سے مدد نصیب ہوگی) اور فتح (عن) قریب (ہوگی) اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنادو۔

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ .

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ وارد ہیں۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَمِنْ ذَٰلِكَ ،

اور جہاد کی فضیلت میں مروی حدیثیں بے شمار ہیں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۳۹۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے آپ نے

[1] سورة الصف آية ۱۰ - ۱۳ -

قَالَ : « إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ » قِيْلَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : « اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ » قِيْلَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : « حَجٌّ مَبْرُوْرٌ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا سوال کیا گیا پھر کون سا عمل فرمایا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنا سوال کیا گیا پھر کونسا عمل فرمایا حج مبرور (بخاری، مسلم)

۳۹۴ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ : « اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا » قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ : « بِرُّ الْوَالِدَيْنِ » قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ « اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا میں نے عرض کیا۔ پھر کونسا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کیا پھر کونسا فرمایا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۵ - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : « اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اللہ کے رستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۶ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے رستہ میں صبح یا شام گذارنا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۷ - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اس نے عرض کیا تمام لوگوں میں سے کون افضل ہے فرمایا وہ مومن جو اللہ کے رستہ میں اپنے مال اور نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے عرض کیا پھر کون فرمایا پھر وہ مومن جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۸ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے رستہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہے اور تم میں سے ایک کو جنت میں کوڑے کے بقدر جگہ کا مل جانا دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہے اور شام کے وقت بندے کا اللہ کے رستے میں جانا یا صبح کے وقت جانا دنیا اور جو کچھ دُنیا پر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۹ - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ فِيْهِ أُجْرِيَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک دن ایک رات سرحد کی حفاظت کرنا مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر اس میں فوت ہو جائے تو وہ جو عمل وہ کرتا تھا اس کو اس پر جاری کر دیا جاتا ہے اور اس کا رزق بھی اس پر جاری کر دیا جاتا ہے اور قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ (مسلم)

۴۰۰ - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنَمّٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرنے والے انسان کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ وہ انسان جو اللہ کے رستہ میں سرحد کی حفاظت کرتا ہے اس کا عمل قیامت تک ثابت رکھا جاتا ہے اور قبر کے فتنہ سے مامون رہتا ہے (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۱ - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ کے رستہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا اس کے علاوہ دوسری جگہوں کے ہزار دن کی حفاظت سے

مِنَ الْمَنَازِلِ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بہتر ثواب کا حاصل کرنے والا ہے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي وَ إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ ، أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ : لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ ، وَرِيحُهُ رِيحُ مِسْكٍ . وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي . وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ .

" الْكَلْمُ " الْجُرْحُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس آدمی کا ضامن ہے جو اس کے رستے میں نکلا جنہیں نکالا اس کو مگر میرے راہ میں جہاد کرنے اور مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے نے اللہ ضامن ہے یا اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اس کو واپس گھر لوٹا دے گا جہاں سے وہ نکلا تھا ثواب یا غنیمت کے ساتھ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جن کو جو زخم اللہ کے رستے میں لگتا ہے تو وہ قیامت کے دن اسی زخمی حالت میں آئے گا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مسلمان مشقت میں واقع ہو جائیں گے تو میں کبھی کسی جہاد کرنے والے لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا ہوں کہ میں ان کو سواری دوں اور تمام مسلمان نہ خود ہی اپنے میں اتنی وسعت پاتے ہیں اور ان پر دشوار ہو جاتا ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کے رستے میں جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں پھر جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں پھر جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں۔ (مسلم) بخاری نے بعض حصوں کو ذکر کیا ہے۔

" الکلم " زخم۔

۳۰۳ - وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی زخمی جس کو

مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمِي: اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اللہ کے رستہ میں زخم آتے ہیں مگر وہ قیامت کے دن آئے گا اس کے زخم خون بہا رہے ہوں گے رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو کستوری جیسی (بخاری، مسلم)

۱۳۰۴ - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس مسلمان نے اللہ کے رستہ میں اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان وقت کے برابر جہاد کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو شخص اللہ کے رستہ میں زخم کیا گیا یا کوئی چوٹ لگایا گیا تو وہ زخم وغیرہ قیامت کے دن اسی طرح تازہ ہی آئے گا جس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی، (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۱۳۰۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام سے ایک صحابی کا ایک گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا چشمہ تھا وہ اس کو اچھا لگا۔ اس نے دل میں کہا اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اس گھاٹی میں مقیم ہو جاؤں لیکن میں کبھی یہ کام نہیں کروں گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ طلب کر لوں چنانچہ اس نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا آپ نے فرمایا ایسے نہ کرو اس لئے کہ تم میں سے کسی ایک کا اللہ کے رستہ میں اقامت اختیار کرنا گھر میں ستر سال نماز کرنے سے بہتر ہے کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تم کو معاف کر دے اور تم کو جنت میں داخل فرمائے (اگر پسند کرتے ہو) تو اللہ کے رستہ میں جہاد کرو اس

يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

«وَالْفُوَاقُ»: مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ

لیے کہ جو شخص اللہ کے رستہ میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان کے وقت کے برابر جہاد کرتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

"الفواق" دودھ دوہنے کے درمیانی فاصلہ کو کہتے ہیں

۱۳۰۶ - وَعَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: «لَا تَسْتَطِيعُونَهُ» فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لَا تَسْتَطِيعُونَهُ» ثُمَّ قَالَ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لَا يَفْتُرُ: مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: «لَا أَجِدُهُ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ»؟ فَقَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا عمل جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے صحابہ کرام نے دوبار یا تین بار یہی بات کو دہرایا آپ ہر بار یہی فرما رہے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے پھر آپ نے فرمایا اس آدمی کی مثال جو اللہ کے رستہ میں جہاد کرتا ہے۔ اس آدمی کی طرح ہے جو روزے رکھتا ہے قیام کرتا ہے آیات اللہ کی تلاوت کرتا ہے نماز روزے سے غافل نہیں رہتا، یہاں تک کہ جہاد کرنے والا گھر واپس لوٹتا ہے (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو آپ نے فرمایا میں (کسی ایسے عمل کو) نہیں پاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا کیا تو طاقت رکھتا ہے؟ کہ جب جہاد کرنے والا اللہ کے رستہ میں نکلے تو مسجد میں داخل ہو جائے پس قیام کرے اور غفلت نہ کرے اور روزے رکھے افطار نہ کرے (یعنی ناغہ نہ کرے) اس نے عرض کیا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟

۱۳۰۷ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص بہترین زندگی والا ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ کے راہ میں تھامے ہوئے ہے جب بھی کسی شور و شغب یا گھبراہٹ

اللّٰهِ، يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلٰى مَتْنِهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ، اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ اَوْ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

آواز کو سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر اڑ کر پہنچتا ہے قتل یا موت کے متوقع مقامات کو تلاش کرتا ہے یا وہ آدمی جو ان گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں چند بکریوں کے ساتھ مقیم ہے نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ لیتی ہے وہ لوگوں کے ساتھ صرف بھلائی کرنے کی فکر میں ہی رہتا ہے (مسلم)

۴۰۸ - وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک سو درجات ہیں جن کو اللہ نے ان لوگوں کیلئے تیار کر رکھا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے (بخاری)

۴۰۹ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ» قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کو رب کے طور پر رضامندی اختیار کی اور اسلام کو دین اختیار کرنے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول تسلیم کرنے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی حضرت ابو سعیدؓ نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان کلمات کو مجھ پر دوبارہ دہرائیں آپؐ نے ان کلمات کو دہرایا پھر ارشاد فرمایا اور دوسری چیز جس کے ساتھ اللہ بندے کو جنت میں سو درجہ بلند فرماتا ہے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے ابو سعیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ! جہاد فی سبیل اللہ! (مسلم)

۴۱۰ - وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. « إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ » فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ : يَا أَبَا مُوْسٰى أَأَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ : نَعَمْ فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ : « أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ » ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ دشمنوں کی موجودگی میں بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں یہ سن کر ایک آدمی پریشان حال کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا اے ابوموسیٰ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ یہ بات فرماتے تھے اس نے جواب دیا جی ہاں اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کی طرف آیا (ان سے) کہا میں تمہیں سلام کہتا ہوں پھر اپنی تلوار کے میان کو توڑ کر پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن کی طرف چل دیا تلوار کے ساتھ لڑائی لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(مسلم)

۴۱۱ - وَعَنْ أَبِي عَبْسٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوعبس عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں خاک آلود ہوتے کسی بندے کے پاؤں اللہ کے رستہ میں کہ اسے آگ چھوئے۔

(بخاری)

۴۱۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی دوزخ میں کبھی داخل نہیں ہو گا جو اللہ کے خوف سے رو پڑا یہاں تک کہ دودھ پستانوں میں واپس آ جائے اور کسی شخص پر اللہ کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح

حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہے۔

۴۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ دو آنکھوں کو آگ (دوزخ کی) نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات بھر اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتی رہی (ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔)

۴۱۴۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی جہاد کرنے والے کو سامان دیا تو اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے غازی کے پیچھے اس کے گھر والوں کی خبر گیری رکھی تو اس نے بھی جہاد کیا۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۵۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام صدقات میں افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سائے کے لئے خیمہ دینا ہے اور اللہ کی راہ میں خادم کا عطیہ دینا یا اللہ کی راہ میں سانڈ کو افزائش نسل کیلئے دینا ہے اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ: «ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ» فَأَتَاهُ فَقَالَ:

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ اسلم قبیلہ کے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس اس کے لئے سامان نہیں ہے آپ نے فرمایا فلاں انسان کے پاس جاؤ اس نے سامان تیار کر رکھا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا وہ اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ: يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣١٧ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ فَقَالَ: «لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ» ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: «أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ».

١٣١٨ - وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ فَقَالَ: «أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ» فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

١٣١٩ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں مجھے وہ سامان دے دیجئے جس کو آپ نے تیار کر رکھا ہے اس نے اپنی بیوی سے کہا اے فلانہ اس کو وہ تمام سامان دے دیجئے جس کو میں نے تیار کر رکھا تھا اور اس سے کچھ نہ بچانا اللہ کی قسم تو اس سے کچھ نہیں بچائے گی کہ تیرے لئے اس میں برکت ہو (یعنی برکت نہیں ہوگی) (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان قبیلہ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لئے جائے ثواب دونوں کو ملے گا۔ (مسلم)
اور ایک روایت میں ہے ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لئے نکلے پھر آپ نے (غازی کے گھر میں) خلیفہ بننے والے سے فرمایا تم میں سے جو شخص غازی کا اس کے گھر بار میں بہتر خلیفہ بنا تو اس کو غازی سے نصف ثواب ملے گا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا جو اسلحہ سے مسلح تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں پہلے لڑائی کروں یا اسلام لاؤں آپ نے فرمایا پہلے اسلام لاؤ پھر لڑائی کرو پس وہ پہلے مسلمان ہوا پھر لڑائی کی اور شہید کیا گیا۔ (اس کے بارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے عمل تو قلیل کیا ہے ثواب زیادہ حاصل کیا (بخاری، مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جنت میں داخل ہونے

قَالَ: «مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ» وَفِي رِوَايَةٍ «لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کے بعد دنیا میں واپس جانے کو پسند نہیں کرے گا۔ اگرچہ اس کو تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں سوائے شہید کے کہ وہ اس بات کی آرزو کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے۔ اور دس دفعہ اللہ پاک کی راہ میں قتل کیا جائے۔ اس لیے کہ وہ اپنی عزت اور تکریم دیکھے گا۔ ایک روایت میں ہے اس لیے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھے گا۔ (بخاری مسلم)

۴۲۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَغْفِرُ اللهُ لِلشَّهِيدِ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ»

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دیں گے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونا قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

۴۲۱۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْإِيمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَتُكَفَّرُ

حضرت ابو قتادہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کھڑے ہوئے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ تمام اعمال سے افضل ہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ فرمائیں۔ کہ میں اگر اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اگر تو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ اس حالت میں کہ تو صبر کرنے والا ہو۔ ثواب طلب کرنے والا ہو دشمن کی طرف چہرہ کرنے والا ہو پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو نے کیا کہا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ آپ فرمائیے۔ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤں۔ تو کیا میرے گناہ

عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ، مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۳ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلٰى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا دُوْنَهٗ» فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُوْمُوْا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ» قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟» قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ

دور ہو جائیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ ہاں۔ اس وقت کہ تو صبر کرنے والا ہو۔ ثواب طلب کرنے والا ہو۔ دشمن کی طرف منہ کرنے والا ہو۔ پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ مگر قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ بات کہی ہے (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں کس جگہ ہوں گا۔ اگر میں خدا کی راہ میں قتل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا۔ جنت میں۔ یہ سن کر اس نے اپنے ہاتھ کی کھجوروں کو پھینک دیا۔ پھر لڑائی کی۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ اور آپ کے صحابہ کرام بدر کی جگہ میں مشرکین سے پہلے پہنچ گئے۔ اور مشرکین بھی آ گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک کہ میں آگے نہ بڑھوں۔ تم میں کوئی شخص کسی چیز کی طرف آگے نہ بڑھے جب مشرکین نزدیک آ گئے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی جنت کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ جس کی پہنائی آسمان اور زمین کے برابر ہے حضرت انس نے بیان کیا۔ کہ حضرت عمیر بن حمام انصاری نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ۔ جنت کی پہنائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت عمیر نے کہا۔ واہ۔ واہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ تو نے واہ واہ کے الفاظ کس بنا پر کہے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں نے صرف اس امید پر یہ الفاظ کہے۔ کہ میں بھی جنت والوں سے ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو یقیناً جنت والوں سے ہے یہ سنکر حضرت عمیر نے اپنے تھیلے سے چند کھجوریں نکالیں

أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ : «فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا» فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ : لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهٖ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

«اَلْقَرَنُ» بِفَتْحِ الْقَافِ وَ الرَّآءِ : هُوَ جُعْبَةُ النُّشَّابِ .

ان کو کھانا شروع کیا - پھر کہا - اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا - تو یہ زندگی تو بہت طویل ہے - (یہ کہتے ہی) اس نے جو کھجوریں اس کے پاس تھیں - ان کو پھینک دیا - پھر کفار سے لڑائی کی - یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے ۔ (مسلم)

"القرن" - قاف اور را کے فتح کے ساتھ - تیروں کے تھیلے کو کہتے ہیں ۔

۲۲۳ - وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَدَارَسُونَهُ بِاللَّيْلِ : يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَ لِلْفُقَرَآءِ ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا : اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَ رَضِيتَ عَنَّا وَ أَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور عرض کیا) کہ آپ ہمارے ساتھ ایسے لوگوں کو بھیجے جو ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم دیں آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری بھیجے جو قراء کے لقب سے متعارف تھے ان میں میرا ماموں حرام بھی تھا وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے رات کو دور کرتے اور تعلیم و تعلم میں مشغول رہتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور (باہر سے) لکڑی لاتے اس کو بیچ کر اس کے بدلے میں اصحاب الصفہ اور فقراء کے لئے کھانا خریدتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے ساتھ بھیجا لیکن انہوں نے ان قراء کو اصل مقام پر پہنچنے سے قبل ہی قتل کر دیا - انہوں نے دعا کی اے اللہ! ہمارا پیغام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیجئے کہ ہماری ملاقات تجھ سے ہو گئی ہے (یعنی ہم شہید ہو گئے ہیں) ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے - ایک آدمی حضرت انسؓ کے ماموں حضرت حرام کے پاس پیچھے سے آیا اس کو نیزہ مارا یہاں تک کہ اس کو (جسم سے

فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

١٣٢٥ - وَعَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيُرِيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنَعَ! قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ، أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا

پار کر دیا اس پر حرام نے کہا کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے بھائی قتل ہوگئے ہیں اور انہوں نے دعا کی اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کی پس ہم تجھ پر راضی ہیں اور تو ہم پر راضی ہے۔ (بخاری، مسلم، الفاظ مسلم کے ہیں)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرا چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو پہلی جنگ میں شریک نہ ہو سکا جو آپ نے مشرکوں کے ساتھ لڑی ہے۔ اگر کبھی مجھ کو اللہ نے مشرکوں کی لڑائی میں جانے کا موقعہ عطا فرمایا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں پس جب احد کی جنگ ہوئی مسلمانوں کو ریلا ہوا شکست ہوئی تو حضرت انس بن نضر نے کہا اے اللہ! میں تیری خدمت میں اس کام سے معذرت کرتا ہوں جو صحابہ کرام نے کیا اور اس کام سے برأت چاہتا ہوں جو مشرکوں نے کیا پھر آگے بڑھا آگے سے اس کو سعد بن معاذ ملے تو اس سے وہ مخاطب ہو کر کہا اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم میں احد کے قریب جنت کی خوشبو پاتا ہوں حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ! میں استطاعت نہیں رکھتا جو اس نے کیا حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کے بدن پر کچھ اوپر اسّی تلوار، نیزے، تیر کے زخم پائے اور ہم نے دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا ہے اور مشرکوں نے اس کے جسم کا مثلہ کیا ہے (یعنی اس کی شکل بگاڑ دی ہے) اس کی بہن کے علاوہ کوئی بھی اس کو پہچان نہ سکا اس نے پوروں سے پہچان لیا حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں یا ہم خیال کرتے ہیں کہ ذیل کی آیت

أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُرَى - أَوْ نَظُنُّ - أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ﴾ إِلَى آخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ الْمُجَاهَدَةِ.

اس کے اور اس جیسے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں آخر آیت تک (بخاری، مسلم) یہ حدیث مجاہدہ کے باب میں پہلے بھی گزر چکی ہے۔

۴۲۶ - وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهُوَ بَعْضٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِيهِ أَنْوَاعٌ مِنَ الْعِلْمِ سَيَأْتِي فِي بَابِ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور مجھ کو درخت پر چڑھایا پھر وہ مجھ کو ایسے گھر میں لے گئے جو بہت خوبصورت اور بہت عمدہ تھا میں نے اس سے بہتر کبھی کوئی گھر نہیں دیکھا ان دونوں نے مجھ سے کہا یہ شہیدوں کا گھر ہے (بخاری) یہ حدیث ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جو علم کی انواع پر مشتمل ہے جھوٹ کی حرمت کے باب میں ان شاء اللہ اس کا ذکر ہو گا۔

۴۲۷ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، فَقَالَ: «يَا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بنت البراء، حارثہ بن سراقہ کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے حارثہ کے متعلق بتائیں (وہ جنگ احد میں شہید ہو گیا تھا) اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر جنت میں نہیں تو میں اس پر زور کے ساتھ روؤں، آپ نے فرمایا اے ام حارثہ جنت میں بہت سے درجات

أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس اعلیٰ درجہ کی جنت پا چکا ہے۔ (بخاری)

۴۲۸۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر رضہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جس کا مثلہ کیا گیا تھا اس کو آپ کے سامنے رکھا گیا میں نے چہرے سے کپڑا اٹھانا چاہا کچھ لوگوں نے مجھے روک دیا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے برابر اس پر اپنے پروں سے سایہ کرتے رہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۲۹۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سہل بن حنیف رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدق کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے اللہ اس کو شہیدوں کے درجات تک پہنچائیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مرا ہو۔ (مسلم)

۴۳۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلبگار ہو اس کو شہادت کا مرتبہ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہوا ہو۔ (مسلم)

۴۳۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید قتل ہونے کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا مگر جس قدر کہ تم میں سے ایک چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضہ بیان کرتے

أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ» ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں سورج کے غروب ہونے کا انتظار کرتے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو پس جب تم ان سے ملو تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! کتاب اتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے جماعتوں کو شکست دینے والے ان کو شکست سے دوچار کر اور ہم کو ان پر غلبہ عطا کر۔
(بخاری، مسلم)

۴۲۳ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو وقت ایسے ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی یا ان میں کم ہی دعا رد ہوتی ہے۔ اذان کے وقت دعا کرنا اور لڑائی کے وقت جب ایک دوسرے کو کاٹ رہے ہوں ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۴۲۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ، بِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے نکلتے تو فرماتے اے اللہ! تو میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے تیرے ساتھ مجھے قوت حاصل ہوتی ہے اور تیرے ساتھ میں حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ساتھ میں لڑائی کرتا ہوں (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۴۲۵ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسےٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف

كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

لاحق ہوتا تو آپ فرماتے۔ اے اللہ! بے شک ہم تجھ کو ان کے مقابلہ کے لئے لاتے ہیں اور تیرے ساتھ ان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۴۳۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی ثابت کر دی گئی ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۳۷۔ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: اَلْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عروہ بارقیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی ثابت کر دی گئی ہے۔ ثواب اور غنیمت (بخاری، مسلم)

۴۳۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِيْمَانًا بِاللّٰهِ، وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّهُ، وَرَوْثَهُ، وَبَوْلَهُ فِي مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں اس پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدوں کو سچا جانتے ہوئے گھوڑا باندھے تو اس کا سیر ہو کر کھانا پینا، گوبر، پیشاب کرنا قیامت کے دن اس کے میزان میں ثبت ہوگا۔ (بخاری)

۴۳۹۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مہار ڈالی ہوئی اونٹنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا اور کہا یہ اللہ کی راہ میں ہے اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے

« لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اس کے بدلہ میں قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی جو تمام کی تمام مہار والیاں ہوں گی۔ (مسلم)

۱۳۴۰۔ وَعَنْ أَبِي حَمَّادٍ وَيُقَالُ أَبُو سُعَادَ وَيُقَالُ أَبُو أَسَيْدٍ وَيُقَالُ أَبُو عَامِرٍ وَيُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَيُقَالُ أَبُو الْأَسْوَدِ وَيُقَالُ أَبُو عَبْسٍ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: « وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو حماد (جن کو ابو سعاد، ابو اسید، ابو عامر، ابو عمرو، ابو الاسود، ابو عبس کہا جاتا ہے) عقبہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ ان کے لئے طاقت کے مطابق تیاری کرو خبردار قوت کا معنی تیر اندازی کرنا ہے، خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے خبردار قوت تیر اندازی کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

۱۳۴۱۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: « سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ، فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جلد ہی تم پر کچھ علاقے فتح ہوں گے اور اللہ تم کو کافی ہو جائے گا لہٰذا تم میں سے کوئی شخص اس بات میں کوتاہی نہ کرے کہ وہ تیروں کے پھینکنے کی مشق کرے۔ (مسلم)

۱۳۴۲۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ فَقَدْ عَصَى » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تیر اندازی سکھایا گیا ہو پھر اس کو چھوڑ دے وہ ہم سے نہیں یا یہ کہ اس نے نافرمانی کی۔ (مسلم)

۱۳۴۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: « إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ ایک تیر کے ساتھ تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے تیر بنانے

نَفَرِ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِلَهُ. وَارْمُوا وَارْكَبُوا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ - كَفَرَهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۴ - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ: « ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمٰعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۵ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: « مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرَةٍ » رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۴۶ - وَعَنْ أَبِيْ يَحْيٰى خُرَيْمِ ابْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كُتِبَ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۴۴۷ - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ

والے کو جو اس کے بنانے میں ثواب کا طالب ہے اور تیر چلانے والے کو اور تیر پکڑنے والے کو (لوگو!) تیر اندازی کرو اور سواری سیکھو اور تم تیر اندازی کرو مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ تم سواری سیکھو اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے اعراض کرتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے تو وہ نعمت ہے جس نے اسکو چھوڑ دیا یا اس نے نعمت کی ناشکری کی (ابوداؤد)

حضرت سلمہؓ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک جماعت پر سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو اس لئے کہ تمھارا باپ بھی تیر انداز تھا (بخاری)

حضرت عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں تیر اندازی کرے اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو یحییٰ خریم بن فاتکؓ سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا اس کے لئے اس کے بدلے سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے۔ (ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں

اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے اللہ اس دن کے روزے کے بدلہ میں اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت کے بقدر جہنم سے دور کر دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۴۸- وَعَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو امامہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان خندق بنا دیں گے جس کی مسافت آسمان و زمین کی مسافت کے بقدر ہوگی (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۹- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہو گیا نہ اس نے جہاد کیا اور نہ ہی جہاد کرنے کا خیال (دل میں) لایا تو وہ نفاق کی خصلت پر مرا۔ (مسلم)

۱۲۵۰- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ «إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ: حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ «إِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْأَجْرِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں چلتے ہو اور نہیں طے کرتے ہو تم کسی وادی کو مگر وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں ان کو بیماری نے روک رکھا ہے اور ایک روایت میں ہے ان کو عذر نے روک لیا ہے اور ایک روایت میں ہے مگر وہ تمہارے ثواب میں شریک ہوتے ہیں۔ (بخاری) نے حضرت انسؓ سے

رِوَايَةِ أَنَسٍ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

روایت کیا اور مسلم نے حضرت جابرؓ سے الفاظ مسلم کے ہیں۔

۴۵۱- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ ؟ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً ، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَفِي رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ غَضَبًا ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے اور کوئی اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کا چرچا ہو اور بعض لوگ اس لئے جہاد کرتے ہیں تاکہ اس کا مرتبہ معلوم ہو ایک روایت میں ہے بہادری کی وجہ سے لڑائی کرتا ہے اور قومی عصبیت کا خیال رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بعض بسبب غصہ کے لڑائی لڑتے ہیں تو اللہ کی راہ میں کون جہاد کر رہا ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۵۲- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ لَهُمْ أُجُورُهُمْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی جہاد کرنے والی فوج یا چھوٹا لشکر جو جہاد کرتے ہیں غنیمت حاصل کرتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں۔ مگر انہوں نے اپنے ثواب سے دو تہائی حصہ کو جلدی لے لیا اور جو فوج یا لشکر ناکام لوٹے اور مصیبت پہنچایا جائے تو ان کو ثواب پورا ملے گا۔ (مسلم)

۴۵۳- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو سیر و سیاحت کی اجازت دیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی سیر و سیاحت اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد

سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

کرتا ہے۔ ابوداؤد نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا۔

۴۵۴- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ،

«اَلْقَفْلَةُ»: اَلرُّجُوْعُ. وَالْمُرَادُ: اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْغَزْوِ بَعْدَ فَرَاغِهِ. وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ يُثَابُ فِيْ رُجُوْعِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْغَزْوِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جہاد سے واپسی جہاد پر جانے کے برابر ہے ابوداؤد نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا۔

"القفلۃ": لوٹنا مقصد جنگ سے فراغت کے بعد لوٹنا ہے مطلب یہ ہو کہ لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد لوٹنے میں بھی ثواب دیا جائے گا۔

۴۵۵- وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَتَلَقَّيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے تو لوگ آپ کی ملاقات کے لئے نکلے چنانچہ میں بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع جگہ پر آپ سے ملا ابوداؤد نے ان الفاظ کے ساتھ صحیح سند کے ساتھ روایت کیا اور (بخاری) نے روایت کیا کہ حضرت سائبؓ نے بیان کیا کہ ہم بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے گئے۔

۴۵۶- وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَغْزُ، أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

حضرت ابوامامہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے نہ جہاد کیا، یا نہ کسی کو سامان دیا یا نہ کسی غازی کے گھر کی اچھے انداز پر نگرانی کی تو قیامت سے پہلے اللہ اس کو سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا۔ (ابوداؤد) نے صحیح سند کے ساتھ

بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۴۵۷- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۴۵۸- وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو، وَيُقَالُ أَبُو حَكِيمٍ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۵۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰- وَعَنْهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْحَرْبُ خَدْعَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

روایت کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال، جان، زبان کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو (ابوداؤد) نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

حضرت ابو عمر (جو ابوحکیم نعمان بن مقرن سے متعارف ہیں) بیان کرتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر تھا میں نے دیکھا، اگر آپ دن کے ابتدائی حصہ میں لڑائی نہ کرتے تو سورج کے زوال تک اس کو مؤخر فرماتے جب ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مقابلہ (کرنے) کی آرزو نہ کرو لیکن جب مقابلہ کرو۔ تو صبر کرو۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ و حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی میں دھوکہ فریب (درست ہے)

(بخاری، مسلم)

(۹۲) بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَيُغَسَّلُونَ وَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيلِ فِي

حَرْبُ الْكُفَّارِ۔

آخرت میں ثواب کے اعتبار سے شہدا کی جماعت کا بیان جن کو غسل بھی دیا جائے اور اُنکی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے ان شہیدوں کیخلاف جو جنگ میں شہید ہوئے

۱۲۶۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ قسم کے ہیں۔ طاعون والے، پیٹ کی بیماری (ہیضہ وغیرہ والے) (پانی میں) ڈوب کر مرجانے والے، دیوار کے نیچے آکر مرجانے والے اور اللہ کے راہ (جنگ) میں شہید ہونے والے (بخاری، مسلم)

۱۲۶۲ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَعُدُّونَ الشُّهَدَاءَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. قَالَ: «إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ!» قَالُوا: فَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے آپ نے فرمایا اس لحاظ سے تو میری اُمت میں شہید بہت کم ہوں گے صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ! پھر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں قتل ہوا وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں فوت ہوا وہ شہید ہے اور جو طاعون میں فوت ہوا وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ شہید ہے اور غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔ (مسلم)

۱۲۶۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل ہوا وہ شہید ہے۔ (بخاری، مسلم)

٤٦٤ - وَعَنْ أَبِي الْأَعْوَرِ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، أَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل (عشرہ مبشرہ) یعنی ان دس صحابہ سے ہیں جن کو جنت کی بشارت دی گئی ہے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص مال کی حفاظت کی وجہ سے قتل کیا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو گیا وہ بھی شہید اور جو اپنی بیوی بچوں کی حفاظت کرتا ہوا قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٦٥ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيْدٌ» قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ فرمائیں اگر کوئی آدمی مجھ سے مال چھیننا چاہے (تو کیا حکم ہے)؟ فرمایا اس کو مال نہ دینا (پھر) اس نے عرض کیا اچھا بتائیں۔ اگر وہ مجھ سے جنگ کرے آپ نے فرمایا تو بھی اس سے جنگ کر۔ اس نے پھر عرض کیا آپ بتائیں اگر وہ مجھے قتل کر دے فرمایا تو شہید ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا اگر میں اس کو قتل کر دوں فرمایا وہ دوزخی ہے۔ (مسلم)

بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

(٩٣) غلام لونڈیوں کو آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

(٣٤) قَالَ اللهُ تَعَالَى [1]: «فَلَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے، مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر

[1] سورة البلد آية ١١ - ١٣ -

اَتُحْتَمُ الْعَقَبَةَ ، وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ ، فَكُّ رَقَبَةٍ ۔

نہ گزرا اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے! کسی (کی) گردن کا چھڑانا۔[1]

۳۶۶ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص مسلمان گردن (یعنی غلام یا لونڈی) کو آزاد کرے اللہ اس کے ہر ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو (بخاری، مسلم)

۳۶۷ - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : « الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ، وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ » قَالَ قُلْتُ : اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : « اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا ، وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ پر ایمان لانا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اس نے بیان کیا پھر میں نے دریافت کیا کون سی گردن کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت والا ہے فرمایا جو اس کے مالک کو بہت پیاری ہو اور جس کی قیمت بھی زیادہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

(۹۴)

بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

غلاموں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت کا بیان

(۲۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : « وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ، وَّبِذِی الْقُرْبٰى ، وَالْيَتٰمٰى ، وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى ، وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔[1]

۶۲۸ - وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهَا ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَذَكَرَ اَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِاُمِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ » هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے ابوذرؓ کو دیکھا اس پر حلہ تھا اور اس کے غلام پر بھی اس جیسا ہی حلہ تھا میں نے ان سے اس کے بارے دریافت کیا اس نے بیان کیا کہ اس نے عہد رسالت میں ایک آدمی کو تند و تیز باتیں کہہ دیں اور اس کو اس کی والدہ کے بارے عار دلائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ سے کہا کہ تجھ میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے خدام ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت بنا دیا ہے پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو خود کھاتا ہے وہی اس کو کھلائے اور جو وہ خود پہنتا ہے اس کو بھی وہی پہنائے اور ان کو اتنی تکلیف نہ دو جو ان کو مغلوب کر دے اگر تم ان کو اس قسم کی تکلیف میں مبتلا کرو تو پھر ان کی اعانت بھی کرو۔ (بخاری، مسلم)

۶۲۹ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - « الْاُكْلَةُ » بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَهِيَ اللُّقْمَةُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو اس کو ایک یا دو لقمے یا ایک نوالہ یا دو نوالے دے دے، اس لئے کہ وہ اس کی تکلیف سے دوچار ہوا ہے۔ (بخاری)

« الاکلۃ » ہمزہ کے پیش کے ساتھ لقمہ کو کہتے ہیں۔

۹۵

بَابُ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ !

اس غلام کی فضیلت کا بیان جو اللہ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرے

٣٧٠- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے آقا کی خیر [illegible] کرے اور اچھے طریق کے ساتھ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

٣٧١- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ» وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصلاح کرنے والے غلام کو دوہرا ثواب ملے گا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا، اور اپنی والدہ کی فرمانبرداری نہ ہوتی تو میں غلامی کی حالت میں مرنے کو پسند کرتا (بخاری، مسلم)

٣٧٢- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي عَلَيْهِ: مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيحَةِ، وَالطَّاعَةِ، لَهُ أَجْرَانِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام احسن طریق سے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرتا ہے اور اس کی خیر خواہی اور فرماں برداری کرتا ہے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ (بخاری)

٣٧٣- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کو دوہرا ثواب ملے گا۔ وہ آدمی جو اہل کتاب سے ہے اپنے نبی کے ساتھ ایمان لایا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور وہ غلام جو اللہ اور اپنے

اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

آقاؤں کے حقوق ادا کرتا ہے اور وہ آدمی جس کے قبضہ میں لونڈی ہے وہ اس کو اچھا ادب سکھلاتا ہے اور اچھی طرح سے تعلیم دیتا ہے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیتا ہے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

۹۶ بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ وَهُوَ الِاخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا

جنگ و جدال، فتنوں کے زمانے میں عبادت کی فضیلت کا بیان

۳۷۴۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ (کے دور) میں عبادت کرنے (کا ثواب) میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔ (مسلم)

۹۷ بَابُ فَضْلِ السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِي وَإِرْجَاحِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيفِ وَفَضْلِ إِنْظَارِ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَالْوَضْعِ عَنْهُ!

خرید و فروخت لینے دینے میں نرمی اختیار کرنے کی فضیلت اور ادائیگی اور مطالبہ میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور ناپ تول زیادہ دینے کی فضیلت اور کم دینے سے ممانعت اور مالدار اور تنگدست کو

مہلت دینے اور اس سے معاف کر دینے کی فضیلت کا بیان

(۲۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[۱]: «وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو بھلائی تم کرو گے، خدا اس کو جانتا ہے[۱]۔

(۲۷) وَقَالَ تَعَالٰی[۲]: «وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اے قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو[۲]۔

(۲۸) وَقَالَ تَعَالٰی[۳]: «وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ، وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ؟ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے[۳]۔

۴۷۵۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهٖ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا» ثُمَّ قَالَ: «أَعْطُوْهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهٖ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ: «أَعْطُوْهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے مطالبہ کر رہا تھا اس نے آپ کو سخت باتیں کہیں آپ کے صحابہ نے اس (کو روکنے) کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس لئے کہ حق والے کو باتیں کرنے کا حق ہے پھر آپ نے فرمایا اس کو اس کے اونٹ کے ہم عمر اونٹ دو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کے اونٹ کی عمر سے زیادہ عمر والے اونٹ کو پاتے ہیں آپ نے فرمایا وہی دے دو بے شک تم میں بہتر وہ ہے جو تم سے ادائیگی میں بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

[۱] سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۱۵۔ [۲] سورۃ ھود آیۃ ۸۵۔ [۳] سورۃ المطففین آیۃ ۱ ـ ۶

٤٧٦ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور قرض مانگتے، مطالبہ کے وقت نرمی اختیار کرتا ہے۔ (بخاری)

٤٧٧ - وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص کو پسند ہے کہ اللہ اس کو روز قیامت کی سختیوں سے نجات بخشے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا معاف کر دے۔ (مسلم)

٤٧٨ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے ملازم سے کہتا جب تو کسی تنگ دست کے پاس جائے تو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ ہمیں معاف فرمائے چنانچہ وہ مرنے کے بعد اللہ سے ملا تو اللہ نے اس کو معاف کر دیا (بخاری، مسلم)

٤٧٩ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا، وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا محاسبہ کیا گیا تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی موجود نہ تھی سوائے اس کے کہ وہ لوگوں سے تجارتی تعلق رکھتا تھا اور امیر تھا اس نے اپنے ملازموں کو کہہ رکھا تھا کہ وہ تنگ دست لوگوں کو معاف کریں (اس پر) اللہ پاک نے فرمایا ہم اس کے

الْمُعْسِرِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوْا عَنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ساتھ ایسا معاملہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں اپنا پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کو معاف کر دو۔ (مسلم)

۴۸۰ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا. قَالَ: يَا رَبِّ آتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: «أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ» فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَأَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا گیا جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا تھا اللہ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا کام کیا تھا (راوی نے بیان کیا ارشاد خداوندی ہے کہ لوگ اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے) تو وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال دیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا رہا اور درگزر کرنا میری عادت تھی پس میں مالدار پر نرمی کرتا اور تنگ دست کو ڈھیل دیتا (اس پر) اللہ نے فرمایا میں اس بات کا تجھ سے زیادہ حقدار ہوں۔ میرے بندے کو معاف کر دو۔ حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں ہم نے یہ حدیث اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنی ہے (مسلم)

۴۸۱ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے اللہ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ بَعِيْرًا فَوَزَنَ لَهُ فَأَرْجَحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

علیہ وسلم نے اس سے ایک اونٹ خرید فرمایا تو آپ نے اس کو (قیمت) تول کر دی اور زیادہ دی۔ (بخاری، مسلم)

۴۸۳۔ وَعَنْ أَبِي صَفْوَانَ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: «زِنْ وَأَرْجِحْ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوصفوان سوید بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر سے کپڑا (بیچنے کے لئے) لائے تو (کپڑا خریدنے کے لئے) ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم سے ایک شلوار کا بھاؤ کیا اور میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو اجرت پر (وزن کرتا تھا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے سے کہا وزن کرو اور زیادہ دو (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

(۹۸)

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

(۲۹) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے۔

(۳۰) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ»

نیز فرمایا: کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

(۳۱) وَقَالَ تَعَالَى[3]: «يَرْفَعِ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ»

نیز فرمایا: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا ہے خدا ان کے درجے بلند کرے گا۔

(۳۲) وَقَالَ تَعَالَى[4]: «إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ»

نیز فرمایا: خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔

۴۸۴۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

---

[1] سورة طٰهٰ اٰية ۱۱۴، [2] سورة الزمر اٰية ۹، [3] سورة المجادلة اٰية ۱۱، [4] سورة فاطر اٰية ۲۸۔

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارادہ بھلائی کا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۸۵ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ الْغِبْطَةُ وَهُوَ أَنْ يَتَمَنَّى مِثْلَهُ۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد کرنا درست نہیں مگر دو آدمیوں پر ایک وہ جس کو اللہ نے مال عطا کیا اور اس کو اس مال کے خرچ کرنے پر مسلط کر دیا (یعنی توفیق عطا فرمائی کہ وہ اللہ کے راہوں میں خرچ کرے) اور دوسرا وہ جس کو اللہ نے دین کا علم عطا کیا وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے (بخاری، مسلم)

حسد سے مراد رشک کرنا ہے۔ یعنی اس جیسا بننے کی آرزو کرے۔

۴۸۶ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ، وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ: لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھ کو اللہ نے بھیجا ہے اس کی مثال بارش کی ہے جو زمین پر برسی چنانچہ زمین کے عمدہ ٹکڑے نے بارش کو قبول کیا خوب گھاس اور چارہ کو اگایا اور بعض ٹکڑے نچلی سطح والے جنہوں نے بارش کے پانی کو محفوظ کر لیا چنانچہ اللہ نے اس کے ساتھ لوگوں کو فائدہ بخشا انہوں نے اس سے پیا اور (جانوروں کو) پلایا اور زراعت کی اور بعض ٹکڑے جہاں بارش ہوئی چٹیل میدان تھے جو نہ تو بارش کو جمع کرتے ہیں اور نہ ہی گھاس وغیرہ اگاتا ہے پس یہ اس آدمی کی مثال ہے جو اللہ کے دین میں سمجھ رکھتا ہے اور جس علم کے ساتھ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے اس کو فائدہ دیتا ہے وہ سیکھتا ہے اور سکھلاتا ہے اور اس شخص

تَعَلَّمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کی مثال جو اس کی طرف سر کو بلند نہیں کرتا یعنی توجہ نہیں کرتا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۸۷ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ کہ اللہ کی قسم۔ یہ بات ثابت ہے۔ کہ اللہ پاک تیرے ساتھ ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۸۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے تبلیغ کرو۔ اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ اور بنی اسرائیل کے (واقعات) بیان کیا کرو۔ اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور جس شخص نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔ (بخاری)

۴۸۹ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی راستے پر علم تلاش کرتے ہوئے چلتا ہے۔ تو اللہ اس کو جنت کی طرف راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ (مسلم)

۴۹۰ - وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے۔ اس کو اس کی تابعداری کرنے والے لوگوں کے ثواب کے برابر اجر ملے گا۔ اور ان کے اجر سے کچھ کم نہیں ہوگا۔ (مسلم)

۴۹۱ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام کا بیٹا (یعنی انسان) فوت ہوجاتا ہے۔ تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔ سوائے تین کاموں کے صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے (مسلم)

۴۹۲ - وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، إِلَّا ذِكْرَ اللهِ تَعَالَى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا، أَوْ مُتَعَلِّمًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ،

قَوْلُهُ «وَمَا وَالَاهُ»، أَيْ طَاعَةُ اللهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ دنیا ملعون ہے۔ اور دنیا کی تمام چیزیں بھی ملعون ہیں۔ سوائے اللہ پاک کے ذکر کے۔ اور اس کے ساتھ وابستگی کے۔ اور عالم یا علم حاصل کرنے والا۔ (ترمذی)۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے +

«وما والاہ» یعنی اللہ کی فرماں برداری +

۴۹۳ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى يَرْجِعَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلا۔ وہ اللہ کے راستہ میں ہے۔ یہاں تک کہ وہ واپس لوٹے۔ (ترمذی)۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے +

۴۹۴ - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَنْ يَشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَيْرٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ مومن علم سے سیر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہے (ترمذی)۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے +

۴۹۵ - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عالم کی فضیلت عابد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلَى أَدْنَاكُمْ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

پر اس طرح ہے جس طرح کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنٰی مسلمان پر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی ان لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ جو لوگوں کو علم سکھلاتے ہیں۔ (ترمذی)۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۳۹۶ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ جو شخص کسی راستہ کو اختیار کرتا ہے کہ اس میں علم تلاش کرے۔ تو اللہ جنت کی طرف اس کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی رضامندی کے لئے پھیلا دیتے ہیں۔ اور عالم کے لئے جو چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سب اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ مچھلیاں جو پانی میں ہیں اور عالم کی فضیلت عبادت گزار پر اس طرح ہے۔ جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیگر ستاروں پر فضیلت ہے۔ بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور انبیاء دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے۔ وہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں۔ پس جو شخص علم حاصل کرے۔ تو اس نے اپنا پورا حصہ لے لیا (ابوداؤد، ترمذی)

۳۹۷ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ اللہ اس آدمی کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث کو سنا۔ اور اس کو پہنچایا جیسا

نَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کرنا تھا۔ پس بہت سے وہ لوگ جنکو حدیث پہنچائی جاتی ہے۔ وہ سننے والوں سے زیادہ حفاظت کرنیوالے ہوتے ہیں۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۸ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے علم دین کے بارے سوال کیا جائے۔ اور وہ اس کو چھپا لے۔ تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)۔ ترمذی نے کہا [illegible] حسن ہے۔

۴۹۹ - وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا علم سیکھا۔ جس کے ساتھ اللہ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ نہیں سیکھا اس نے اس علم کو مگر اس لئے کہ وہ اس کے ساتھ دنیا کے سامان کو حاصل کرے۔ وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۰۰ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا ، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رض بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ بیشک اللہ پاک علم کو چھینے کی شکل میں قبض نہیں کرے گا۔ کہ لوگوں سے اس [illegible] کو چھین لے۔ لیکن علم کو علماء کی وفات کے ساتھ قبض کرے گا۔ یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہ چھوڑے گا تو لوگ اپنے جاہل سرداروں کو بنا لیں گے۔ تو ان سے فتوے پوچھے جائیں گے۔ وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ پس وہ گمراہ ہو جائیں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔

(بخاری، مسلم)

(۹۹)

كِتَابُ حَمْدِ اللهِ تَعَالَى وَشُكْرِهِ

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

(۳۳) قَالَ اللهُ تَعَالَى: «فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ»

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا۔

(۳۴) وَقَالَ تَعَالَى: «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»

نیز فرمایا: اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔

(۳۵) وَقَالَ تَعَالَى: «وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ»

نیز فرمایا: اور کہو کہ سب تعریف خدا ہی کو ہے۔

(۳۶) وَقَالَ تَعَالَى: «وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

نیز فرمایا: اور ان کا آخری قول یہ ہو گا کہ خدائے رب العالمین کی حمد اور اس کا شکر ہے۔

۵۰۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ. فَقَالَ جِبْرِيلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج کرایا گیا آپ کے پاس شراب اور دودھ کے دو پیالے لائے گئے آپ نے ان کو دیکھ کر دودھ کے پیالہ کو اٹھایا تو حضرت جبریلؑ نے کہا الحمد للہ کہ اللہ پاک نے آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی فرمائی اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (مسلم)

۵۰۲ - وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ» حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

حضرت ابوہریرہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شان والا کام جس کو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص ہوتا ہے۔ حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

۵۰۳ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رض بیان کرتے ہیں کہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ پاک فرشتوں سے (ہمکلام ہوتے ہوئے) پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندے کے لڑکے کی روح کو قبض کیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ جی ہاں! اللہ فرماتے ہیں تم نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ جی ہاں! اللہ پوچھتے ہیں تو میرے بندے نے کیا کہا وہ جواب دیتے ہیں۔ اس نے تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس پر اللہ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (ترمذی)۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۰۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ يَاْكُلُ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس بندے پر راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھاتا ہے اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی الحمد کہتا ہے۔ (مسلم)

(۱۰۰)

كِتَابُ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا بیان اور اس کے فضائل

(۲۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں مومنو تم بھی پیغمبر پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

۵۰۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ

[1] سورۃ الاحزاب اٰیۃ ۵۶ -

ابن العاص رضی اللہ عنہما أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «من صلى عليّ صلاة صلى الله عليه بها عشرا» رواه مسلم۔

۵۰۶ - وعن ابن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم عليّ صلاة» رواه الترمذي وقال: حديث حسن۔

۵۰۷ - وعن أوس بن أوس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة فأكثروا عليّ من الصلاة فيه فإن صلاتكم معروضة عليّ» قالوا: يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد أرمت؟ قال: يقول: بليت قال: «إن الله حرم على الأرض أجساد الأنبياء» رواه أبو داود بإسناد صحيح۔

۵۰۸ - وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصل عليّ» رواه الترمذي وقال: حديث حسن۔

بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والے ہیں (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ بوسیدہ زمین کے ساتھ مل جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ نے زمین پر پیغمبروں کے جسموں کو حرام کر دیا ہے کہ زمین ان کے جسم کو بوسیدہ نہیں کرے گی (ابوداؤد) سند صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کا ناک خاک آلود ہو جائے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۵۰۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے میری قبر کو میلہ نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجنا، اس لئے کہ تمہارا درود بھیجنا مجھ تک پہنچتا ہے۔ خواہ تم کہیں بھی ہو۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا)

۵۱۰۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی شخص جو مجھ پر سلام بھیجتا ہے مگر اللہ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا)

۵۱۱۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علی رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص بخیل ہے۔ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی) نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۲۔ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالَى، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَجِلَ هٰذَا» ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ — أَوْ لِغَيْرِهِ —: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ

حضرت فضالہ بن عبید رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ اپنی نماز میں دعا کر رہا ہے۔ جب کہ اس نے نہ تو اللہ کی تعریف کی۔ اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے جلدی کی۔ پھر آپ نے اس کو بلا کر فرمایا یا اس کے علاوہ کسی دوسرے سے فرمایا۔ [illegible] ہے جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ابتدا کرے۔ پھر نبی صلی اللہ

وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۱۳ - وَعَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۴ - وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ چاہے۔ دعا کرے۔ (ابوداؤد ترمذی)۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو محمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ پر کس طرح سلام بھیجیں لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا۔ تم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہو۔ یعنی اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم کے آل پر۔ بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جس طرح برکت کی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے (بخاری ومسلم)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بدری بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے۔ تو آپ سے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمکو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ تو ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کہ آپ سے سوال نہ کیا ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ یعنی اے اللہ تو درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر۔ اور برکت عطا فرما۔ حضرت

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمدؐ کو۔ جیسا کہ تونے برکت عطا فرمائی۔ آلِ ابراہیمؑ کو بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ اور سلام بھیجنے کا طریق وہی ہے۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہے۔ (مسلم)

۵۱۵ - وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم یہ کلمات پڑھا کرو۔ (اللھم صلی علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید)

(۱۰۱)

كِتَابُ الْأَذْكَارِ

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ!

اَذکارِ الٰہی کا بیان

ذکر کرنے کی فضیلت اور اس پر رغبت دلانے کا ذکر!

(۳۸) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ»

ارشاد باری تعالٰے ہے۔ اور خدا کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے۔

(۳۹) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ»

نیز فرمایا۔ سو تم مجھے یاد کیا کرو۔ میں تمہیں یاد کروں گا۔

(۴۰) وَقَالَ تَعَالَى[3]: «وَاذْكُرْ

نیز فرمایا۔ اور اپنے پروردگار کو دل

---

[1] سورۃ العنکبوت آیۃ ۴۵۔ [2] سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۵۲۔ [3] سورۃ الاعراف آیۃ ۲۰۵۔

رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيفَةً وَّ دُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْآصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِينَ "

یعنی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور دیکھنا غافل نہ ہونا ۔

(۲) وَ قَالَ تَعَالَىٰ[2] : " وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ "

نیز فرمایا ۔ اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ ۔

(۳) وَ قَالَ تَعَالَىٰ[3] : " إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ " إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : وَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّ الذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيمًا "

نیز فرمایا جو لوگ خدا کے سپرد اطاعت کرنے والے ہیں یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اللہ کے اس قول تک کہ خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے ۔

(۴) وَ قَالَ تَعَالَىٰ[4] : " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ، وَّ سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّ أَصِيلًا " الْآيَةَ ۔

نیز فرمایا اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو ۔

وَ الْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ ۔

اس باب کے ساتھ متعلق آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں ۔

۱۴۱۶ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : " كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں ۔ ترازو میں بوجھل ہیں ۔ اللہ کو محبوب ہیں ۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری مسلم)

۱۴۱۷ ـ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : " لَأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ

[2] سورۃ الجمعۃ آیۃ ۱۰ ، [3] سورۃ الاحزاب آیۃ ۳۵ ، [4] سورۃ الاحزاب آیۃ ۴۱

اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۸- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ»، وَقَالَ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۹- وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ولا الٰہ الا اللہ - واللہ اکبر کہنا میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے بہتر ہے - جن پر سورج طلوع ہوتا ہے - (یعنی تمام دنیا سے بہتر ہے -) (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جو شخص ایک دن میں سو بار لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علیٰ کل شئ قدیر پڑھے تو اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا - اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے - اور اس کو دن بھر شام تک شیطان سے حفاظت حاصل رہے گی - اور کوئی شخص اس سے زیادہ بہتر عمل لیکر نہیں آئے گا - مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ نیک اعمال کئے - اور فرمایا - جس شخص نے ایک دن میں سو بار سبحان اللہ وبحمدہٖ پڑھا - اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں - اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں -

حضرت ابو ایوب انصاری رضہ بیان کرتے ہیں - کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جس شخص نے دس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علیٰ کل شئ قدیر پڑھا تو وہ اس طرح ہے - جیسا کہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلاموں کو آزاد کیا - (بخاری، مسلم)

۵۲۰ - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : " اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ "، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسا ذکر نہ بتاؤں جو اللہ کے ہاں بہت زیادہ محبوب ہے (یاد رکھو) بے شک زیادہ محبوب اللہ کے ہاں سبحان اللہ وبحمدہ کے کلمات ہیں۔ (مسلم)

۵۲۱ - وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : " اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - اَوْ تَمْلَاُ - مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ " . رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کے کلمات ترازو کو پورا کر دیں گے، اور سبحان اللہ، الحمد للہ کے کلمات آسمانوں اور زمین کے درمیان کو پُر کر دیتے ہیں۔ (مسلم)

۵۲۲ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : عَلِّمْنِیْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ - قَالَ : " قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ " قَالَ : فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ؟ قَالَ : " قُلْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ، وَارْحَمْنِیْ ، وَاهْدِنِیْ ، وَارْزُقْنِیْ "، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ مجھے ایسی کلام سکھلا دیجئے جس کو میں پڑھا کروں فرمایا تم ذیل کے کلمات پڑھا کرو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم اس نے عرض کیا کہ یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہیں تو میرے لئے کون سے کلمات ہیں فرمایا تم پڑھو (اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارزقنی) اے اللہ مجھے معاف فرما مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق عطا فرما۔ (مسلم)

۵۲۳ - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب آپ نماز سے سلام پھیرتے تو تین

صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا ، وَقَالَ: "اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" قِيلَ لِلْأَوْزَاعِيِّ ، وَهُوَ أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ ، كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ : يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۴ - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ؛ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۵ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ، حِينَ يُسَلِّمُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

بار استغفار پڑھتے اس کے بعد اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام پڑھتے اوزاعی سے دریافت کیا جو کہ اس حدیث کا راوی ہے۔ استغفار کیا ہے اس نے جواب دیا کہ آپ استغفراللہ استغفراللہ پڑھتے تھے ۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد پڑھتے) اے اللہ کوئی روک نہیں سکتا جب تو دینا چاہے اور کوئی دے نہیں سکتا جب تو روکنا چاہے اور مالدار کو تیرے عذاب سے اس کا مال کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ (بخاری ، مسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پڑھا کرتا تھا لا الہ الا اللہ الخ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں ہے برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کے ساتھ نہیں کوئی معبود مگر اللہ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم مگر اسی کی اسی کیلئے نعمت اور فضل ہے اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہم اس کے لئے دین کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافر برا ہی کیوں نہ جانیں ابن الزبیر نے بیان کیا اور رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٢٦ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ: يَحُجُّونَ، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ. فَقَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: «تُسَبِّحُونَ، وَتَحْمَدُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ» قَالَ أَبُو صَالِحٍ الرَّاوِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ: يَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ؟

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان لا الہ الا اللہ والے کلمات کو پڑھا کرتے تھے ۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار لوگ بلند درجات حاصل کر گئے اور ہمیشہ کی نعمتوں کو پہنچ گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس مال زیادہ ہے اس لئے وہ حج، عمرہ، جہاد، اور صدقہ خیرات کرتے ہیں (لیکن ہم نہیں کر سکتے) آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لوگے جو تم سے آگے ہیں اور ان لوگوں سے آگے ہو جاؤ جو تمہارے پیچھے ہیں اور تم میں سے کوئی شخص زیادہ فضیلت والا نہیں ہو سکتا مگر وہ شخص جو تمہارے عمل جیسا عمل کرے انہوں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد "۳۳" بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر پڑھو ۔ ابو صالح راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جب ان کے پڑھنے کی کیفیت کے بارے سوال کیا گیا تو فرمایا وہ سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر "۳۳" بار پڑھے یہاں تک کہ ہر کلمہ "۳۳" بار پڑھا جائے (بخاری، مسلم) اور مسلم نے اپنی روایت میں زیادہ لکھا کہ اس کے بعد فقیر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کیا کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے ان کلمات کو سن لیا ہے وہ بھی ہماری طرح یہ کلمات پڑھنے لگ گئے ہیں اس پر رسول

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ».

«الدُّثُوْرُ» جَمْعُ دَثْرٍ، بِفَتْحِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ هُوَ: الْمَالُ الْكَثِيْرُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء) یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

"الدثور"، دثر کی جمع ہے دال کی فتح اور ثائے مثلثہ کے سکون کے ساتھ زیادہ مال کو کہتے ہیں۔

۵۲۷ - وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہتا ہے اور ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہہ کر سو کی گنتی کو پورا کر دے تو اس کے گناہ، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں، سب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

۵۲۸ - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً، وَأَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت کعب بن عجرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا چند کلمات نماز کے بعد پڑھے جائیں تو ان کا پڑھنے والا یا کرنے والا (راوی کو شک ہے) ناکام نہیں ہو سکتا ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہے۔ (مسلم)

۵۲۹ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

نمازوں کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگتے تھے۔ اے اللہ۔ میں تیرے ساتھ بزدلی اور بخل کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں رذیل عمر یعنی (بڑھاپے) کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں تیرے ساتھ دنیا کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ساتھ قبر کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری)

٥٣٠ - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ" فَقَالَ: "أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔ اور فرمایا۔ اے معاذ" میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں۔ کہ تو ہر نماز کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑتا ہوگا۔ اے اللہ تو میری مدد کر۔ اپنے ذکر کرنے، شکر ادا کرنے اور اچھی عبادت کرنے پر۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

٥٣١ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص تشہد میں بیٹھے۔ تو وہ چار چیزوں سے پناہ طلب کرے۔ وہ کہے۔ اے اللہ میں تیرے ساتھ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے کے ڈر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم)

٥٣٢ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ

قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ : أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو آخری وہ کلمات جو تشہد اور سلام کے درمیان کہتے۔ یہ ہوتے۔ اے اللہ۔ میرے وہ گناہ معاف کر دے۔ جو میں نے پہلے کئے۔ اور جن کو میں نے بعد میں کیا۔ جو میں نے پوشیدہ کئے۔ اور جو میں نے ظاہر کئے۔ اور جو میں نے زیادتی کی۔ اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی پہلے تھا۔ اور تو ہی پیچھے ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ (مسلم)

۵۳۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ۔ ہمارے پروردگار۔ تو پاک ہے۔ اور تیری ہم تعریف کرتے ہیں۔ اے اللہ۔ میرے گناہ معاف کر دے۔ (بخاری، مسلم)

۵۳۴۔ وَعَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ : "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں اور سجدہ میں "سُبُّوْحٌ" پڑھا کرتے تھے۔ یعنی تو پاک ہے۔ تو بہت زیادہ پاک ہے۔ فرشتوں اور جبرائیل کا رب ہے۔ (مسلم)

۵۳۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رض بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو۔ اور سجدہ میں کوشش کے ساتھ دعا کرو۔ لائق ہے۔ کہ تمھاری دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

۵۳۶۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے

اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے۔ جب وہ سجدہ کرنے والا ہو۔ پس تم (سجدہ میں) زیادہ دعا کرو۔ (مسلم)

۵۳۷۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ : «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ : دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما چھوٹے، بڑے، اگلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ۔ (مسلم)

۵۳۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَتَحَسَّسْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ : «سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» وَفِيْ رِوَايَةٍ ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا میں نے تلاش کیا تو آپ رکوع یا سجدہ کی حالت میں تھے دعا فرما رہے تھے تو پاک ہے اور تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ میرا ہاتھ آپ کے قدموں پہ جا پڑا جب کہ آپ سجدہ میں تھے اور آپ کے پاؤں کھڑے تھے آپ دعا فرما رہے تھے اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عافیت کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیرے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔ (مسلم)

۵۳۹۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رض بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار نیکی کرے

يَكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟! فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيْئَةٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَذَا هُوَ فِيْ كِتَابِ مُسْلِمٍ: «أَوْ يُحَطُّ» قَالَ الْبَرْقَانِيُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، وَأَبُوْ عَوَانَةَ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مُوْسَى الَّذِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهِ فَقَالُوْا: «وَيُحَطُّ» بِغَيْرِ أَلِفٍ.

تو آپ سے شریک مجلس لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ ایک دن میں ہزار نیکی کیسے کر سکتا ہے آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے (نامۂ اعمال میں) ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں (مسلم) حمیدی نے بیان کیا۔ مسلم میں اسی طرح (او یحط) کے لفظ ہیں (یعنی او کے ساتھ) برقانی نے بیان کیا کہ اس روایت کو شعبہ، ابو عوانۃ، یحییٰ قطان نے موسیٰ (راوی) سے بیان جس سے امام مسلم نے بیان کیا لیکن ان سب نے (ویحط) کہا (یعنی بلا الف صرف واؤ کے ساتھ)

۵۴۰- وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کے ہر عضو پہ صدقہ ثابت ہوتا ہے چنانچہ ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور نمازِ ضحیٰ کی دو رکعتیں ان سب سے کافی ہو جائیں گی جب کوئی شخص ان کو ادا کرے گا (مسلم)

۵۴۱- وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: «مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ

حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرما کر صبح سویرے ہی ان کے پاس سے نکلے تو وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھیں پھر آپ چاشت کے بعد واپس آئے تو وہ بیٹھی ہوئی تھی آپ نے اس سے فرمایا تو اسی حالت پر رہی ہے جس حالت پر میں تجھ سے جدا ہوا تھا؟ اس نے جواب دیا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: "سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ". وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: "أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا؟ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ".

پاس سے جا کر چار کلمات تین بار کہے ہیں اگر ان کا وزن ان کلمات سے کیا جائے جن کو تو شروع دن سے کہہ رہی ہے تو ان پر وزن میں غالب آجائیں (وہ کلمات یہ ہیں) (سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ، رضیٰ نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ) یعنی اللہ پاک ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کے نفس کی رضا کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضیٰ نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ اور ترمذی کی روایت میں ہے کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کو تو پڑھے سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضیٰ نفسہ سبحان اللہ رضیٰ نفسہ سبحان اللہ رضیٰ نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ۔

۵۴۲- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: "مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے زندہ آدمی کی طرح ہے اور اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا مُردہ کی طرح ہے (بخاری) مسلم نے روایت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور جس میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا زندہ اور

مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ .

مُردہ کی مثال ہے۔

۵۴۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي: فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے ساتھ ہوں جو خیال وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میری یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے

۵۴۴ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ" قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون سبقت لے گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کون ہیں فرمایا وہ مرد جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتی ہیں۔
(مسلم)

رُوِيَ: "الْمُفَرِّدُونَ" بِتَشْدِيدِ الرَّاءِ وَتَخْفِيفِهَا وَالْمَشْهُورُ الَّذِي قَالَهُ الْجُمْهُورُ التَّشْدِيدُ .

"مفردون": را کی تشدید اور تخفیف کے ساتھ اور مشہور تشدید ہے جمہور نے اس کو روایت کیا۔

۵۴۵ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۴۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: "لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہیں پس آپ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس کو میں لازم کر لوں۔ آپ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (ترمذی) ترمذی نے

وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

کہا حدیث حسن ہے۔

۵۴۷- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت جابرؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۴۸- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج کرایا گیا اس رات میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم، میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت پاکیزہ مٹی والی میٹھے پانی والی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر (کلمات کے کہنے) سے اس میں درخت لگا دیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۴۹- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «ذِكْرُ اللّٰهِ

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام اعمال سے بہتر عمل، تمہارے اللہ کے ہاں زیادہ پاکیزہ، تمہارے درجات میں زیادہ بلندی دینے والے، عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے لئے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے ملو تم ان کی گردنیں مارو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ فرمایئے، آپ نے فرمایا (وہ) اللہ کا ذکر ہے۔

تَعَالٰی » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ الْحَاكِمُ
أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

(ترمذی، حاکم ابو عبداللہ نے کہا اس کی
سند صحیح ہے)

۵۵۰- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ
وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى - أَوْ حَصًى - تُسَبِّحُ
بِهٖ فَقَالَ : « أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ
عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا - أَوْ أَفْضَلُ » فَقَالَ :
« سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي
الْأَرْضِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا
بَيْنَ ذٰلِكَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا
هُوَ خَالِقٌ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَلَآ إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ »
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ
حَسَنٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک
عورت کے ہاں گئے اس کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں
یا کنکریاں تھیں جن کیساتھ وہ تسبیح کر رہی تھی آپ نے فرمایا
میں تجھے اس سے زیادہ آسان عمل یا زیادہ فضیلت
والا عمل نہ بتاؤں ؟ یا دی کوشک ہے، آپ نے
بیتایا سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ
عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین
ذالک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق
اور اللہ اکبر ، الحمد للہ ، ولا الہ
الا اللہ ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کے
ساتھ بھی وہ کلمات لگائیں جو سبحان
اللہ کے ساتھ ذکر کرتے ہو
(ترمذی) ترمذی نے کہا
حدیث حسن
ہے[1]

۵۵۱- وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى
كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ؟ » فَقُلْتُ :
بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ » قَالَ : « لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں
تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے
کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ!
آپ نے فرمایا وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر
ہے (بخاری، مسلم)

---

[1] اس حدیث سے بعض علماء مروج تسبیح پر ذکر کرنے کے جواز کا استدلال کرتے ہیں لیکن حدیث صحیح نہیں امام ترمذی کا اس حدیث کو حسن قرار دینا درست نہیں اس لیے کہ اس حدیث کی سند میں سعید بن ابی ہلال عن خزیمہ راوی کے بارے امام احمد فرماتے ہیں اس کو اختلاط ہوگیا تھا اور اس کے استاذ خزیمہ کے بارے علامہ ذہبی، عسقلانی فرماتے ہیں کہ وہ معروف نہیں منقول از الکلم الطیب لابن تیمیہ تخریج علامہ محمد ناصر الدین البانی صـ۱۷

(۱۰۲)

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا وَّ مُضْطَجِعًا وَّ مُحْدِثًا وَّ جُنُبًا وَّ حَائِضًا اِلَّا الْقُرْاٰنَ فَلَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَّلَا حَائِضٍ

قیام، قعود، لیٹنے اور بے وضو، جنبی، حیض کی حالت میں اللہ کے ذکر کے جواز کا بیان البتہ جنبی، حائضہ کیلئے قرآن پڑھنے کی ممانعت کا بیان

(۴۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:[1] «اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا، وَّقُعُوْدًا، وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے ہیں۔

۵۵۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ (مسلم)

۵۵۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس جائے یہ کلمات کہے اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا۔ اور اس کو بھی شیطان سے محفوظ فرما جو تو ہمیں عطا فرمائے پس اگر ان دونوں کے درمیان (اس جماع میں) بچہ ہونا مقدر ہے تو اس کو شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (بخاری، مسلم)

[1] سورۃ آل عمران

(۱۰۳)

بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ نَوْمِهِ وَاسْتِيقَاظِهِ

سونے اور بیدار ہونے کے وقت کیا دُعا پڑھے؟

۵۵۴ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ». وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو یہ کلمات پڑھتے تیرے نام کے ساتھ اے اللہ میں زندہ ہوں اور مرتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو فوت کرنے کے بعد زندہ فرمایا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ (بخاری)

(۱۰۴)

بَابُ فَضْلِ حِلَقِ الذِّكْرِ وَالنَّدْبِ إِلَى مُلَازَمَتِهَا وَالنَّهْيِ عَنْ مُفَارَقَتِهَا لِغَيْرِ عُذْرٍ!

ذکر کی مجلسوں کی فضیلت اور ان میں ہمیشہ رہنے کا استحباب اور بلا عذر ان سے الگ رہنے کی ممانعت!

(۵۴) قَالَ تَعَالَى[1]: «وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ، وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ»

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں۔

۵۵۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کی طرف

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ -: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيُمَجِّدُونَكَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا وَاللهِ مَا رَأَوْكَ - فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا يَقُولُ: فَمَا ذَا يَسْأَلُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا - قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً - قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ مَا رَأَوْهَا - فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟

چند فرشتے مقرر ہیں جو بازاروں، راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو پا لیتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ آواز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ پس فرشتے ان ذکر کرنے والوں کو پہلے آسمان تک اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں پس اللہ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ اللہ پاک خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہہ رہے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تیری تسبیح، عظمت، حمد اور تمجید بیان کرتے تھے پھر دریافت فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہوا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم انہوں نے تجھے دیکھا تو نہیں ہے پھر اللہ دریافت فرماتا ہے۔ ان کا کیا حال ہو؟ اگر وہ مجھے دیکھ لیں راوی نے بیان کیا فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری اور زیادہ عبادت کریں بزرگی بیان کریں اور بہت زیادہ تسبیح میں مشغول ہو جائیں پھر اللہ دریافت فرماتا ہے۔ وہ کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اللہ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا اللہ پوچھتے ہیں ان کا کیا حال ہو اگر وہ جنت کو دیکھ پائیں فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو ان کی حرص مزید بڑھ جائے اور اس کی طلب میں شدت آ جائے اور ان کی رغبت بہت زیادہ ہو جائے پھر اللہ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ فرمایا وہ دوزخ سے پناہ طلب کرتے ہیں اللہ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم انہوں نے جہنم کو تو نہیں دیکھا ہے اللہ پوچھتا ہے

قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا
أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا
مَخَافَةً. قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ
أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ: يَقُولُ
مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ
لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ
قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ
جَلِيسُهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً
سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ
الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا
فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى
يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ
الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَ
صَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ فَيَسْأَلُهُمُ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ
أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ
عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ:
يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَ
يُهَلِّلُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَ
يَسْأَلُونَكَ. قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟
قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ. قَالَ:
وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا
أَيْ رَبِّ: قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا
جَنَّتِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ
قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونِي؟ قَالُوا:

اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو تیزی کے ساتھ اس سے بھاگ جائیں اور خوفزدہ ہو جائیں تو اللہ ان سے فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو معاف کر دیا۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بیان کرتا ہے ان میں فلاں نامی انسان ان سے نہیں تھا وہ اپنے کسی کام آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے اور ایسے بیٹھنے والے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا انسان بھی محروم نہیں ہو سکتا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کی طرف سے کچھ فرشتے چلتے پھرتے رہتے ہیں اور زائد ہیں ذکر کی مجلسوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب کسی مجلس میں ذکر پاتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے بیچ آسمانی کے درمیان کی فضا کو بھر دیتے ہیں پس جب ذکر کرنے والے متفرق ہو جاتے ہیں تو اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے، کہ تم کہاں سے آئے ہو وہ جواب دیتے کہ ہم تیرے زمین کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں وہ تیری تسبیح، بڑائی، توحید اور تعریف کرتے تھے اور سوال کرتے تھے اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگتے تھے اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں! اے ہمارے پروردگار اللہ فرماتا ہے ان کا کیا حال ہو اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اے میرے پروردگار۔ اللہ فرماتے

مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ؟ فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا. قَالَ: يَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ. فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ».

ہیں۔ کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیں۔ تو پھر ان کا کیا حال ہو؟ پھر فرشتے کہتے ہیں۔ اور وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے ان کو معاف کر دیا۔ اور میں نے ان کو وہ چیز دے دی۔ جو انہوں نے مانگی۔ اور میں نے ان کو پناہ دے دی جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی۔ پھر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار۔ ان میں فلاں انسان بڑا گناہ گار تھا۔ وہ وہاں سے گزرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔

۵۵۶ - وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رض اور حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ جو اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ پاک ان کا تذکرہ ان سے کرتے ہیں۔ جو اللہ کے پاس ہیں۔ (مسلم)

۵۵۷ - وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا

حضرت ابو واقد حارث بن عوف رض بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک بار کا ذکر ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ تھے۔ کہ اچانک تین آدمی آئے۔ (ان میں سے) دو آدمی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے۔ اور ایک واپس چلا گیا وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے رہے۔ ان میں سے ایک نے مجلس میں کچھ کھلی جگہ دیکھی۔ وہاں بیٹھ گیا۔ اور دوسرا مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور تیسرا واپس چلا گیا۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے۔ آپ نے

الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ: أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ، عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: «آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي

فرمایا۔ کیا میں تم کو ان تین انسانوں کے متعلق خبر نہ دوں۔ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف پناہ طلب کی۔ تو اس کو اللہ نے پناہ دے دی۔ اور دوسرے نے مجلس میں گھسنے میں شرم محسوس کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے شرم کی۔ لیکن تیسرے نے اعراض کیا۔ تو اللہ نے اس سے اعراض کیا ۔

(بخاری، مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی ایک مجلس میں آئے۔ تو اس نے دریافت کیا۔ کہ تم کیسے بیٹھے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ کی قسم! تم کو اسی ہی بات نے بٹھایا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم کو صرف اسی بات نے بٹھایا ہے۔ (پھر) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خبردار میں نے تم کو مشکوک سمجھتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی۔ اور کوئی صحابی مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا نہیں ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک مجلس میں تشریف لے گئے۔ آپ نے دریافت کیا۔ کہ تم کو کس نے بٹھایا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور ہم پر احسانات کئے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم۔ تم کو صرف اسی بات نے یہاں بٹھایا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم۔ ہم کو صرف اسی ہی بات نے یہاں بٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں مشکوک جانتے ہوئے تم سے قسم نہیں لی۔ لیکن میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے۔ کہ اللہ پاک تمہارے فرشتوں پر فخر

يَحْضُرُ الْمَلَائِكَةُ ... مُسْتَطَرٌ - کرتے ہیں * (مسلم)

(۱۰۵)

بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

صبح اور شام اللہ پاک کے ذکر کا بیان

(۴۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ" قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ "الْاٰصَالُ" جَمْعُ اَصِيْلٍ وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح شام یاد کرتے رہو اور دیکھنا۔ غافل نہ ہونا۔ اہل لغت بیان کرتے ہیں کہ "آصال" "اصیل" کی جمع ہے۔ عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں *

(۴۷) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: "وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا"

نیز فرمایا: اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیا کرو *

(۴۸) وَقَالَ تَعَالٰی[3]: "وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ" قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلْعَشِيُّ مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوْبِهَا

نیز فرمایا: اور صبح و شام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو *

اہل لغت بیان کرتے ہیں کہ "عشی" زوال شمس سے لے کر غروب شمس کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں *

(۴۹) وَقَالَ تَعَالٰی[4]: "فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ - رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ

نیز فرمایا: (وہ قندیل) ان گھروں میں ہے جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کیے جائیں اور وہاں خدا کے نام کا ذکر کیا جائے (اور) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہیں (یعنی) ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری

---

[1] سورۃ الاعراف آیۃ ۲۰۵، [2] سورۃ طٰہٰ آیۃ ۱۳۰، [3] سورۃ غافر آیۃ ۵۵، [4] سورۃ النور آیۃ ۳۶ -

لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ» الْآيَةَ

غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

(٥٠) وَقَالَ تَعَالٰى[1]: «اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ»

نیز فرمایا: ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرمان کر دیا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (خدائے) پاک (کا) ذکر کرتے تھے۔

٥٥٩ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح و شام سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کہا۔ تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے زیادہ بہتر عمل کے ساتھ نہیں آئے گا۔ ہاں وہ شخص جس نے اس جیسے کلمات کہے۔ یا زیادہ کہے (مسلم)

٥٦٠ - وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: «اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ مجھے بچھو سے کتنی تکلیف پہنچی ہے۔ جس نے گزشتہ رات مجھ کو ڈنگ مارا آپ نے فرمایا۔ اگر تو شام کے وقت یہ کلمات کہتا۔ کہ میں اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا، تو یہ تجھے تکلیف نہ دیتا (مسلم)

٥٦١ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: «اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ» وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے۔ اے اللہ پاک۔ تیرے ساتھ ہم نے صبح کی۔ اور تیرے ساتھ ہم نے شام کی۔ اور تیرے ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں۔ اور تیرے ساتھ مریں گے۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے۔ اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ۔ ہم نے تیرے ساتھ شام کی۔ اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ساتھ

[1] سورۃ صٓ آیۃ ۱۸۔

الْمَصِيرُ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

مر گئے۔ اور شرک کی طرف پھرنا ہے۔ ابو داؤد، ترمذی۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

۵۶۲ - وَعَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ. قَالَ « قُلْ : اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهِ » قَالَ : « قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ ، وَ إِذَا أَمْسَيْتَ ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتائیں۔ جن کو میں صبح و شام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ دعا پڑھا کرو۔ اے اللہ پاک آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تیرے ساتھ اپنے نفس کی برائیوں سے اور شیطان کے شر اور اس کے شر اور اس کے شرک کرانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ صبح و شام اور بستر پر لیٹتے ہوئے ان کلمات کو کہا کرو۔ (ابو داؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۳ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ : « أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ » قَالَ الرَّاوِي : أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ، وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شام کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ کہ ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ نے کلمات میں یہ کلمات بھی فرماتے۔ اسی کی بادشاہی ہے۔ اسی کی تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے پروردگار۔ میں تجھ سے اس رات کی بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں اور ان بھلائیوں کا بھی۔ جو اس کے بعد ہیں۔ اور میں تیرے ساتھ اس رات کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں اور ان برائیوں سے جو اس کے بعد ہیں اے پروردگار

الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ" وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا "أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں تیرے ساتھ سستی اور بدترین بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں تیرے ساتھ دوزخ اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور صبح کے وقت بھی یہی کلمات کہتے۔ کہ ہم نے صبح کی اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔ (مسلم)

۵۶۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ "بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن خبیب (خاء معجمہ کے پیش کے ساتھ) بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تو شام اور صبح کے وقت تین بار قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھے گا۔ تو یہ تجھ کو تمام تکلیفوں سے محفوظ کریں گی (ابوداؤد۔ ترمذی) ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۵۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، إِلَّا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر صبح و شام تین بار یہ دعا پڑھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں صبح اور شام کرتا ہوں۔ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین اور آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۰۶)

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ عِنْدَ النَّوْمِ۔ سونے کے وقت کیا دعا پڑھی جائے؟

(۵۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: [1] "إِنَّ

ارشاد خداوندی ہے۔ بیشک آسمانوں

[1] سورۃ آل عمران آیۃ ۱۹۰

فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ، الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا، وَقُعُودًا، وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ، وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ » الآيات -

اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں

۵۶۶ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: «بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ تو فرماتے۔ اے اللہ۔ میں تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ ہوں۔ اور مروں گا ۔ (بخاری)

۵۶۷ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: «إِذَا أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا أَوْ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ» - وَفِي رِوَايَةٍ التَّسْبِيحُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَفِي رِوَايَةٍ التَّكْبِيرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا۔ اپنے بستر پر جاؤ۔ یا جب تم اپنے بستر پر لیٹو۔ (راوی کو شک ہے) تو اللہ اکبر تینتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار کہو۔ اور ایک روایت میں ہے۔ سبحان اللہ چونتیس بار۔ اور ایک روایت میں اللہ اکبر چونتیس بار ہے ۔ (بخاری، مسلم)

۵۶۸ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو اپنے بستر کو اپنے تہبند کے اندرونی حصے کے ساتھ جھاڑ لے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کون پیچھے آیا پھر یہ پڑھے اے میرے پروردگار تو نے تیرے نام کے ساتھ ہی اپنے پہلو کو بستر پر رکھا اور تیرے

بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٦٩- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ: يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: النَّفْثُ نَفْخٌ لَطِيفٌ بِلَا رِيقٍ.

٥٧٠- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ

نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا اگر تو میری روح کو قبض کرے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت اسطرح کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذات (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھتے پھر ان کو اپنے جسم پر پھیر لیتے (بخاری، مسلم) اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع فرما کر ان میں پھونک مارتے ان میں قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر جہاں تک ممکن ہوتا جسم پر ہاتھ پھیرتے سر، چہرے اور سامنے کے حصے سے شروع کرتے تین دفعہ ہاتھ پھیرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

لغت والے بیان کرتے ہیں کہ "النفث": بغیر تھوک کے لطیف پھونک مارنے کو کہتے ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کر پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر (یہ کلمات) کہہ اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیری

وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

طرف لگائی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ ہی تجھ سے کوئی نجات کی جگہ ہے میں تیری کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل کیا اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا پس اگر تو فوت ہو گیا تو فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہوا اور ان کلمات کو آخر میں کہنا (بخاری، مسلم)

۱۷۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر بیٹھتے تو یہ کلمات فرماتے تمام حمد و ثناء اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہم کو بچایا اور ہمیں ٹھکانا عطا فرمایا پس کتنے ایسے ہیں جن کو کفایت حاصل نہیں اور نہ انہیں ٹھکانا ملا ہے (مسلم)

۱۷۶۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، مِنْ رِوَايَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَفِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ کلمات کہتے۔ اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے اور ابوداؤد نے حضرت حفصہؓ سے روایت کیا۔ اس میں ہے کہ ان کلمات کو آپ تین بار دہراتے تھے۔

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ (۱۰۷) دعاؤں کا بیان!

(۵۴۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1]: «وَقَالَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تمہارے پروردگار

[1] سورۃ غافر آیۃ ۶۰۔

رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ»

نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دُعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

(۵۳) وَقَالَ تَعَالٰى [1] «اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ»

نیز فرمایا: اے لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دُعائیں مانگا کرو، وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

(۵۴) وَقَالَ تَعَالٰى [2] «وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ» الْآيَةَ.

نیز فرمایا: اور (اے پیغمبرؐ) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو تمہارے پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔

(۵۵) وَقَالَ تَعَالٰى [3]: «أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ» الْآيَةَ.

نیز فرمایا: بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دُعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔

۵۷۳ - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت نعمان بن بشیر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا دُعا ہی عبادت ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۴ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں میں سے جامع دُعا کو پسند فرماتے اور ان کے علاوہ دُعاؤں کو ترک فرماتے۔ ابوداؤد نے جید سند کے ساتھ روایت کیا۔

۵۷۵ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ» مُتَّفَقٌ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دُعا یہ تھی «اللّٰھم آتنا فی الدنیا حسنۃ» الخ یعنی اے اللہ! تو ہم کو دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی نیکی اور ہم کو دوزخ کے عذاب

[1] سورۃ اعراف آیۃ ۵۵، [2] سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۸۶، [3] سورۃ النمل آیۃ ۶۲۔

عَلَيْهِ . زَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ : وَكَانَ اَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ .

سے محفوظ فرما (بخاری، مسلم) مسلم کی روایت میں زیادہ الفاظ ہیں کہ حضرت انسؓ جب دُعا فرماتے تو ان کلمات کے ساتھ دُعا فرماتے اور جب کسی سے دُعا منگواتے تو ان کلمات کو اس میں شامل فرماتے۔

۵۷۶ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى ، وَالتُّقٰى ، وَالْعَفَافَ ، وَالْغِنٰى » رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرمایا کرتے اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری پاکدامنی اور استغنا طلب کرتا ہوں ۔ (مسلم)

۵۷۷ - وَعَنْ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، وَارْحَمْنِيْ ، وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ ، وَارْزُقْنِيْ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ طَارِقٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ حِيْنَ أَسْأَلُ رَبِّيْ ؟ قَالَ : « قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، وَارْحَمْنِيْ ، وَعَافِنِيْ ، وَارْزُقْنِيْ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ »

حضرت طارق بن اشیمؓ بیان کرتے ہیں کہ آدمی جب مسلمان ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے پھر اس کو ان کلمات کے ساتھ دُعا کرنے کا حکم فرماتے اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت عطا فرما مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں طارقؓ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں اپنے پروردگار سے دُعا مانگوں تو کون سے الفاظ کہوں آپ نے فرمایا تو کہہ اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما اس لئے کہ یہ الفاظ تیرے لئے تیری دُنیا اور آخرت کو جمع کر دیں گے ۔

۵۷۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے تو ہمارے دلوں کو

ذُنُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔ (مسلم)

۵۷۹۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: أَشُكُّ أَنِّيْ زِدْتُ وَاحِدَةً مِّنْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم اللہ کے ساتھ سخت مشقت، بدبختی، بری تقدیر اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ طلب کرو۔ (بخاری مسلم)

اور ایک روایت میں ہے حضرت سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ میں نے اس میں ایک لفظ کا اضافہ کر دیا ہے۔

۵۸۰۔ وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے اے اللہ! میرے لئے میرے دین کو درست فرما جو میرے کاموں کے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور میرے لئے میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری زندگانی ہے اور میرے لئے میری آخرت کو درست فرما جس کی طرف میرا لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی ہر نیک کام کرنے میں زیادہ کر اور موت کو میرے لئے ہر شر سے آرام کا سبب بنا۔ (مسلم)

۵۸۱۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالسَّدَادَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ (ان کلمات کے ساتھ) دعا کرو اے اللہ مجھ کو ہدایت عطا فرما اور مجھے سیدھے راہ پر رکھ اور ایک روایت میں ہے اے اللہ تجھ سے ہدایت اور سیدھے راہ پر رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

۵۸۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَالْبُخْلِ، وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے اے اللہ! میں تجھ سے عجز، سستی بزدلی، بڑھاپے اور بخل کی پناہ

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ " وَفِيْ رِوَايَةٍ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں اور ایک روایت میں ہے قرض کی شدت اور لوگوں کے غلبے سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم)

۵۸۳۔ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْا بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؛ وَفِيْ رِوَايَةٍ: " وَفِيْ بَيْتِيْ "، وَرُوِيَ " ظُلْمًا كَثِيْرًا " ـ وَرُوِيَ " كَبِيْرًا " بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَيُقَالُ: كَثِيْرًا كَبِيْرًا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے کوئی دعائیہ کلمات سکھلائیں جن کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں آپ نے فرمایا کہو! اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس تو مجھے اپنی طرف سے بخش دے۔ اور مجھ پر رحم فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے " وفی بیتی " یعنی صلاتی کی جگہ بیتی اور کثیراً کی جگہ کبیراً ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ ان دونوں کو جمع کر لیا جائے۔ اور کثیراً کبیراً پڑھا جائے۔

۵۸۴۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ، وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ، وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ! میری غلطیوں جہالتوں اور میرے کاموں میں زیادتی کو معاف فرما۔ اور ان گناہوں کو بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ پاک مجھے میری سنجیدہ اور مزاحیہ اور بلا قصد اور قصداً غلطیوں کو معاف فرما۔ اور تمام غلطیاں مجھ میں ہیں۔ اے اللہ میرے پہلے اور بعد والے پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو معاف فرما جن کو تو

أَعْلَنْتُ ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی پہلے ہے۔ اور تو ہی بعد میں ہے۔ اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری مسلم)

٥٨٥ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : « اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات فرماتے۔ اے اللہ میں تیرے ساتھ ان کاموں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو میں نے کئے ہیں۔ اور ان کاموں کی برائی سے بھی جن کو میں نے نہیں کیا ہے۔ (مسلم)

٥٨٦ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے یہ کلمات بھی تھے۔ اے اللہ میں تیرے ساتھ تیری نعمت کے زائل ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری عافیت کو تبدیل کرنے سے اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے۔ (مسلم)

٥٨٧ - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا ، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا ، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا » رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ (دعا فرماتے۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ عجز، سستی، بخل، بڑھاپا اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور تو اس کو پاکیزگی بخش تو ہی سب سے بہتر پاکیزگی بخش سکتا ہے تو اس کا کارساز اور مالک ہے اے اللہ! میں تیرے ساتھ ایسے علم سے پناہ طلب کرتا ہوں جو فائدہ مند نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

٥٨٨ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے اے اللہ میں تیرے لئے فرمانبردار ہوا اور تیرے

حیا روہ

«اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: «وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ساتھ ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیرے ساتھ جھگڑا کیا اور تیری طرف فیصلے کر گیا، پس میرے پہلے بعد کے، پوشیدہ ظاہر سب گناہ بخش دے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں بعض راویوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ (کے الفاظ) کا اضافہ ذکر کیا۔

(بخاری، مسلم)

۵۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے اے اللہ! میں تیرے ساتھ دوزخ کے فتنہ، اس کے عذاب، مالداری کے شر اور مفلسی کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

۵۹۰۔ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ، وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَعْمَالِ، وَالْاَهْوَاءِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے اے اللہ! میں تیرے ساتھ برے اخلاق و اعمال اور بری خواہشات سے پناہ چاہتا ہوں۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۹۱۔ وَعَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً، قَالَ: "قُلْ

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھلا دیجئے آپ نے

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

فرمایا کہو: اے اللہ میں تیرے ساتھ اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور منی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۹۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْأَسْقَامِ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے اے اللہ! میں تیرے ساتھ برص (پھلبہری)، دیوانگی، کوڑھ اور بری قسم کی بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۵۹۳۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ!» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے اے اللہ! میں تیرے ساتھ بھوک سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ بھوک بدترین ساتھی ہے۔ اور میں تیرے ساتھ خیانت سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ وہ بدترین رازدان ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۵۹۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَأَعِنِّيْ، قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلْ: «اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مکاتب (غلام) ان کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں اپنی کتابت کے ادا کرنے سے عاجز آچکا ہوں۔ پس آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھ کو وہ کلمات سکھلاؤں جو مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے۔ کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا۔ تو اللہ اس کو تجھ سے ادا کرے گا۔ یہ دعا کرو اے اللہ! مجھے اپنے حلال رزق کے ساتھ حرام رزق سے بچا۔ اور اپنے فضل کے ساتھ مجھ کو ان لوگوں سے مستغنی کر دے جو تیرے سوا ہیں (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۵۹۵ - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ اَبَاهُ حُصَيْنًا كَلِمَتَيْنِ يَدْعُو بِهِمَا: «اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَاَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ حصین کو دو کلمات سکھلائے۔ جن کے ساتھ وہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ۔ مجھ کو ہدایت کا الہام فرما۔ اور مجھ کو نفس کے شر سے محفوظ رکھ۔ (ترمذی)۔ ترمذی نے کہا۔ حدیث حسن ہے ✦

۵۹۶ - وَعَنْ اَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: «سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ» فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِي: «يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ، سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی چیز سکھلایئے۔ کہ جس کا میں اللہ پاک سے سوال کروں۔ فرمایا۔ اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ (حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں) کہ میں چند روز ٹھہرا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ۔ مجھ کو ایسی چیز سکھلایئے۔ جس کا میں اللہ پاک سے سوال کروں۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے عباس۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا۔ اللہ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو۔ (ترمذی)۔ اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے ✦

۵۹۷ - وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ «يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے دریافت کیا۔ کہ اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ کرتے تھے۔ جب آپ کے پاس ہوتے تھے۔ حضرت ام سلمہؓ نے جواب دیا کہ آپ کی اکثر دعا یہ تھی۔ اے دلوں کو پھیرنے والے۔ میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے ✦

۵۹۸ - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ

اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي ، وَأَهْلِي ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دُعا یہ تھی۔ اے اللہ۔ میں تجھ سے تیری محبت اور ان کی محبت کا سوال کرتا ہوں۔ جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس عمل کا جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے اے اللہ۔ تو اپنی محبت کو میری طرف میری اپنی جان سے بھی۔ میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر۔ (ترمذی) اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔

۵۹۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رِوَايَةِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِيِّ قَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ :

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کثرت کے ساتھ التزام کرتے ہوئے یا ذالجلال والاکرام پڑھا کرو۔ (ترمذی) نسائی نے ربیعہ بن عامر سے روایت کیا۔ حاکم نے بیان کیا کہ حدیث صحیح سند والی ہے۔

«أَلِظُّوا» بِكَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ : اِلْزَمُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ وَأَكْثِرُوا مِنْهَا.

«الظوا»: لام کے کسرہ ظا معجمہ کی تشدید کے ساتھ یعنی اس دعا کو لازم کرو اور کثرت کے ساتھ پڑھو۔

۶۰۰۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ : «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ ؟ تَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دُعائیں فرمائیں ہم ان سے کچھ محفوظ نہ کر سکے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت دعائیں فرمائیں ہمیں ان سے کچھ یاد نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دُعا نہ بتاؤں جو جامع ہو (یہ) دُعا کرو اے اللہ میں تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ہم تیرے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ چاہتے ہیں

نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

جس سے تیرے نبی نے تجھ سے پناہ طلب کی اور تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھ پر ہی پہنچانا ہے اور نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کے ساتھ (ترمذی)، ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۱۰۶- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ » رَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بھی تھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت، مغفرت کو واجب کرنے والے اسباب، تمام گناہوں سے محفوظ رہنے، ہر نیکی کو غنیمت جاننے، جنت کی کامیابی اور دوزخ کی آگ سے نجات کا سوال کرتا ہوں حاکم ابو عبداللہ نے کہا حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱۰۸

بَابُ فَضْلِ الدُّعَآءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ!

پس پشت دُعا کرنے کی فضیلت کا بیان!

(۵۶) قَالَ تَعَالٰى [1]: « وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ »

(۵۷) وَقَالَ تَعَالٰى [2]: « وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ، وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْمُؤْمِنَاتِ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے «اور (ان کیلئے بھی) جو ان مہاجرین کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما» نیز فرمایا: اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی۔

[1] سورۃ الحشر آیۃ ۱۰۔ [2] سورۃ محمد آیۃ ۱۹۔

(۵۸) وَ قَالَ تَعَالٰی لَهٗ : « اِخْبَارًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ ، وَ لِوَالِدَيَّ ، وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ، يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ »

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے خبر دیتے ہوئے فرمایا : اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو مغفرت کیجیو ♦

۱۰۲ - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ : وَلَكَ بِمِثْلٍ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اور تجھے بھی ایسا ہی ملے ♦

۱۰۳ - وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : « دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ : عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ : اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مسلمان آدمی کا اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنے کو قبولیت سے نوازا جاتا ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے اس کی پس پشت اس کے لیے نیک دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے۔ نیز کہتا ہے کہ تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو ♦

(۱۰۹) بَابٌ فِيْ مَسَآئِلَ مِنَ الدُّعَآءِ
دُعا کے متعلق چند مسائل

۱۰۴ - عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ :

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی طرف احسان کیا جاتے وہ احسان کرنے والے کے حق میں جزاک اللہ خیرا

۵۸ سورۃ ابراھیم آیۃ ۴۱ -

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کے کلمات کہہ دے تو اس نے مبالغہ کے ساتھ اس کی تعریف کی (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے ❊

۲۰۵ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے نفسوں پر بد دُعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد اور نہ اپنے مالوں کے لئے بُرا کرو تم کہیں اس گھڑی کی موافقت نہ کر بیٹھو۔ جس میں تمہاری دُعا قبول ہو جائے ❊ (مسلم)

۲۰۶ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس (سجدوں میں) تم کثرت سے ساتھ دعا کرو ❊ (مسلم)

۲۰۷ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْاسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ»

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کی دُعا قبول ہوتی ہے جب کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے (مثلاً) وہ کہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے اور بندے کی دعا برابر قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے اور جب تک وہ جلد بازی نہ کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا آدمی کہتا ہے میں نے دُعا مانگی میں نے دُعا مانگی لیکن میں نہیں دیکھتا کہ قبول ہوگی پس وہ اس وقت مایوس ہو جاتا ہے اور دُعا کرنی چھوڑ دیتا ہے ❊

۲۰۸ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ

حضرت ابی امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سے وقت دعاء زیادہ سنی جاتی ہے۔ فرمایا آخری رات کے درمیان اور فرض نماز کے بعد (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۷۰۹ - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُوا اللهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ إِيَّاهَا، أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: إِذًا نُكْثِرُ قَالَ: «اللهُ أَكْثَرُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَادَ فِيْهِ: «أَوْ يَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهَا»۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر کوئی مسلمان نہیں ہے جو اللہ سے دعا کرے تو اللہ ضرور اس کی دعا قبول فرماتا ہے یا اس سے اس جیسی کسی تکلیف کو دور فرما دیتا ہے ہاں جبکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے صحابہ کرام میں سے ایک نے کہا اس وقت ہم کثرت کے ساتھ دعا کریں گے فرمایا اللہ بھی بہت کثرت کے ساتھ دینے والا ہے (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے حاکم نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اضافہ کیا یا اس کیلئے اسکے اجر و ثواب کا اسکے مثل ذخیرہ بنا دیتا ہے۔

۷۱۰ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم الخ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت والا حوصلے والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۱۵)

بَابُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَآءِ وَفَضْلِهِمْ

اولیاء اللہ کی کرامتوں اور ان کی فضیلتوں کا بیان!

(۵۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: «اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ؛ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ، لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ، وَفِی الْاٰخِرَةِ ، لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ ، ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: سن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

(۶۰) وَقَالَ تَعَالٰی[2]: «وَهُزِّیْٓ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّا فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ» الْاٰیَة،

نیز فرمایا: اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی، تو کھاؤ اور پیو۔

(۶۱) وَقَالَ تَعَالٰی[3]: «کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ؛ قَالَ: یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا؟ قَالَتْ: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ»

نیز فرمایا: زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے آتا ہے، بے شک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

(۶۲) وَقَالَ تَعَالٰی[4]: «وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ، فَأْوٗٓا اِلَی الْکَهْفِ یَنْشُرْ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِّنْ

نیز فرمایا: اور جب تم نے ان (مشرکوں) سے اور جن کی یہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں ان سے کنارہ کر لیا ہے تو غار میں چل رہو تمہارا پروردگار تمہارے لئے

[1] سورۃ یونس آیۃ ۶۲، [2] سورۃ مریم آیۃ ۲۵، [3] سورۃ آل عمران آیۃ ۳۷،
[4] سورۃ الکہف آیۃ ۱۶۔

رَّحْمَتِهٖ ، وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ أَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ، وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ » اَلْآيَة ،

اپنی رحمت وسیع کرے گا اور تمھارے کاموں میں آسانی (کے سامان) مہیا کرے گا اور جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ (دھوپ) ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جائے اور جب غروب ہو تو ان سے بائیں طرف کترا جائے۔

۱۱۲ - وَعَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَآءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً : « مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ » أَوْكَمَا قَالَ ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ۔ قَالَتِ امْرَأَتُهٗ : مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ ، قَالَ : أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ : أَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ وَقَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ ! فَقَالَ : يَا غُنْثَرُ ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ ، وَقَالَ : كُلُوْا لَا هَنِيْئًا وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهٗ أَبَدًا ، قَالَ : وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا

حضرت ابو محمد عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرے آدمی کو ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں ، چھٹے کو اپنے ساتھ لے جائے یا جیسا کہ فرمایا (اس حکم کے مطابق) حضرت ابوبکرؓ اپنے ساتھ تین کو لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا پھر رہ رہے (رکے) یا عشاء کی نماز پڑھ کر رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد واپس آیا تو بیوی نے دریافت کیا تجھے مہمانوں سے کس چیز نے روک لیا تھا؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کیا تو نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ اس نے جواب دیا انہوں نے تیرے آنے سے پہلے کھانا کھانے سے انکار کیا ہم نے کھانا پیش کیا (لیکن انہوں نے انکار کیا) ، حضرت ابو محمد عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں ڈر کے مارے چھپ گیا حضرت ابوبکرؓ نے مجھے کہا او بے وقوف اور مجھے سخت سست کہا اور ان سے (کہا) تم کھاؤ تمھارے

نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ، فَتَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَطْعَمُهُ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ! فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هَذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ! فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى

لئے برکت نہ ہو اللہ کی قسم میں کھانا بالکل نہیں کھاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جب ہم کوئی لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے اس سے زیادہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ تمام سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ نظر آنے لگا حضرت ابوبکرؓ نے کھانا دیکھ کر اپنی عورت سے کہا اے بنو فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں میری آنکھوں کی ٹھنڈک! کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی کھانا کھایا اور کہا کہ میرا قسم کھانا شیطان کی طرف سے تھا پھر اس سے ایک لقمہ کھایا پھر باقی کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور کھانا آپ کے پاس رہا (ان دنوں) ہمارے اور کافروں کے درمیان معاہدہ تھا اور صلح کی مدت ختم ہو چکی تھی چنانچہ ہم بارہ آدمی (جاسوسی کے لئے) ادھر ادھر گئے ہر آدمی کے ساتھ (اللہ جانتا ہے) کتنے آدمی تھے ان سب نے وہ کھانا کھایا اور ایک روایت میں ہے۔ حضرت ابوبکر نے قسم اٹھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا تو اس کی عورت نے بھی قسم اٹھائی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائے گی اور مہمان یا مہمانوں (راوی کو شک ہے) نے بھی قسمیں اٹھائیں کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے جب تک کہ ابوبکرؓ کھانا نہ کھائے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ قسم شیطان سے ہے چنانچہ کھانا منگوایا خود کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا (کھانا کھاتے ہوئے) وہ جب لقمہ اٹھاتے تو اسکے نیچے کھانا اور زیادہ ہو جاتا پس فرمایا اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا میری آنکھوں کی ٹھنڈک! کھانا تو پہلے سے کہیں زیادہ ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ: اطْعَمُوا، فَقَالُوا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ: اطْعَمُوا، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ. ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ! فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، أَتَانَا بِهِ. فَقَالَ: إِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي، وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ الْآخَرُونَ: وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ. فَقَالَ: وَيْلَكُمْ! مَا لَكُمْ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَاءَ بِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، الْأُولَى مِنَ الشَّيْطَانِ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہوں نے کھانا کھانے کے بعد باقی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور اطلاع دی کہ ہم نے اس سے کھایا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے عبدالرحمٰن سے کہا اپنے مہمانوں کو لیجاؤ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا ہوں الغرض میرے آنے سے پہلے انکی مہمان نوازی سے فارغ ہو جانا پس عبدالرحمان ان کو اپنے ساتھ لے گیا اور انکے سامنے ما حضر کھانا رکھا اور ان سے کہا کھانا کھاؤ انہوں نے سوال کیا گھر کا مالک کہاں ہے؟ عبدالرحمان نے کہا کھانا کھاؤ انہوں نے کہا جبتک مالک مکان نہیں آجاتا ہم کھانا نہیں کھائیں گے میں نے کہا تم ہماری مہمان نوازی قبول کرو اس لئے کہ اگر وہ آیا اور تم نے کھانا نہیں کھایا تو ہم کو اس سے تکلیف اٹھانی پڑے گی لیکن انہوں نے انکار کر دیا میں سمجھا کہ حضرت ابوبکرؓ مجھ پر ضرور ناراض ہوں گے جب حضرت ابوبکرؓ گھر آئے تو میں ایک طرف ہو گیا حضرت ابوبکرؓ نے (آتے ہی) پوچھا تم نے کیا کیا انہوں نے سارا واقعہ کہہ سنایا اس نے آواز دی عبدالرحمان! میں خاموش رہا پھر آواز دی عبدالرحمٰن! پھر بھی میں خاموش رہا پھر کہا او بیوقوف میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو ضرور آ جائے پس میں آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنے مہمانوں سے دریافت فرمائیں مہمانوں نے کہا یہ شخص سچ کہہ رہا ہے ہمارے پاس کھانا لایا حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا تم نے کھانے کیلئے میرا انتظار کیا اللہ کی قسم میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا مہمانوں نے بھی کہا اللہ کی قسم ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جبتک کہ آپ کھانا نہیں کھاتے انہوں نے کہا تم پر افسوس ہے کیا وجہ ہے کہ تم ہماری مہمان نوازی کو قبول نہیں کرتے ہو کھانا لاؤ چنانچہ کھانا آیا حضرت ابوبکرؓ نے بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا اور کہا کہ قسم شیطان کی طرف سے تھی پس خود بھی کھانا کھایا۔ اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ (بخاری، مسلم)

قَوْلُهُ "عَشَتَوْ" بِعَيْنٍ مُهْمَلَةٍ مَضْمُومَةٍ ثُمَّ نُونٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ وَهُوَ: الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ وَقَوْلُهُ "فَجَدَّعَ": أَيْ شَتَمَهُ، وَالْجَدْعُ الْقَطْعُ. قَوْلُهُ "يَجِدُ عَلَيَّ" هُوَ بِكَسْرِ الْجِيمِ: أَيْ يَغْضَبُ.

[illegible] ثا مثلثہ۔ غبی جاہل انسان کو کہتے ہیں "فجدع" یعنی اس نے برا بھلا کہا۔ اور جدع کا معنیٰ اصل میں کاٹنے کا ہوتا ہے۔ اور "یجد علی" جیم کے کسرہ کے ساتھ ناراض ہونے کے معنیٰ میں ہے۔

٦١٢- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ "مُحَدَّثُونَ": أَيْ مُلْهَمُونَ.

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم سے پہلی امتوں میں الہامی لوگ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی الہامی آدمی ہوا۔ تو وہ حضرت عمر رض ہوں گے۔ (بخاری) اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے بیان کیا۔ اور ان دونوں کی روایت میں ابن وہب کا قول ہے۔ کہ محدث سے مراد ملہم لوگ ہیں۔

٦١٣- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا، يَعْنِي ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا وَاللهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْرِمُ

حضرت جابر بن سمرہ رض بیان کرتے ہیں۔ کہ اہل کوفہ نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت حضرت عمر بن خطاب رض سے کی آپ نے ان پر حضرت عمار کو گورنر بنا کر بھیجا۔ ان لوگوں نے حضرت سعد رض کی یہاں تک شکایت کی۔ کہ وہ نماز بھی صحیح نہیں پڑھتے۔ پس حضرت عمر رض نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ تو جب وہ آئے۔ اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے ابو اسحاق۔ یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نماز بھی صحیح نہیں پڑھاتے۔ حضرت سعد رض نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم میں تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں۔ اس سے کچھ

عَنْهَا أُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحٰقَ وَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا- أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوْفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوْفَةِ فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا، حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ، قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَآءً، وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ- وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ، أَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاوِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ-

۲۱۳- وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

کمی نہیں کرتا۔ چنانچہ مغرب اور عشاء کی نمازوں میں پہلی دو رکعتوں میں لمبا قیام کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے ابو اسحٰق میرا تیرے بارے یہی خیال تھا۔ اور حضرت عمرؓ نے اس کے ساتھ ایک آدمی یا زیادہ آدمی کوفہ کی جانب بھیجے۔ کہ کوفہ والوں سے حضرت سعدؓ کے متعلق تحقیق کریں۔ تو کوئی مسجد ایسی نہ تھی۔ کہ جس میں اس کے متعلق تحقیق نہ کی گئی ہو۔ سب نے حضرت سعد کی تعریف کی یہاں تک کہ بنو عبس کی مسجد میں آئے۔ تو وہاں مسجد والوں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی۔ اس نے کہا۔ جب آپ ہم سے حضرت سعد کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ تو ہم بتلاتے ہیں۔ کہ سعد کسی لشکر میں نہیں جایا کرتا تھا۔ اور نہ ہی انصاف کے ساتھ مال تقسیم کرتا۔ اور نہ ہی اس کے فیصلے منصفانہ ہوتے تھے۔ حضرت سعد نے فوراً کہا۔ خبردار! اللہ کی قسم۔ میں تین دعائیں کرتا ہوں۔ اے اللہ۔ اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے۔ ریا اور شہرت کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ تو اسکی عمر لمبی کر اور اس کا فقر وفاقہ بھی لمبا کر۔ اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر۔ چنانچہ اس بددعا کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا۔ کہ میں بہت بوڑھا انسان ہوں فتنوں میں مبتلا ہو چکا ہوں مجھے سعد کی بددعا لگ گئی ہے عبدالملک بن عمیر راوی جابر بن سمرہ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے اس آدمی کو بعد میں دیکھا۔ کہ اسکی پلکیں بڑھاپے کی وجہ سے اس کی آنکھوں پر لٹک آئی ہیں۔ اور وہ بازاروں میں لڑکیوں کو چھیڑتا۔ اور ان کے ساتھ مزاح و چھیڑ کرتا۔ (بخاری مسلم)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے عروہ بنت اوس نے

نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ» فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ: أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ، وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا وَكَانَتْ قَبْرَهَا.

۲۱۵ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ:

جھگڑا کیا۔ اور اسکو مروان بن حکم کے پاس لے گئیں، اور دعویٰ کیا کہ اس کی زمین سے کچھ حصہ لے لیا ہے۔ حضرت سعیدؓ نے جواب دیا۔ کہ میں اس کی زمین سے کچھ حصہ لے سکتا ہوں۔ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ مروان نے پوچھا۔ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ حضرت سعیدؓ نے بیان کیا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ جو شخص ظلماً زمین کی ایک بالشت بھی کسی سے چھینے گا۔ تو (قیامت کے دن) اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ مروان نے حضرت سعیدؓ سے کہا۔ اس کے بعد میں تجھ سے کوئی دلیل طلب نہیں کروں گا۔ حضرت سعیدؓ نے دعا کی اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے۔ تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اس کی زمین میں مار دے۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ نے بیان کیا۔ کہ وہ عورت نہیں فوت ہوئی۔ جب تک کہ نظر نہیں چلی گئی۔ اور ایک دن اسی زمین میں چل رہی تھی کہ اچانک ایک گڑھے میں گری اور مر گئی۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے اسی معنیٰ میں ہے۔ کہ اس نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی تھی۔ دیواروں کو ٹٹولتی ہوئی چلتی تھی۔ کہا کرتی تھی۔ کہ مجھے حضرت سعیدؓ کی بد دعا لگ گئی۔ اور وہ ایک وقت اسی جھگڑے والی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک کنوئیں کے پاس سے گزری۔ اس میں گر پڑی۔ اور وہ کنواں ہی اس کی قبر بن گیا۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں جنگ احد میں حاضر ہوا تو رات کے وقت مجھے میرے باپ نے بلایا اور کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ

مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخَرَ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ آخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ غَيْرَ أُذُنِهِ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کرام میں قتل ہو جاؤں گا جو سب سے اول قتل ہوں گے۔ اور میں ان کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز کسی کو چھوڑ کر نہیں جا رہا ہوں اور مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا صبح ہوئی تو پہلے شہید ہونے والے وہی تھے میں نے ان کو ایک دوسرے انسان کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا پھر مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ میں اس کو کسی دوسرے انسان کے ساتھ ایک ہی قبر میں رہنے دوں چنانچہ چھ ماہ کے بعد میں نے اپنے باپ کو قبر سے نکالا تو وہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح کہ اس کو دفن کیا تھا البتہ کان پر ذرا خراش تھی پھر میں نے اس کو الگ قبر میں دفن کر دیا۔ (بخاری)

۲۱۶ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ طُرُقٍ وَفِي بَعْضِهَا أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے دو آدمی اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے اور ان کے آگے آگے دو چراغ دکھائی دے رہے تھے جب وہ دونوں الگ الگ ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ تھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر چلے گئے بخاری نے چند طرق سے روایت کیا اور بعض طرق میں ہے کہ وہ دو آدمی اسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے۔

۲۱۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ ابْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا دستہ جاسوسی کے لئے روانہ کیا۔ حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو ان کا امیر مقرر فرمایا وہ چل پڑے تھے جب وہ عسفان، مکہ کے درمیان

عنه فانطلقوا حتى إذا كانوا
بالهدأة بين عسفان ومكة
ذكروا لحي من هذيل يقال
لهم بنو لحيان فنفروا لهم
بقريب من مائة رجل رام فاقتصوا
آثارهم. فلما أحس بهم عاصم و
أصحابه لجأوا إلى موضع، فأحاط
بهم القوم فقالوا انزلوا فأعطوا
بأيديكم ولكم العهد والميثاق
أن لا نقتل منكم أحدا: فقال
عاصم بن ثابت: أيها القوم أما
أنا فلا أنزل على ذمة كافر:
اللهم أخبر عنا نبيك صلى الله
عليه وسلم، فرموهم بالنبل
فقتلوا عاصما ونزل إليهم
ثلاثة نفر على العهد والميثاق،
منهم خبيب، وزيد بن الدثنة
ورجل آخر. فلما استمكنوا
منهم أطلقوا أوتار قسيهم
فربطوهم: قال الرجل الثالث:
هذا أول الغدر والله لا أصحبكم
إن لي بهؤلاء أسوة يريد القتلى
فجروه وعالجوه فأبى أن يصحبهم
فقتلوه وانطلقوا بخبيب، و
زيد بن الدثنة، حتى باعوهما
بمكة بعد وقعة بدر، فابتاع
بنو الحارث بن عامر بن نوفل
ابن عبد مناف خبيبا، وكان
خبيب هو قتل الحارث يوم بدر

ہدایت مقام پر پہنچے تو ہذیل قبیلہ کو ان کے متعلق بتایا
گیا (جن کو بنو لحیان بھی کہا جاتا تھا) تو یہ ان کے
مقابلہ کے لئے قریباً سو تیر انداز لے کر نکلے اور انکے
نقش قدم کے پیچھے پیچھے ہو لئے پس جب عاصم اور
اس کے رفقاء نے ان (کے تعاقب) کو معلوم کیا تو (وہ
ایک محفوظ) مقام میں پناہ گزیں ہوئے کافروں نے
ان کا احاطہ کر لیا اور کہا کہ تم اتر آؤ اور اپنے آپ
کو ہمارے حوالہ کر دو اور ہم تمہارے ساتھ پختہ
عہد کرتے ہیں کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں
کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا اے لوگو! میں تو
کسی کافر کی پناہ میں نہیں اتروں گا۔ اے اللہ! ہمارے
متعلق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دے
کافروں نے ان پر تیر برسائے اور عاصم کو شہید کر
ڈالا اور تین صحابی کفار سے عہد و پیمان لے کر ان
کی پناہ میں اتر آئے ان میں خبیب، زید بن دثنہ
ایک اور صحابی تھے جب کافروں نے ان پر قدرت
حاصل کر لی تو کمانوں کی تانت کھول کر اس کے
ساتھ ان کو باندھ دیا ان میں سے تیسرے صحابی نے
کہا یہ عہد شکنی کی ابتدا ہے اللہ کی قسم میں تمہارے
ساتھ نہیں جاؤں گا بے شک میرے لئے ان شہداء
کی اقتدا کرنا ہے کافروں نے اسکو گھسیٹنا چاہا اور
اپنے ساتھ لے جانے کے تمام ذرائع اختیار کئے لیکن
اس نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا بالآخر انہوں
نے اس کو شہید کر دیا خبیب اور زید بن دثنہ کو
لے کر چل دیئے بدر کی جنگ کے بعد مکہ میں انہیں
فروخت کر دیا۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل بن
عبد مناف نے خبیب کو خرید لیا (اس لئے) کہ خبیب
نے جنگ بدر میں حارث کو قتل کیا تھا چنانچہ
خبیب ان کی قید میں رہا یہاں تک کہ حارث کے

فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا حَتّٰى أَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهِ، فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ: وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، فَوَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ! وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُ: اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا- وَقَالَ:

فَلَسْتُ أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ، وَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیٹوں نے خبیبؓ کو قتل کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا یہ عزم کرنے کے بعد خبیبؓ نے حارث کی بیٹی سے صفائی کرنے کیلئے استرہ عاریۃً لیا اس نے ان کو دے دیا اس کا بیٹا کہیں والدہ کی غفلت کی بنا پر خبیب کے پاس چلا گیا اس نے دیکھا کہ بچہ اس کے زانوں پر بیٹھا ہوا ہے اور استرہ اس کے ہاتھ میں ہے یہ منظر دیکھ کر وہ گھبرا گئی حضرت خبیبؓ اس کی گھبراہٹ کو بھانپ گئے اور بولے کیا تو اس لئے خوفزدہ حالت میں ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا (یاد رکھ) میں یہ کام کبھی کرنے والا نہیں اس نے بیان کیا اللہ کی قسم! میں نے خبیبؓ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا اللہ کی قسم میں نے ایک روز حضرت خبیبؓ کو پایا کہ اسکے ہاتھ میں انگور تھے اور وہ انہیں کھا رہا تھا حالانکہ وہ زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور پھر مکہ میں یہ پھل نہ تھا اور وہ کہا کرتی تھی کہ درحقیقت وہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ رزق تھا جو اللہ نے حضرت خبیبؓ کو عطا کیا تھا جب کافر حضرت خبیبؓ کو قتل کرنے کیلئے حرم سے حل کی طرف لے گئے تو حضرت خبیبؓ نے ان سے دو رکعت نفل ادا کرنے کی التماس کی جس پر انہوں نے اجازت دی چنانچہ حضرت خبیبؓ نے دو رکعت نفل ادا کئے اور کہا اللہ کی قسم اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ تم خیال کرو گے کہ میں گھبرا گیا ہوں تو میں ضرور زیادہ نفل ادا کرتا پھر فرمایا۔ اے اللہ! ان کو گن گن کر موت کی نیند سلا دے اور ان کو چن چن کر مار اور ان میں سے کسی فرد کو باقی نہ چھوڑ اور یہ اشعار پڑھے۔

مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے اگر میں بحالت اسلام
قتل کیا جاؤں کہ اللہ کی راہ میں کس پہلو پر میں
مرتا ہوں اور میرا یہ مرنا اللہ کی راہ میں ہے اگر اللہ چاہے
تو کٹے ہوئے عضو کے جوڑوں پر بھی برکت فرما سکتا ہے

حضرت خبیبؓ نے ان مسلمانوں کیلئے دو رکعت نفل پڑھنے مسنون قرار دیئے جو بحالت قید مارے جاتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو ان کی شہادت کا اسی دن بتا

اصحابه يوم أصيبوا خبرهم، وبعث ناس من قريش إلى عاصم ابن ثابت حين حدثوا أنه قتل أن يؤتوا بشيء منه يعرف، وكان قتل رجلا من عظمائهم، فبعث الله لعاصم مثل الظلة من الدبر فحمته من رسلهم فلم يقدروا أن يقطعوا منه شيئا رواه البخاري،

قوله "الهداة": موضع، والظلة: السحاب. والدبر: النحل. وقوله "اقتلهم بددا" بكسر الباء وفتحها فمن كسر قال هو جمع بدة بكسر الباء وهي النصيب ومعناه: اقتلهم حصصا منقسمة لكل واحد منهم نصيب، ومن فتح قال معناه: متفرقين في القتل واحدا بعد واحد من التبديد. وفي الباب أحاديث كثيرة صحيحة سبقت في مواضعها من هذا الكتاب منها حديث الغلام الذي كان يأتي الراهب والساحر ومنها حديث جريج، وحديث أصحاب الغار الذين أطبقت عليهم الصخرة، وحديث الرجل الذي سمع صوتا في السحاب يقول: اسق حديقة فلان، وغير ذلك، والدلائل في الباب

دیا تھا جس دن وہ شہید ہوئے اور قریش سے کچھ لوگوں نے (چند آدمیوں کو) حضرت عاصم بن ثابت کی طرف بھیجا جب انہیں بتایا گیا کہ وہ شہید ہو گیا ہے اس لئے کہ وہ اس کے جسم کا کوئی معروف حصہ سر وغیرہ لائیں اس لئے کہ حضرت عاصم نے قریش کے بڑے سردار کو قتل کیا تھا لیکن اللہ نے حضرت عاصم کی لاش کو محفوظ کرنے کے لئے شہد کی مکھیاں بادل کے سائے کی طرح بھیج دیں جنہوں نے اس کی لاش کو قریش کے قاصدوں سے محفوظ رکھا اور وہ اس کے جسم کا کوئی ٹکڑا نہ کاٹ سکے۔ (بخاری)

"الهداة": ایک مقام کا نام ہے "الظلة" بادل کو کہتے ہیں۔ "الدبر": شہد کی مکھیاں مراد ہیں "اقتلهم بدداً": با کے کسرہ اور فتح کے ساتھ جو لوگ با کو کسرہ دیتے ہیں وہ اس کو "بدة" کی جمع قرار دیتے ہیں با کے کسرہ کے ساتھ حصے کے معنی میں اور جو لوگ با کو فتح دیتے ہیں وہ اس کا معنی بیان کرتے ہیں کہ ایک کے بعد دیگرے قتل ہونے "تبدید" سے مشتق ہے اس باب میں کثرت کے ساتھ صحیح حدیثیں وارد ہیں جو اس کتاب کے مختلف ابواب میں پہلے گزر چکی ہیں ان میں سے اس لڑکے کا واقعہ جو راہب اور جادوگر کے ہاں جایا کرتا تھا اور ان سے جریج راہب کا واقعہ اور غار والوں کا واقعہ کہ غار کے منہ کو ایک بڑے پتھر نے بند کر لیا تھا۔ اور اس آدمی کا واقعہ جس نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کے باغیچے کو پانی پلا اور اس کے علاوہ بھی ہیں اور اس باب میں کثرت کے ساتھ دلائل موجود ہیں۔

كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ -

وبا للہ التوفیق۔

۶۱۸- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ: إِنِّيْ لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے نہیں سنا کہ وہ کسی کام کے متعلق کہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے تو ضرور وہ اسی طرح ہوتا تھا جیسا کہ وہ خیال کرتے۔ (بخاری)

(۱۱۱)

كِتَابُ الْأُمُوْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ وَالْأَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

غیر مشروع کاموں کا بیان

غیبت کی حرمت اور زبان پر پابندی لگانے کا حکم؛

(۴۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:[1] «وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَحِيْمٌ»

ارشادِ خداوندی ہے: اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کریگا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ تو غیبت نہ کرو۔ اور خدا کا ڈر رکھو۔ بیشک خدا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

(۴۴) وَقَالَ تَعَالٰى:[2] «وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا»

نیز فرمایا! اور اے بندے جس چیز کا تجھے علم نہیں۔ اس کے پیچھے نہ پڑ۔ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب جوارح سے ضرور باز پرس ہو گی۔

(۴۵) وَقَالَ تَعَالٰى:[3] «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ»

نیز فرمایا! کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی۔ مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔

[1] سورۃ الحجرات آیۃ ۱۲ [2] سورۃ الاسراء آیۃ ۳۶ [3] سورۃ ق آیۃ ۱۸

—اعْلَمْ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُكَلَّفٍ أَنْ يَّحْفَظَ لِسَانَهُ عَنْ جَمِيْعِ الْكَلَامِ إِلَّا كَلَامًا ظَهَرَتْ فِيْهِ الْمَصْلَحَةُ وَمَتَى اسْتَوَى الْكَلَامُ وَتَرْكُهُ فِي الْمَصْلَحَةِ فَالسُّنَّةُ الْإِمْسَاكُ عَنْهُ، لِأَنَّهُ قَدْ يَنْجَرُّ الْكَلَامُ الْمُبَاحُ إِلَى حَرَامٍ أَوْ مَكْرُوْهٍ وَذٰلِكَ كَثِيْرٌ فِي الْعَادَةِ، وَالسَّلَامَةُ لَا يَعْدِلُهَا شَيْءٌ۔

جان لو کہ ہر مکلف کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی باتوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے۔ مگر ایسی باتیں جن میں مصلحت نمایاں ہو۔ اور جب کلام کرنا اور نہ کرنا مصلحت کے لحاظ سے برابر ہو تو سنت یہ ہے کہ اس سے رکا جائے۔ اس لئے کہ بسا اوقات مباح کلام بھی حرام یا مکروہ کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے اور یہ چیز عادتاً بہت زیادہ ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ (لہٰذا خاموش رہنا بہتر ہے)

۶۱۹۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَهٰذَا صَرِيْحٌ فِيْ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا إِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا، وَهُوَ الَّذِيْ ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهُ، وَمَتٰى شَكَّ فِيْ ظُهُوْرِ الْمَصْلَحَةِ فَلَا يَتَكَلَّمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم) اور یہ حدیث صریح ہے اس بات میں کہ بھلائی کلام کے علاوہ کوئی کلام نہ کرے اور پھر وہ کلام جس کی مصلحت ظاہر ہو اور اگر مصلحت میں کچھ شک ہو تو پھر کلام نہ کرے۔

۶۲۰۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں میں کون افضل ہے۔ فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سالم رہیں (بخاری، مسلم)

۶۲۱۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دونوں کلوں اور اپنے دو پیروں کے درمیان کی چیز کی ضمانت دے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دوں گا۔ (بخاری، مسلم)

٦٢٢ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمَعْنَى: «يَتَبَيَّنُ» يَتَفَكَّرُ أَنَّهَا خَيْرٌ أَمْ لَا.

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ بندہ ایک بات کرتا ہے جس کے بارے کچھ سوچتا نہیں ہے تو وہ اس کی وجہ سے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلے سے زیادہ دور دوزخ میں چلا جاتا ہے (بخاری ومسلم) "تبین" وہ سوچتا ہے۔ کہ کلام بہتر ہے یا نہیں۔

٦٢٣ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى مَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ تَعَالَى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ؄ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک بندہ اللہ کی رضا مندی کی بات کرتا ہے۔ لیکن اس کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجات میں رفعت عطا فرمائیں گے۔ اور ایک بندہ اللہ کی ناراضگی کی کلام کرتا ہے۔ اور اس کو معمولی جانتا ہے وہ اس بات کی وجہ سے جہنم میں گرے گا۔ (بخاری)

٦٢٤ - وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى، مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ» رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ

حضرت ابوعبدالرحمان بلال بن حارث مزنیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک آدمی اللہ کی خوشنودی کی بات کرتا ہے وہ خیال نہیں کرتا تھا۔ کہ وہ اس کو اتنے اونچے مقام پر لے جائے گی۔ اللہ اس کیلئے قیامت کے دن تک اپنی رضا مندی ثابت فرما دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اس کا خیال نہیں تھا۔ کہ وہ اس کو اتنا نیچے گرا دے گی اللہ اس کے لئے قیامت کے دن تک ناراضگی ثابت فرما دیتا ہے۔ امام مالک نے مؤطا میں اور ترمذی نے روایت کیا اس نے بیان کیا حدیث حسن

حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

صحیح ہے۔

۶۲۵۔ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ: «قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سفیان بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جس کو میں مضبوطی کے ساتھ پکڑ لوں آپ نے فرمایا کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھ پر کس چیز سے زیادہ خائف ہیں آپ نے زبان کو پکڑ کر فرمایا یہ ہے (ترمذی) اس نے بیان کیا حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ! وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو۔ اس لئے کہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل میں سختی پیدا کرتا ہے اور اللہ سے وہ لوگ زیادہ دور ہوں گے جن کے دلوں میں قساوت ہوگی۔ (ترمذی)

۶۲۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ نے اس کے دو کلاوں کے درمیان (زبان) کے شر اور اس کے دو پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) کے شر سے محفوظ رکھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۶۲۸۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! نجات کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی زبان پر کنٹرول رکھو اور اپنے گھر میں رہو۔ اور اپنی غلطیوں پر روتے رہو۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۶۲۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا آدم کا بیٹا جب صبح

وَسَلَّمَ قَالَ : « إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ : اتَّقِ اللهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ : فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ،

مَعْنَى « تُكَفِّرُ اللِّسَانَ » : أَيْ تَذِلُّ وَتَخْضَعُ ۔

۲۳۰ ۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ ؟ قَالَ : « لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ ، وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ : تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا » ثُمَّ قَالَ : « أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ ، وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ » ثُمَّ تَلَا : « تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ » حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ : « أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهِ ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ : « رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ » ثُمَّ قَالَ

کرتا ہے۔ تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ہمارے متعلق اللہ سے ڈر جا اس لئے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھا پن اختیار کرے گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے،

(ترمذی)

"تکفر اللسان" و۔ زبان کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں۔ اور اس کی منت سماجت کرتے ہیں۔

حضرت معاذ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور کرے آپ نے فرمایا تو نے ایک بڑے عمل کا سوال کیا ہے۔ لیکن اس شخص کے لئے بہت آسان ہے جس کو اللہ توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور روزے رکھو اگر طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر فرمایا کیا میں تجھے نیکی کے تمام دروازے نہ بتاؤں؟ (یاد رکھیے) روزہ ڈھال ہے، صدقہ و خیرات گناہوں کو مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا آدھی رات کے وقت نماز پڑھنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (کہ ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، یہاں تک کہ یعملون تک پہنچے پھر فرمایا۔ کیا میں تجھے دین کے اصل، ستون، کوہان کی بلندی کے متعلق آگاہ نہ کروں۔ میں نے عرض کیا۔ ضرور یارسول اللہ، آپ نے فرمایا دین کا اصل اسلام لانا ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر آپ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جس پہ ان سب کا دارومدار ہے میں نے

أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ: «كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابٍ قَبْلَ هٰذَا۔

عرض کیا۔ ضرور یا رسول اللہ! تو آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا کہ اس کو بند رکھو۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اور کیا جس کے ساتھ ہم باتیں کرتے ہیں۔ اس پر بھی مواخذہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا تیری ماں تجھے گم پائے۔ اور جہنم میں گرائے گی۔ لوگوں کو دوزخ میں ان کے چہرے سروں کے بل گران کی زبانوں کی تیزیاں (ترمذی) ترمذی نے کہا، حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کی تشریح اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

۱۴۳۱- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ» قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا تیرا اپنے بھائی (مسلمان) کے متعلق ایسی باتوں کا ذکر کرنا۔ جن کو وہ مکروہ جانتا ہے سوال کیا گیا۔ آپ بتائیں اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر اس میں وہ چیز موجود ہے جو تو کہہ رہا ہے تو پھر تو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ چیز اس میں نہیں ہے تو پھر تو نے اس پر بہتان باندھا (مسلم)

۱۴۳۲- وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں نحر کے دن منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں۔ جیسا کہ تمہارا یہ دن حرمت والا ہے تمہارا یہ مہینہ حرمت والا ہے تمہارا یہ شہر حرمت والا ہے خبردار! کیا میں نے پہنچا دیا۔
(بخاری، مسلم)

۶۲۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا۔ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ» قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنَّ لِي كَذَا وَكَذَا»، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ،

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کو صفیہ کے متعلق یہ یہ چیز کافی ہے بعض راویوں نے بیان کیا کہ وہ پست قد تھی (یہ سُن کر) آپ نے فرمایا تُو نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو سمندر کے پانی کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ کلمہ اس پر غالب آ جائے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے ایک انسان کی نقل اتاری آپ نے فرمایا میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ اگرچہ میرے لئے اتنا اتنا مال ہو ۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمَعْنَى: «مَزَجَتْهُ»: خَالَطَتْهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهُ أَوْ رِيحُهُ لِشِدَّةِ نَتْنِهَا وَقُبْحِهَا۔ وَهٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَبْلَغِ الزَّوَاجِرِ عَنِ الْغِيبَةِ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: «وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى۔»

"مزجتہ" کا معنی یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ اس طریقے سے مل گئی کہ اس کی بدبُو قبیح ہونے کی وجہ سے اس کا ذائقہ اور اس کی خوشبو تبدیل ہو گئی ہے یہ حدیث غیبت سے مؤثر انداز میں روک رہی ہے اللہ پاک فرماتا ہے اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

۶۲۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اور اس کی عزت اور اس کا مال (مسلم)

(۱۱۳)

بَابُ تَحْرِيمِ سَمَاعِ الْغِيبَةِ وَأَمْرِ مَنْ سَمِعَ غِيبَةً مُحَرَّمَةً بِرَدِّهَا وَالْإِنْكَارِ عَلَى قَائِلِهَا فَإِنْ عَجَزَ أَوْ لَمْ يُقْبَلْ

مِنْهُ فَارَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ إِنْ أَمْكَنَهُ۔

غیبت سننے کی حرمت اور غیبت محرمہ سننے والا غیبت کا انکار کرے اور غیبت کرنے والے کا رد کرے اگر اس سے عاجز ہو یا اس کے اثر کو قبول نہ کرے تو اگر ممکن ہو تو اس مجلس سے الگ ہو جائے؛

(٦٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: «وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ»۔

ارشاد باری تعالٰی ہے: اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(٦٧) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: «وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ»۔

نیز فرمایا: اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں۔

(٦٨) وَقَالَ تَعَالٰى[3]: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا»۔

نیز فرمایا: کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (جوارح) سے ضرور باز پرس ہوگی۔

(٦٩) وَقَالَ تَعَالٰى[4]: «وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ، وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ»۔

نیز فرمایا: اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بے ہودہ بکواس کر رہے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں اور اگر یہ بات شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

٦٣٦- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے دور رہا اللہ اس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن دور کر دے گا۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا

---

[1] سورۃ القصص آیۃ ٥٥، [2] سورۃ المؤمنون آیۃ ٣، [3] سورۃ الاسرآر آیۃ ٣٦، [4] سورۃ الانعام آیۃ ٦٨۔

وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

٤٣٧ ۔ وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الْمَشْهُوْرِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ فِيْ بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقَالَ : «أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلَا رَسُوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ، وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

«وَعِتْبَانُ» بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ ضَمُّهَا وَبَعْدَهَا تَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ فَوْقُ ثُمَّ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَ«الدُّخْشُمُ» بِضَمِّ الدَّالِ وَإِسْكَانِ الْخَاءِ وَضَمِّ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ ۔

٤٣٨ ۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ ۔ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ : «مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

حدیث حسن ہے۔

حضرت عتبان بن مالکؓ ایک لمبی مشہور حدیث میں (جو باب الرجاء میں گزر چکی ہے) فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے دریافت کیا کہ مالک بن دخشم کہاں ہے؟ ایک آدمی بولا! وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اس کو محبت نہیں ہے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ کہو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا کا طالب ہے اور اللہ نے آگ پر اس آدمی کو حرام کر دیا ہے، جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے کہ اس کے ساتھ اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

"عتبان": مشہور روایت کے مطابق عین مکسورہ کے ساتھ ہے البتہ اس پر پیش بھی پڑھی جاتی ہے عین کے بعد تاء مثناۃ من فوق پھر باء موحدہ ہے "الدخشم" دال کے ضمہ اور خاء معجمہ کے سکون اور شین معجمہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

حضرت کعب بن مالکؓ توبہ کے واقعہ والی طویل حدیث میں (جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے حضرت کعب کے متعلق دریافت فرمایا کہ اس کا کیا بنا؟ بنو سلمہ (قبیلہ) کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور دائیں بائیں دیکھنے نے شرکت سے روک دیا ہے (اس پر) حضرت معاذ بن جبلؓ نے اس سے کہا تو نے بُرے کلمات کہے ہیں۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! ہم اس کے بارے

بِئْسَ مَا قُلْتَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

«عِطْفَاهُ»: جَانِبَاهُ، وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى إِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ۔

بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

(بخاری، مسلم)

”عطفاہ“ دونوں پہلو مراد ہیں اس سے اشارہ ہے کہ اس میں خود پسندی ہے۔

(۱۱۳)

بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيْبَةِ

جائز غیبت کا بیان

اِعْلَمْ أَنَّ الْغِيْبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ شَرْعِيٍّ لَا يُمْكِنُ الْوُصُوْلُ إِلَيْهِ إِلَّا بِهَا وَهُوَ سِتَّةُ أَسْبَابٍ: اَلْأَوَّلُ التَّظَلُّمُ فَيَجُوْزُ لِلْمَظْلُوْمِ أَنْ يَتَظَلَّمَ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلَايَةٌ أَوْ قُدْرَةٌ عَلَى إِنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهِ فَيَقُوْلُ ظَلَمَنِيْ فُلَانٌ بِكَذَا، اَلثَّانِي الْاِسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ وَرَدِّ الْعَاصِيْ إِلَى الصَّوَابِ فَيَقُوْلُ لِمَنْ يَرْجُوْا قُدْرَتَهُ عَلَى إِزَالَةِ الْمُنْكَرِ: فُلَانٌ يَعْمَلُ كَذَا فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ مَقْصُوْدُهُ التَّوَصُّلَ إِلَى إِزَالَةِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ يَقْصِدْ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا، اَلثَّالِثُ الْاِسْتِفْتَاءُ فَيَقُوْلُ لِلْمُفْتِيْ ظَلَمَنِيْ أَبِيْ، أَوْ أَخِيْ أَوْ زَوْجِيْ، أَوْ فُلَانٌ بِكَذَا فَهَلْ لَهُ ذٰلِكَ، وَمَا طَرِيْقِيْ فِي الْخَلَاصِ مِنْهُ وَ

غیبت کا جواز اس وقت ہے جب کہ کوئی صحیح شرعی مقصد پیش نظر ہو جس کو حاصل کرنے کے لئے غیبت کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو اس کی چھ صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ مظلوم اپنی مظلومیت کی فریاد رسی کرتے ہوئے بادشاہ، قاضی یا ایسے لوگوں کا رخ اختیار کرے جن سے انصاف کی توقع رکھتا ہو ان سے کہے کہ فلاں انسان نے مجھ پہ ظلم کیا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ برائیوں اور گناہوں سے باز رکھنے کے لئے اور نیکی کی طرف لگانے کے لئے مدد طلب کرے اور اس سے کہے جو ان کو باز رکھنے پر قادر ہے کہ فلاں آدمی ایسے ایسے کام کر رہا ہے آپ اس کو ان سے باز رکھیں مقصود اس سے یہ ہو کہ اس کو برائیوں کے ازالے کا ذریعہ بنائے اگر یہ مقصود نہ ہو تو پھر ایسی غیبت حرام ہے۔ تیسری قسم، فتوی حاصل کرنے کے لئے غیبت کرنی پڑے کہ کوئی شخص مفتی سے کہے کہ مجھ پر میرے باپ یا بھائی نے ظلم کیا ہے یا عورت کہے کہ مجھ پر میرے خاوند نے ظلم کیا ہے یا فلاں نے ظلم کیا ہے کیا اس کے لئے ظلم کرنا درست تھا اور اس سے نجات حاصل کرنے کا کونسا طریقہ اختیار کروں

تَحْصِيْلِ حَقِّيْ وَدَفْعِ الظُّلْمِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَهٰذَا جَائِزٌ لِلْحَاجَةِ وَلٰكِنَّ الْأَحْوَطَ وَالْأَفْضَلَ أَنْ يَقُوْلَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَوْ شَخْصٍ أَوْ زَوْجٍ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ كَذَا، فَإِنَّهُ يَحْصُلُ بِهِ الْغَرَضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ وَمَعَ ذٰلِكَ فَالتَّعْيِيْنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ حَدِيْثِ هِنْدٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، اَلرَّابِعُ تَحْذِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ، وَذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهٍ: مِنْهَا جَرْحُ الْمَجْرُوْحِيْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ وَذٰلِكَ جَائِزٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، بَلْ وَاجِبٌ لِلْحَاجَةِ، وَمِنْهَا الْمُشَاوَرَةُ فِيْ مُصَاهَرَةِ إِنْسَانٍ أَوْ مُشَارَكَتِهِ، أَوْ إِيْدَاعِهِ، أَوْ مُعَامَلَتِهِ، أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، أَوْ مُجَاوَرَتِهِ. وَيَجِبُ عَلَى الْمُشَاوَرِ أَنْ لَّا يُخْفِيَ حَالَهُ، بَلْ يَذْكُرُ الْمَسَاوِيَ الَّتِيْ فِيْهِ بِنِيَّةِ النَّصِيْحَةِ وَمِنْهَا إِذَا رَاٰى مُتَفَقِّهًا يَتَرَدَّدُ إِلٰى مُبْتَدِعٍ، أَوْ فَاسِقٍ يَأْخُذُ عَنْهُ الْعِلْمَ، وَخَافَ أَنْ يَتَضَرَّرَ الْمُتَفَقِّهُ بِذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ نَصِيْحَتُهُ بِبَيَانِ حَالِهِ، بِشَرْطِ أَنْ يَقْصِدَ النَّصِيْحَةَ وَهٰذَا مِمَّا يُغْلَطُ فِيْهِ وَقَدْ يَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمَ بِذٰلِكَ الْحَسَدُ، وَيُلَبِّسُ الشَّيْطَانُ

اور میرا حق مجھے کیسے مل سکتا ہے اور اس کے ظلم کو ختم کیسے کیا جائے؟ (مذکورہ) ضرورت کے پیش نظر یہ غیبت جائز ہے لیکن احتیاط اور افضلیت اس میں ہے کہ وہ یہ صورت اختیار کرے کہ ایک آدمی (بلا نام لینے کے) جس میں یہ عیب موجود ہے تو اس صورت میں چونکہ بلا تعین مقصد پورا ہوتا ہے اس لئے بہتر ہے البتہ تعین کے ساتھ ذکر کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ ہم اس بات کو حضرت ہندؓ کی حدیث کے ضمن میں بیان کریں گے (چوتھی قسم) مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیش نظر ان کو شر سے محفوظ رکھنا اس کی چند صورتیں ہیں (پہلی صورت) یہ ہے کہ مجروح راویوں اور گواہوں پر جرح کرنا یہ تو تمام مسلمانوں کے نزدیک اجماعی طور پر جائز ہے بلکہ ضرورت کے وقت جرح کرنا فرض ہے (دوسری صورت) کسی انسان کے ساتھ رشتہ مصاہرت یا شراکت یا امانت رکھنے یا اس کے ساتھ کسی معاملے میں یا اس کے پڑوسی بننے میں مشورہ طلب کرنا اور جس سے مشورہ لیا جائے اس پر واجب ہے کہ وہ اس آدمی کے حالات کو پردۂ خفا میں نہ رکھے بلکہ خیر خواہی کے پیش نظر اس کی ان برائیوں کا ذکر کرے جو اس میں موجود ہیں (تیسری صورت) جب آپ کسی طالب علم کو دیکھیں کہ وہ کسی بدعتی یا فاسق کے پاس آتا جاتا ہے اور ان سے علم حاصل کرتا ہے اور خطرہ ہے کہ طالب علم کو اس سے نقصان ہوگا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خیر خواہی کے پیش نظر اس کا حال بیان کرے اس صورت میں بعض اوقات مغالطے پیش آجاتے ہیں اس لئے کہ کبھی حسد کی وجہ سے اس کو بُرا بتایا جاتا ہے اور کبھی شیطان اس پر اصل حقیقت کو ملتبس کر دیتا ہے اور ذہن میں یہ خیال اجاگر کرتا ہے کہ اس کی برائی کو ظاہر کرنا خیر خواہی ہے لہٰذا اس صورت میں فطانت محفوظ خاطر رہے اور احتیاط

عليه ذلك، ويخيل إليه
أنه نصيحة فليتفطن لذلك
ومنها أن يكون له ولاية لا
يقوم بها على وجهها: إما بأن
لا يكون صالحا لها، وإما بأن
يكون فاسقا، أو مغفلا، ونحو
ذلك. فيجب ذكر ذلك لمن
له عليه ولاية عامة ليزيله و
يولي من يصلح، أو يعلم ذلك
منه ليعامله بمقتضى حاله و
لا يغتر به، وأن يسعى في أن
يحثه على الاستقامة أو يستبدل
به، الخامس أن يكون مجاهرا
بفسقه أو بدعته: كالمجاهر
بشرب الخمر، ومصادرة
الناس، وأخذ المكس، وجباية
الأموال ظلما، وتولي، الأمور
الباطلة. فيجوز ذكره بما يجاهر
به، ويحرم ذكره بغيره من
العيوب، إلا أن يكون لجوازه
سبب آخر مما ذكرناه،
السادس التعريف إذا كان
الإنسان معروفا بلقب،
كالأعمش، والأعرج، و
الأصم، والأعمى، والأحول،
وغيرهم جاز تعريفهم بذلك، و
يحرم إطلاقه على جهة التنقيص،
ولو أمكن تعريفه بغير ذلك
كان أولى. فهذه ستة أسباب

کے دامن کو نہ چھوڑا جائے (چوتھی صورت) یہ ہے
کہ اس کو اقتدار حاصل ہے لیکن نااہلیت یا فسق و
فجور یا ناواقفیت کی وجہ سے اقتدار کی ذمہ داریوں
کو پورا کرنے سے کوتاہ ہو تو ایسی صورت میں اس کا
حال ایسے شخص کے سامنے بیان کرنا ضروری ہے.
جس کو عمومی اقتدار حاصل ہے تاکہ وہ اس کو منصب
سے معزول کر کے ایسے انسان کو وہاں لائے جس میں
اس منصب کو سنبھالنے کی صلاحیتیں موجود ہوں یا
اس کی حالت معلوم ہونے کے بعد اس کے ساتھ
مناسب معاملہ اختیار کرے تاکہ وہ کسی غلط فہمی میں
مبتلا نہ رہے اور اس کو ترغیب دلائے کہ وہ استقامت
اختیار کرے یا پھر اس کو منصب سے اتار دیا جائے گا
(پانچویں صورت) جو شخص شارع عام فسق و فجور اور
بدعات کا مرتکب ہوتا ہو مثلاً کھلے بندوں شراب
پیتا ہے لوگوں پر ظلم کرتا ہے. ٹیکس وصول کرتا ہے
ظلماً لوگوں سے مال جمع کرتا ہے اور باطل کاموں کا
مرتکب ہوتا ہے تو اس کے علانیہ فسق و فجور کے کاموں
کو ذکر کرنا جائز ہے البتہ اس کے غیر علانیہ برے
کاموں کو ذکر کرنا حرام ہے جب تک کہ اس کے جواز
کا کوئی اور سبب نہ ہو منجملہ ان اسباب کے جن کا ہم
نے ذکر کیا ہے (چھٹی صورت) جب کوئی شخص کسی
لقب کے ساتھ موصوف ہو مثلاً اعمش (چندھیائی ہوئی
آنکھوں والا) اعرج (لنگڑا) اصم (بہرا) اعمی (اندھا)
احول (بھینگا) وغیرہ تو ان کے تعارف کے لئے ان القاب
کا ذکر کرنا جائز ہے اور تنقیص کے لئے ان القاب کا
استعمال حرام ہے لیکن اگر ان کا تعارف ان
القاب کے علاوہ ممکن ہو تو مناسب ہے کہ ان القاب
سے تعارف نہ کیا جائے پس یہ چھ اسباب ہیں جن کو
علماء نے بیان کیا ہے ان میں اکثر اسباب ایسے ہیں

ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَاَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ، وَدَلَائِلُهَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةٌ فَمِنْ ذٰلِكَ:

جن پر علماء کا اجماع ہو چکا ہے اور انکے دلائل احادیث صحیحہ میں مشہور ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

٤٢٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اِئْذَنُوْا لَهُ، بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اِحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ جَوَازِ غِيْبَةِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضری کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو (لیکن) اپنے قبیلہ میں یہ بُرا انسان ہے۔ (بخاری، مسلم) امام بخاریؒ نے اس حدیث کی بنا پر فساد کرنے والوں اور نفاق کی بیماری والوں کی غیبت کو جائز بتایا ہے۔

٤٣٠- وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: هٰذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں خیال کرتا ہوں کہ فلاں اور فلاں انسان ہمارے دین کو پہچانتے ہوں (بخاری) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ لیث بن سعد راوی الحدیث نے بیان کیا کہ دونوں آدمی منافق تھے۔

٤٣١- وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ» وَهُوَ تَفْسِيْرٌ لِرِوَايَةِ: «لَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ» وَقِيْلَ مَعْنَاهُ:

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ حضرت ابوالجہم اور حضرت معاویہ نے میری طرف منگنی کا پیغام بھیجا ہے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ تو غریب فقیر ہے اس کے پاس مال وغیرہ نہیں ہے، اور ابوالجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نیچے نہیں کرتا (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ لیکن ابوالجہم وہ تو عورتوں کو بہت مارتا ہے۔ یہ دراصل (لا یضع العصا عن عاتقہ) یعنی وہ اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں رکھتا) کی تفسیر ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ وہ زیادہ سفر کرنے

كَثِيْرُ الْاَسْفَارِ

والا ہے ۔

۶۴۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ : لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَالَ : لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ ، فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ ، فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ مَا فَعَلَ : فَقَالُوْا : كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْهُ شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقِيْ : « اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ » ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے کہ اس میں لوگوں کو شدت کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ عبداللہ بن ابی (منافق) نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا تم ان لوگوں پر (کچھ) خرچ نہ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں گے اور (یہ بھی) کہا جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو عزت والا اس سے ذلیل کو نکال دے گا چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کے بارے اطلاع دی آپ نے عبداللہ بن ابی کی طرف پیغام بھیجا اور دریافت کیا، تو اس نے پختہ قسم اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس نے یہ کام نہیں کیا لوگوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھوٹ کہا ہے چنانچہ لوگوں کی اس بات سے میرے دل کو شدید صدمہ لاحق ہوا یہاں تک کہ اللہ نے میری تصدیق نازل فرمائی (اذا جاءك المنافقون) پھر نبی صلی اللہ علیہ نے ان کو بلایا تاکہ ان کیلئے مغفرت طلب کریں لیکن انہوں نے (تکبر کی وجہ سے) اپنے سروں کو پھیر دیا۔ (بخاری، مسلم)

۶۴۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَتْ هِنْدٌ امْرَاَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ، قَالَ : « خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ہند نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور وہ مجھے اتنا مال نہیں دیتا ہے جو مجھ کو اور میری اولاد کو کافی ہے ہاں اگر میں اس کے علم کے علاوہ اس کے مال سے کچھ اٹھا لوں آپ نے فرمایا اتنا مال لے سکتی ہو جو احسن طریق سے تجھے اور تیری اولاد کے لئے کافی ہو۔ (بخاری، مسلم)

(۱۱۴)

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلٰى جِهَةِ الْإِفْسَادِ

چغل خوری کی حرمت کا بیان یعنی لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے کے پاس بیان کرنا۔

(۷۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: ”هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ“

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ طعن آمیز اشارے کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔

(۷۱) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: ”مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ“

نیز فرمایا:- جب (وہ) کوئی کام کرتا ہے تو دو لکھنے والے جو دائیں بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں کوئی بات اسکی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اسکے پاس تیار رہتا ہے۔

۶۴۴- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت حذیفہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں چغل خور آدمی داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

۶۴۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: ”إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ! بَلٰى إِنَّهُ كَبِيْرٌ: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَهٰذَا لَفْظُ إِحْدٰى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنٰى: ”وَ

حضرت ابن عباس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی ایسے بڑے گناہ کی وجہ سے (جس سے بچنا مشکل تھا) عذاب نہیں ہو رہا ہے اگرچہ وہ گناہ تو بڑا ہی ہے ان میں ایک چغل خور تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچاؤ نہیں رکھتا تھا۔ (بخاری، مسلم) بخاری کی روایات میں سے ایک روایت کے یہ

---

[1] سورۃ ن آیۃ ۱۱، [2] سورۃ ق آیۃ ۱۸۔

يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ" : أَيْ كَبِيرٍ فِي زَعْمِهِمَا - وَقِيلَ: كَبِيرٍ تَرْكُهُ عَلَيْهِمَا -

الفاظ ہیں۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا تھا کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خیال میں بڑا گناہ نہیں تھا یا بعض نے کہا کہ اس سے بچنا ان کے لئے مشکل نہ تھا

۱۵۴۳- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ: الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْعَضْهُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْهَاءِ عَلَى وَزْنِ الْوَجْهِ، وَرُوِيَ "الْعِضَةُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى وَزْنِ الْعِدَةِ. وَهِيَ الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ، وَعَلَى الرِّوَايَةِ الْأُولَى: الْعَضْهُ مَصْدَرٌ يُقَالُ: عَضَهَهُ عَضْهًا: أَيْ رَمَاهُ بِالْعَضْهِ -

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ "عضہ" کس کو کہتے ہیں وہ چغلخوری ہے جو لوگوں کے درمیان کی جاتی ہے۔ (مسلم)

"العضہ" عین مہملہ کے فتح اور ضاد معجمہ کے سکون اور ہاء کے ساتھ (الوجہ) کے وزن پر اور یہ لفظ عین کے کسرہ اور ضاد معجمہ کی فتح کے ساتھ بھی مروی ہے "عدۃ" کے وزن پر جھوٹ بہتان کے معنی میں مستعمل ہے اور پہلی روایت کے لحاظ سے "العضہ" مصدر ہے کہا جاتا ہے۔ عضہہ عضہا یعنی اس کو متہم کیا۔

(۱۱۵)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْلِ الْحَدِيثِ وَكَلَامِ النَّاسِ إِلَى وُلَاةِ الْأُمُورِ إِذَا لَمْ تَدْعُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَنَحْوِهَا

لوگوں کی باتوں کو بلا ضرورت بلا فساد انگیزی وغیرہ کے حکام تک پہنچانے سے ممانعت کا بیان

(۴۲) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:- اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں

[1] سورۃ المائدۃ آیۃ ۲ -

وَفِى الْبَابِ الْأَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِى الْبَابِ قَبْلَهُ۔

مدد نہ کیا کرو۔

اس باب میں وہ احادیث بھی ہیں جو اس باب سے پہلے ہیں۔

٦٤٧۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُبَلِّغُنِىْ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِىْ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّىْ أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ۔

حضرت ابن مسعود رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی میرے کسی صحابی کے متعلق مجھے کچھ نہ پہنچائے اس لئے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(١٤٦)

بَابُ ذَمِّ ذِى الْوَجْهَيْنِ!

دورخ منافق کی مذمت کا بیان

(٤٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: ﴿يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ، وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا﴾ الْآيَتَيْنِ۔

یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور خدا ان کے (تمام) کاموں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

٦٤٨۔ وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِىْ هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لَهُ، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو (سونے چاندی کی) کانوں کی مانند پاؤگے یعنی لحاظ اچھے خاندان کے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے جب وہ دین کی فہم حاصل کرلیں گے اور تم امارت میں ان لوگوں کو بہتر پاؤگے جو اس کو بہت زیادہ مکروہ سمجھیں اور تمام لوگوں سے بدترین اس انسان کو پاؤگے جو دورخ والا منافق ہے کہ ان کے پاس ایک رخ سے

---

[1] سورة النساء آية ٨.

الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

... ساتھ آتا ہے اور ان لوگوں کے سامنے دوسرے چہرے کے ساتھ آتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۷۴۹- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِجَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت محمد بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے ہاں جاتے ہیں تو ہم ان کے سامنے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے ہاں سے واپس آ کر کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس طریق کو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق سمجھتے تھے۔ (بخاری)

(۱۱۶)

بَابُ تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ

جھوٹ کی حرمت کا بیان

(۷۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور (اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

(۷۵) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ»

نیز فرمایا۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔ (لکھ لیتے ہیں)۔

۷۵۰- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی نیکی کا راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راہ دکھاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کا راہ دکھاتا ہے اور برائی دوزخ کا راہ دکھاتی ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ

[1] سورۃ الاسراء آیۃ ۳۶، [2] سورۃ قٓ آیۃ ۱۸۔

الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ (بخاری مسلم)

۱۵۵۱- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ فِي بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی۔ وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان سے ایک موجود ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔ (بخاری۔ مسلم) یہ حدیث باب الوفاء بالعہد کے تحت اسی طرح حضرت ابوہریرہ ؓ کی حدیث کے ساتھ گزر چکی ہے۔

۱۵۵۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عباس ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا نہیں تو قیامت کے روز اس کو برابر تکلیف دی جاتی رہے گی کہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے لیکن وہ کبھی گرہ نہ لگا سکے گا۔ اور جو شخص لوگوں کی باتوں کی طرف کان لگاتا ہے جب کہ لوگ اس کو ناگوار سمجھتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا ہوا ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی (ذی روح) کی تصویر بناتا ہے اس کو عذاب دیا جائیگا اور اس کو تکلیف دیجائیگی کہ وہ اسمیں روح پھونکے لیکن وہ ہرگز روح پھونک نہ سکیگا۔ (بخاری)

«تَحَلَّمَ»: أَيْ قَالَ إِنَّهُ حَلُمَ فِي نَوْمِهِ وَرَأَى كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ كَاذِبٌ۔ وَ«الْآنُكُ» بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّونِ وَتَخْفِيفِ الْكَافِ: وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ۔

«تحلم» اس نے بیان کیا کہ خواب میں فلاں فلاں چیز دیکھی ہے حالانکہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔ «الآنک» مد اور نون کے ضمہ اور کاف کی تخفیف (بلا تشدید) کے ساتھ پگھلے ہوئے سیسہ کو کہتے ہیں۔

۴۵۳ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَمَعْنَاهُ يَقُولُ: رَأَيْتُ فِيمَا لَمْ يَرَهُ.

حضرت ابن عمر رض بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھلائے جس کو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) (بخاری) مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی چیز کے دیکھنے کا ذکر کرے جسکو اس نے نہیں دیکھا۔

۴۵۴ - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ، فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى!» قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ

حضرت سمرہ بن جندب رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ اپنے صحابہ رض سے دریافت فرماتے رہتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے پس وہ آپ پر خواب بیان کرتا جس کو مشیت ایزدی شامل حال ہوتی کہ وہ بیان کرے ایک دن آپ نے ہم سے بیان کیا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے انہوں نے مجھ سے کہا چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑا اور ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی پتھر اٹھائے اس کے پاس کھڑا تھا اور اس کے سر پہ پتھر پھینک رہا تھا اور اس کے سر کو کچل رہا تھا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا ہے وہ پتھر اٹھانے کے لئے پتھر کے پیچھے جاتا ہے پتھر اٹھا کر واپس نہیں آتا کہ دوسرے آدمی کا سر پہلے جیسا ہو جاتا ہے پھر وہ آدمی اسی طرح کرتا ہے جیسا کہ پہلے کیا تھا راوی نے بیان کیا کہ میں نے ان سے دریافت کیا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا چلو میں چل پڑا پھر ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو گدی کے بل لیٹا ہوا ہے اور ایک دوسرا آدمی اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے اور وہ اس کے چہرے کے ایک طرف کے کلے کو گدی تک چیر دیتا ہے اور اس کے ناک کو بھی گدی تک اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیرتا ہے) پھر دوسرے

وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى
قَفَاهُ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ
فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ
الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ
حَتَّى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ
ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا
فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلَى» قَالَ: قُلْتُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِي
انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا
عَلَى مِثْلِ التَّنُّوْرِ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ
قَالَ: «فَإِذَا فِيْهِ لَغَطٌ، وَأَصْوَاتٌ
فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَإِذَا فِيْهِ رِجَالٌ
وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيْهِمْ
لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا
أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا
قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِي:
انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا
عَلَى نَهْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ
يَقُوْلُ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا
فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ
وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ
جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً، وَ
إِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ
ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ
عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ
فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ
ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ
فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا،
قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِي

پہلو کی طرف جاتا ہے تو اس کے ساتھ بھی یہی
طرزِ عمل اختیار کرتا ہے جو پہلے کے ساتھ کیا تھا
ابھی اس پہلو سے وہ فارغ نہیں ہوا پایا تک
کہ وہ پہلے کی طرح درست ہو جاتا
ہے پھر دوبارہ اس کے ساتھ پہلا سا عمل کرتا ہے۔
راوی نے بیان کیا کہ میں نے دریافت کیا
سبحان اللہ! یہ دو کون ہیں انہوں نے مجھے کہا
(آگے) چلو میں چل دیا تو ہم ایک چیز کے پاس
پہنچے جو تنور کی مانند تھی میرا خیال ہے کہ آپ نے
فرمایا اس میں شور و شغب اور آوازیں بھی
ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں آدمی
عورتیں ننگے تھے اور نیچے سے ان کو ایک
شعلہ عذاب دے رہا تھا جب شعلہ ان کو پہنچتا
تو وہ چیخنے لگتے میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ
ہیں انہوں نے مجھ سے کہا (آگے) چلو میں آگے
چل دیا تو ہم ایک نہر کے پاس پہنچے جو خون کے
رنگ کی طرح سرخ تھی اور اس میں ایک
آدمی تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے
ایک آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے
پتھر جمع کر رکھے تھے اور جب تیرنے والا
تیر کر اس آدمی کی طرف جاتا جس نے اپنے پاس
پتھر جمع کر رکھے ہیں تو وہ اس کے منہ کو پتھروں
سے توڑتا پھر وہ چلا جاتا اور تیرتا ہوا اس کے پاس
آنے لگتا تو وہ پتھروں کے ساتھ اس کے منہ کو
توڑتا اسی طرح جب بھی وہ اس کی طرف لوٹنے
لگتا تو وہ اس کے منہ کو پتھروں کے ساتھ توڑتا
میں نے ان سے دریافت کیا یہ کون ہیں انہوں نے
مجھے کہا (آگے) چلو، چنانچہ میں چل دیا پھر ہم ایک
کریہ المنظر انسان کے پاس پہنچے یا جیسا کہ آپ

انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ أَوْ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْأًى فَإِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ: مَا هَذَا؟ وَمَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا إِلَى دَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ دَوْحَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَا لِي: ارْقَ فِيهَا، فَارْتَقَيْنَا فِيهَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ! وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ! قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، وَإِذَا هُوَ نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا

کسی انتہائی درجے کے قبیح انسان کو دیکھ رہے ہوں اس کے سامنے آگ تھی وہ آگ جلا رہا تھا اور اس کے گرد گھوم رہا تھا میں نے ان سے دریافت کیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا (آگے) چلو (آگے) چلو پس ہم چل دیئے اور ہم ایک باغ کے پاس پہنچے جس میں موسم بہار کے ہر قسم کے کھلے ہوئے پھول تھے اور باغ کے درمیان ایک طویل قد انسان تھا اس کی لمبائی کی وجہ سے میں اس کا سر دیکھنے کے قریب نہ تھا اور اس آدمی کے ارد گرد کثرت کے ساتھ بچوں کا ہجوم کبھی نہیں دیکھا میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ اور یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا (آگے) چلو (آگے) چلو ہم آگے گئے تو ہم ایک بہت بڑے درخت کے پاس پہنچے کہ اس جیسا بڑا اور خوبصورت درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا انہوں نے مجھے کہا آپ اس پر چڑھیں ہم اس پہ بلند ہوئے تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شہر ہے جس میں ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی کی تھی جب ہم اس کے دروازہ پر پہنچے تو ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا چنانچہ دروازہ کھل گیا ہم اس میں داخل ہوئے (وہاں) ہم ایسے لوگوں سے ملے جن کا آدھا جسم بہت زیادہ خوبصورت تھا ایسا کبھی دیکھا نہیں گیا اور ان کا آدھا بہت بدصورت تھا ایسا بدصورت بھی کبھی دیکھنے میں نہیں آیا (میرے) ساتھیوں نے ان سے کہا جاؤ اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ پانی کی نہر دریا کی (طرح) جاری تھی۔ جس کا پانی بہت زیادہ سفید تھا وہ گئے اور اس

إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ » قَالَ: قَالَا لِيْ: هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ قَالَا لِيْ: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا، فَذَرَانِيْ فَأَدْخُلَهٗ - قَالَا: أَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهٗ - قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّيْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا؟ فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَأَيْتُ؟ قَالَا لِيْ: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ: أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ إِلٰى قَفَاهُ وَ مَنْخِرُهٗ إِلٰى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ وَ النِّسَآءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَآءِ التَّنُّوْرِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهٗ اٰكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا

میں گر پڑے پھر ہماری جانب آئے تو ان کی بدصورتی ان سے زائل ہو چکی تھی اور وہ بہت خوبصورت نظر آ رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے مجھے بتایا یہ جنت عدن ہے اور وہ آپ کا مقام ہے۔ اس دوران میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کے مانند ایک محل نظر آیا انہوں نے مجھے کہا کہ وہ تیرے رہنے کی جگہ ہے میں نے ان سے کہا اللہ تم کو برکت عطا فرمائے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں انہوں نے کہا اس وقت نہیں البتہ آپ اس میں داخل ہوں گے۔ پھر میں نے ان سے دریافت کیا میں نے آج رات عجائبات کا ملاحظہ کیا تو آپ بتائیں کہ میں نے کیا کیا دیکھا؟ انہوں نے کہا ہم آپ کو ضرور بتائیں گے پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے جس کے سر کو پتھر سے توڑ کچلا جا رہا تھا وہ آدمی ہے جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ پہنچے کہ اس کے کلوں، ناک، آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا ہے وہ آدمی ہے جو علی الصبح گھر سے نکلتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور اس کا جھوٹ دنیا کے کناروں تک پھیل جاتا ہے لیکن ننگے مرد و زن جو تنور جیسی بھٹی میں ہیں وہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں اور وہ آدمی جس کے پاس آپ پہنچے کہ وہ نہر میں تیرتا ہے اور منہ میں پتھر ڈالتے ہے وہ سود خوار ہے اور کریہہ المنظر آدمی جو آگ کے پاس تھا، آگ کو جلا رہا تھا اور

فانه مالك خازن جهنم، واما الرجل الطويل الذي في الروضة فانه ابراهيم، واما الولدان الذين حوله فكل مولود مات على الفطرة، وفي رواية البرقاني «ولد على الفطرة» فقال بعض المسلمين: يا رسول الله، واولاد المشركين؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم «واولاد المشركين» واما القوم الذين كانوا شطر منهم حسن وشطر منهم قبيح فانهم قوم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا تجاوز الله عنهم» رواه البخاري - وفي رواية له «رايت الليلة رجلين اتياني فاخرجاني الى ارض مقدسة» ثم ذكره وقال: «فانطلقنا الى نقب مثل التنور اعلاه ضيق واسفله واسع يتوقد تحته نارا، فاذا ارتفعت ارتفعوا حتى كادوا ان يخرجوا، واذا خمدت رجعوا فيها، وفيها رجال ونساء عراة» وفيها «حتى اتينا على نهر من دم» ولم يشك فيه «فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل وبين يديه حجارة، فاقبل الرجل الذي في النهر فاذا اراد ان

اس کے گرد گھوم رہا تھا وہ فرشتہ جہنم کا دربان ہے اور وہ لمبے آدمی جو باغ میں تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے، اور اس کے گرد بچے وہ تھے جو بچپن میں فطرت پر فوت ہوئے بعض صحابہ رض نے دریافت کیا؟ یا رسول اللہ! مشرکوں کے بچے بھی ان میں ہیں آپ نے فرمایا ہاں مشرکوں کے بچے بھی ان میں ہیں اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم بہت خوبصورت ہے اور آدھا جسم بدصورت ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی کیے اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔ (بخاری) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور مجھے پاک زمین کی طرف لے گئے پھر بیان کیا کہ ہم ایک گڑھے پر گئے جو تنور کی مانند تھا۔ اس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا حصہ فراخ تھا اس میں آگ مشتعل تھی جب آگ کے شعلے بلند ہوتے تو (وہ لوگ جو اس میں تھے) وہ بھی اوپر کی سطح کی طرف بلند ہوتے یہاں تک کہ وہ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب شعلے نیچے ہو جاتے تو وہ بھی نیچے چلے جاتے وہ مرد عورتیں ننگے تھے اور اس روایت میں ہے یہاں تک کہ ہم خون کی نہر کے پاس پہنچے اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں وہاں نہر کے درمیان ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے کنارے بھی ایک آدمی تھا

يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ جَعَلَ يَرْمِيْ فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ». وَفِيْهَا «فَصَعِدَا بِيْ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ». وَفِيْهَا: «الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». وَفِيْهَا: «الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ فَيُفْعَلُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالدَّارُ الْأُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيْلُ، وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابَةِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ دَعَانِيْ أَدْخُلْ مَنْزِلِيْ، قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ؛

قَوْلُهُ «يَثْلَغُ رَأْسَهُ» هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَشْدَخُهُ وَيَشُقُّهُ. قَوْلُهُ

جس کے سامنے پتھر تھے پس وہ آدمی جو نہر کے درمیان میں (کھڑا) ہے جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر پھینک دیتا اور اس کو واپس لوٹا دیتا تو وہ واپس لوٹ جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مجھے ایک درخت پر لے گئے اور مجھے ایسے گھر میں داخل کیا جس سے خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں بوڑھے، جوان مرد تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جس آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کے گلے کو چیرا جا رہا ہے وہ جھوٹ بولنے والا شخص ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے اور اس کا جھوٹ (دنیا کے) کناروں تک پہنچ جاتا ہے قیامت کے دن تک یہ آدمی اس عذاب میں مبتلا رہے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جس آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کے سر کو کچلا جا رہا ہے وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے قرآن کی تعلیم عطا فرمائی لیکن رات بھر وہ سویا رہا (اور اس نے قرآن نہ پڑھا) اور نہ ہی دن بھر اس پر عمل کیا۔ قیامت کے دن تک وہ اس عذاب میں مبتلا رہے گا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام ایمانداروں کا ٹھکانہ ہے اور یہ گھر شہداء کا گھر ہے اور میں جبرائیل فرشتہ اور یہ میکائیل فرشتہ ہے آپ اپنا سر بلند فرمائیں میں نے سر اونچا کیا تو میرے سامنے بادل جیسی کوئی چیز تھی انہوں نے بتایا وہ آپ کی منزل ہے میں نے کہا مجھے پھر وہاں چلنے دیجئے انہوں نے جواب دیا ابھی آپ کی زندگی باقی ہے جس کو آپ نے مکمل کرنا ہے جب تکمیل ہو جائے گی تو آپ اپنے گھر میں داخل ہو جائیں گے۔ (بخاری)

"یثلغ راسہ" ثاء مثلثہ غین معجمہ کے ساتھ معنی یہ ہے کہ وہ اس کو چیر رہا تھا۔

"يَتَدَهْدَهُ": أَيْ يَتَدَحْرَجُ. وَ"الْكَلُّوبُ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّ اللَّامِ الْمُشَدَّدَةِ وَهُوَ مَعْرُوفٌ. قَوْلُهُ "فَيُشَرْشِرُ": أَيْ يُقَطِّعُ. قَوْلُهُ "فَتَضَوْضَوْا" وَهُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ أَيْ صَاحُوا. قَوْلُهُ "فَيَفْغَرُ" هُوَ بِالْفَاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: أَيْ يَفْتَحُ. قَوْلُهُ "الْمَرْآةِ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ: أَيِ الْمَنْظَرِ. قَوْلُهُ "يَحُشُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ: أَيْ يُوقِدُهَا. قَوْلُهُ "رَوْضَةٌ مُعْتَمَّةٌ" هُوَ بِضَمِّ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ التَّاءِ وَتَشْدِيدِ الْمِيمِ: أَيْ وَافِيَةُ النَّبَاتِ طَوِيلَتُهُ. قَوْلُهُ "دَوْحَةٌ" هِيَ بِفَتْحِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ. قَوْلُهُ "الْمَحْضِ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ اللَّبَنُ. قَوْلُهُ "فَسَمَا بَصَرِي" أَيِ ارْتَفَعَ. "وَصُعُدًا" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: أَيْ مُرْتَفِعًا. "وَالرَّبَابَةُ" بِفَتْحِ الرَّاءِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ مُكَرَّرَةً: وَهِيَ الْغَمَامَةُ.

"یتدھدہ" لڑھکتا ہے۔ "الکلوب" کاف کے فتح اور لام مشددہ کے پیش کے ساتھ مشہور چیز ہے اسکو آنکڑا کہتے ہیں۔ "فیشرشر" اس کے ٹکڑے کر رہا ہے۔ "فتضوضوا" دونوں ضاد معجمہ کے ساتھ معنی یہ ہے کہ انہوں نے شور مچایا۔ "فیفغر" فاء اور غین معجمہ کے ساتھ معنی یہ ہے کہ اس کے منہ کھولتا ہے۔ "المرآۃ" میم کے فتح کے ساتھ منظر کو کہتے ہیں۔ "یحشہا" یاء کے فتح اور حاء مھملہ کے ضمہ اور شین معجمہ کے ساتھ معنی یہ ہے کہ وہ آگ جلا رہا ہے۔ "روضۃ معتمۃ" میم کے پیش عین کے سکون تاء کے فتح اور میم کی شد کے ساتھ جس کی انگوری طویل اور وافر ہو۔ "دوحۃ" دال کے فتح واو کے سکون اور حاء مھملہ کے ساتھ بہت بڑے درخت کو کہتے ہیں۔ "المحض" میم کے فتح اور حاء مھملہ کے سکون اور ضاد معجمہ کے ساتھ دودھ کو کہتے ہیں۔ "فسما بصری" میری نظر بلند ہوئی۔ "صعدا" صاد اور عین کے ضمہ کے ساتھ بلند کے معنی میں ہے۔ "الربابۃ" راء کے فتح اور باء موحدہ مکررہ کے ساتھ بادل کو کہتے ہیں۔

۱۱۸

بَابُ بَيَانِ مَا يَجُوزُ مِنَ الْكَذِبِ !

کذب کی جائز صورتیں

اعلم أن الكذب وإن كان أصله محرما، فيجوز في بعض الأحوال بشروط قد أوضحتها في كتاب: «الأذكار»، ومختصر ذلك: أن الكلام وسيلة إلى المقاصد، فكل مقصود محمود يمكن تحصيله بغير الكذب يحرم الكذب فيه، وإن لم يمكن تحصيله إلا بالكذب جاز الكذب. ثم إن كان تحصيل ذلك المقصود مباحا كان الكذب واجبا: فإذا اختفى مسلم من ظالم يريد قتله أو أخذ ماله وأخفى ماله وسئل إنسان عنه وجب الكذب بإخفائه. وكذا لو كان عنده وديعة وأراد ظالم أخذها وجب الكذب بإخفائها. والأحوط في هذا كله أن يوري. ومعنى التورية أن يقصد بعبارته مقصودا صحيحا ليس هو كاذبا بالنسبة إليه وإن كان كاذبا في ظاهر اللفظ وبالنسبة إلى ما يفهمه المخاطب، ولو ترك التورية وأطلق عبارة الكذب فليس بحرام في هذا الحال. واستدل العلماء بجواز الكذب في هذا

یاد رکھو اگرچہ بالاصالہ جھوٹ بولنا حرام ہے لیکن بعض حالات میں چند شرائط کے ساتھ جھوٹ بولنا جائز ہو جاتا ہے میں نے ان شرائط کا ذکر "کتاب الاذکار" میں کیا ہے مختصراً سن لیجئے کہ چونکہ کلام کرنا مقاصد کا ذریعہ ہے تو ہر وہ مقصود جو صحیح ہو اور جھوٹ کے بغیر اس تک پہنچنا ممکن ہو تو وہاں جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر مقصود کا حصول جھوٹ بولنے کے بغیر ممکن نہ ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہوگا پھر اگر مقصود کو حاصل کرنا جائز ہے تو جھوٹ بولنا بھی جائز ہے اور اگر مقصود ضروری ہے تو جھوٹ بولنا ضروری ہے (مثلاً، جب کوئی مسلمان آدمی کسی ظالم سے چھپا ہوا ہے جو اس کو قتل کر دینا چاہتا ہے یا اس سے مال غصب کرنا چاہتا ہے لیکن اس نے اپنے مال کو چھپا دیا ہے تو اگر کسی آدمی سے اس کے بارے معلوم کیا جائے (جب کہ وہ جانتا ہے) تو اس کو چھپانا اور جھوٹ بولنا ضروری ہے اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس امانت ہے اور کوئی ظالم اس سے چھیننا چاہتا ہے تو اس کو پوشیدہ کرتے ہوئے جھوٹ بولنا ضروری ہے ان تمام صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ وہ توریہ سے کام لے مقصد یہ ہے کہ وہ عبارت کے ساتھ صحیح مقصود کا ارادہ کرے کہ عبارت کے لحاظ سے وہ جھوٹا نہیں ہے اگرچہ ظاہری الفاظ اور اس مفہوم کے لحاظ سے وہ جھوٹا ہے جسکو مخاطب سمجھتا ہے اور اگر توریہ چھوڑ دے اور بالاطلاق عبارتاً جھوٹ کہے تو اس حالت میں جھوٹ کہنا حرام

الْقِتَالِ بِحَدِيثِ أُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، تَعْنِي الْحَرْبَ، وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا۔

نہیں ہے اس حالت میں کذب کے جواز پر حضرت اُم کلثومؓ کی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ وہ انسان جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان مصالحت کراتا ہے اور بہتر بات کی نسبت کرتا ہے یا اچھی بات کہتا ہے (بخاری، مسلم) امام مسلم نے ایک روایت میں اضافہ کیا کہ حضرت ام کلثومؓ نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے نہیں سُنا کہ آپ کسی بات میں (جھوٹ بولنے کی) اجازت دیتے ہوں مگر تین باتوں میں جہاد، لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور خاوند کا اپنی بیوی کی باتیں کرتے ہوئے یا بیوی کا اپنے خاوند کی باتیں کرتے ہوئے جھوٹ کہنا۔

(۱۱۹)

بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّثَبُّتِ فِيمَا يَقُولُهُ وَيَحْكِيهِ!

بات کہنے اور اس کو نقل کرنے میں تحقیق کی تاکید کا بیان

(۷۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1]: «وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اے بندے! جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

(۷۷) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»

نیز فرمایا: کوئی بھی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔

۱۵۵۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے اتنا جھوٹ بولنا ہی کافی ہے کہ وہ جو بات سُن پائے اس کو بیان کرتا پھرے۔ (مسلم)

۱۵۵۶۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری طرف سے

[1] سورۃ الاسراء آیۃ ۳۶ [2] سورۃ ق آیۃ ۱۸

وَسَلَّمَ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کوئی حدیث بیان کرے جب کہ وہ اس کو جھوٹ خیال کرتا ہے تو وہ جھوٹے لوگوں میں سے ایک جھوٹا آدمی ہے۔ (مسلم)

۱۵۷۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک سوتن ہے کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اپنے خاوند کی طرف سے تکلف کے ساتھ اظہار کروں کہ اس نے مجھے یہ یہ دیا حالانکہ اس نے مجھے نہیں دیا آپ نے فرمایا وہ شخص جو تکلف کے ساتھ کسی کے عطیہ کا اظہار کرتا ہے حالانکہ وہ نہیں دیا گیا تو اس کی مثال اس آدمی کی ہے جو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ (بخاری، مسلم)

«الْمُتَشَبِّعُ» هُوَ الَّذِي يُظْهِرُ الشِّبَعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَانَ، وَمَعْنَاهُ هُنَا أَنْ يُظْهِرَ أَنَّهُ حَصَلَ لَهُ فَضِيلَةٌ وَلَيْسَتْ حَاصِلَةً. «وَلَابِسُ ثَوْبَيْ زُورٍ» أَيْ ذِي زُورٍ، وَهُوَ الَّذِي يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ: بِأَنْ يَتَزَيَّا بِزِيِّ أَهْلِ الزُّهْدِ وَالْعِلْمِ أَوِ الثَّرْوَةِ لِيَغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ. وَقِيلَ غَيْرُ ذٰلِكَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

«المتشبع» وہ شخص جو سیر ہونے کا اظہار کرتا ہے حالانکہ وہ سیر نہیں ہوا مقصد یہ ہے کہ وہ اظہار کرے کہ اس کو فضیلت حاصل ہے حالانکہ فضیلت حاصل نہیں ہے۔ «ولابس ثوبی زور» ای ذی زور" وہ شخص مراد ہے جو لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ وہ پرہیزگار اہل علم یا اصحاب ثروت لوگوں جیسا لباس پہنتا ہے تاکہ لوگ دھوکہ میں آجائیں حالانکہ اس میں وہ صفات نہیں ہیں بعض نے اس کے علاوہ (معانی) بیان کئے ہیں واللہ اعلم۔

۱۲۰

بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ شَهَادَةِ الزُّورِ

جھوٹی گواہی کی حرمت کی شدت کا بیان!

(۸۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ [۱]: «وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

[۱] سورة الحج آية ۳۰۔

(۷۹) وَقَالَ تَعَالٰی : «وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ»

نیز فرمایا :- اور ذرا سے بندے ! جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

(۸۰) وَقَالَ تَعَالٰی : «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»

نیز فرمایا :- لکھ لیتے ہیں کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔

(۸۱) وَقَالَ تَعَالٰی : «إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ»

نیز فرمایا :- بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے۔

(۸۲) وَقَالَ تَعَالٰی : «وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ»

نیز فرمایا :- اور وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

۷۵۸- وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟» قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ : «الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ : «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ» فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا : لَيْتَهُ سَكَتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ کے متعلق خبر نہ دوں ہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا آپ ٹیک لگائے تھے کہ آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے فرمایا خبردار اور جھوٹی بات آپ اس جملہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جائیں۔ (بخاری، مسلم)

(۱۲۱)

بَابُ تَحْرِيمِ لَعْنِ إِنْسَانٍ بِعَيْنِهِ أَوْ دَابَّةٍ

کسی خاص انسان یا چارپائے کو لعنت بھیجنے کی حرمت کا بیان

۷۵۹- وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ

حضرت ابوزید بن ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ (جو بیعت الرضوان والوں میں شمار ہوتے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی عمداً جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ اسی طرح

عَلَىٰ يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَيْسَ عَلَىٰ رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہے جیسا کہ اس نے کہا اور جو شخص کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کرے تو اس کے ساتھ قیامت کے روز عذاب میں مبتلا رہے گا اور جو شخص جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر نہیں مان سکتا اور مومن کو ملعون کہنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے ۔ (بخاری، مسلم)

١٦٦٠ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر زیادہ لعنت کرنے والا ہو ۔ (مسلم)

١٦٦١ - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ تو سفارش کرنے والے ہوں گے اور نہ ہی گواہی دینے والے ہوں گے ۔ (مسلم)

٦٦٢ - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ، وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کسی پر) اللہ کی لعنت اس کا غضب اور آگ میں داخل ہونے کا نہ کہو (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے ۔

٦٦٣ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ، وَلَا الْفَاحِشِ ، وَلَا الْبَذِيِّ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کسی پر طعن کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ فحش گو اور نہ بیہودہ بکواس کرتا ہے (ترمذی) اس نے بیان کیا حدیث حسن ہے ۔

۱۶۶۴ـ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ أَهْلًا لِذٰلِكَ وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو لعنت آسمان کی جانب چڑھ جاتی ہے لیکن لعنت کے آگے گزرنے سے آسمان کے دروازے بند ہوتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس پر زمین کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے جب اسے کوئی گزرگاہ نہیں ملتی تو اس آدمی کی طرف واپس چل جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ لعنت کا حقدار ہو ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف واپس آجاتی ہے۔ (ابوداؤد)

۱۶۶۵ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ» قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تھی اس نے اونٹنی کو ڈانٹ پلاتے ہوئے اس پر لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کو سن لیا آپ نے فرمایا اونٹنی پر سے سامان وغیرہ اتار لو اور اسے چھوڑ دو۔ اس لئے کہ اونٹنی ملعونہ ہے حضرت عمران رضی اللہ عنہ راوی بیان کرتے ہیں گویا کہ میں اب دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان گھوم رہی ہے اور کوئی اس کو پیش نہیں آتا (مسلم)

۱۶۶۶ـ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ نَضْلَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ: حَلْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ

حضرت ابو برزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک نوجوان لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی تھا اچانک اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور (خوف کی وجہ سے) تو ہم پر پہاڑ تنگ نظر آنے لگا لڑکی نے اونٹنی کو کہا۔ حل (یہ اسم صوت ہے یعنی چل) اے اللہ اس پر لعنت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ « حَلْ » بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ: وَهِيَ كَلِمَةٌ لِزَجْرِ الْإِبِلِ. وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَدْ يُسْتَشْكَلُ مَعْنَاهُ، وَلَا إِشْكَالَ فِيهِ بَلِ الْمُرَادُ النَّهْيُ أَنْ تُصَاحِبَهُمْ تِلْكَ النَّاقَةُ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِهَا وَذَبْحِهَا وَرُكُوبِهَا فِي غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ كُلُّ ذٰلِكَ وَمَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ لَا مَنْعَ مِنْهُ، إِلَّا مِنْ مُصَاحَبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا لِأَنَّ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ كُلَّهَا كَانَتْ جَائِزَةً فَمُنِعَ بَعْضٌ مِنْهَا فَبَقِيَ الْبَاقِي عَلَى مَا كَانَ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہیں جا سکتی جس پر لعنت کی گئی ہے۔ (مسلم)

"حل" حاء مہملہ کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ اونٹوں کو ڈانٹنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یاد رکھو اس حدیث کے مفہوم کو مشکل قرار دیا جاتا ہے حالانکہ اس میں کچھ اشکال نہیں مقصود یہ ہے کہ آپ نے روک دیا کہ یہ اونٹنی انکے ساتھ نہ جائے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کو نہ فروخت کیا جائے نہ ذبح کیا جائے اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے علاوہ میں اس پر سوار ہوا جائے بلکہ مذکورہ تصرفات اور ان کے علاوہ تصرفات بھی درست ہیں ممنوع نہیں ہیں البتہ اس اونٹنی کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت درست نہیں دیگر تمام تصرفات درست ہیں ان کے ممنوع ہونے کی کوئی دلیل نہیں لہٰذا مذکورہ ایک صورت کے علاوہ باقی تمام صورتیں درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۲۷۲)

بَابُ جَوَازِ لَعْنِ أَصْحَابِ الْمَعَاصِي غَيْرِ الْمُعَيَّنِينَ

بلا تعیین نافرمانوں پر لعنت بھیجنے کے جواز کا بیان

(۸۳) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: « أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ »

ارشاد باری تعالیٰ ہے سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

(۸۴) وَقَالَ تَعَالَى[2]: « فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ »

نیز فرمایا: تو (اس وقت) ان میں ایک پکارنے والا پکار دے گا۔ کہ بے انصافوں پر خدا کی لعنت۔

[1] سورۃ ھود آیۃ ۱۸، [2] سورۃ الاعراف آیۃ ۴۴۔

وَثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ» وَأَنَّهُ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ آكِلَ الرِّبَا» وَأَنَّهُ «لَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ» وَأَنَّهُ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ» أَيْ حُدُودَهَا، وَأَنَّهُ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ» وَأَنَّهُ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ» «وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ» وَأَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ» وَأَنَّهُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ: عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ» وَهٰذِهِ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ وَأَنَّهُ «لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ» وَجَمِيعُ هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ فِي الصَّحِيحِ؛ بَعْضُهَا فِي صَحِيحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَبَعْضُهَا فِي أَحَدِهِمَا، وَإِنَّمَا قَصَدْتُ الْاِخْتِصَارَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهَا، وَسَأَذْكُرُ مُعْظَمَهَا فِي أَبْوَابِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

صحیح حدیثوں میں یہ چیز ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت پر اللہ کی لعنت ہے جو دبالوں کو لمبا دکھانے کیلئے) بال لاتی یا لگواتی ہے اور سود خور پر اللہ کی لعنت ہے نیز آپ نے تصویر بنانے والوں کو ملعون قرار دیا نیز آپ نے فرمایا اس آدمی پر اللہ کی لعنت ہے جو زمین کے حدود کو بدلتا ہے نیز فرمایا چوری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے خواہ انڈے کی چوری کیوں نہ کرے نیز فرمایا اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت بھیجتا ہے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے نیز آپ نے فرمایا جو شخص مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے نیز آپ بددعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ رعل، ذکوان، عصیہ پر لعنت بھیج اس لیے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کے نافرمان ہیں (خیال رہے کہ یہ تینوں عرب کے قبائل ہیں) نیز آپ نے فرمایا اللہ کی یہود پر لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا اور آپ نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں کو ملعون قرار دیا جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں یہ تمام الفاظ صحیح احادیث میں موجود ہیں بعض روایات صحیح بخاری مسلم دونوں میں ہیں اور بعض روایات صرف ایک میں ہیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اختصار سے کام لیا ہے اور ان احادیث کا اکثر و بیشتر حصہ کتاب کے ابواب میں ذکر کروں گا۔

(۱۲۳)

بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ!

مسلمانوں کو ناحق گالی گلوچ کرنا حرام ہے!

(۸۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1]: «وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

۱۶۶۷ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے اور ان سے لڑائی کرنا کفر ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۶۸ - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ اَوِ الْكُفْرِ، اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو ناحق "کافر" کہتا ہے اگر وہ اس کا حقدار نہ ہو تو یہ تہمت کہنے والے پر واپس لوٹتی ہے۔ (بخاری)

۱۶۶۹ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص جو آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں تو اس کا جرم ابتداء کرنے والے پر ہوتا ہے۔ اگر مظلوم زیادتی نہ کرے۔ (مسلم)

[1] سورۃ احزاب آیۃ ۵۸۔

۱۵۶۰ - وَعَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: «اضْرِبُوهُ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: «لَا تَقُولُوا هٰذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے فرمایا اس کو مارو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے بعض لوگ اس کو گھونسہ مار رہے تھے اور بعض لوگ جوتے مار رہے تھے اور بعض اپنے کپڑے سے مار رہے تھے جب وہ آدمی واپس لوٹا تو بعض لوگوں نے اس کو عار دلاتے ہوئے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے آپ نے فرمایا یوں نہ کہو اس پر شیطان کو غالب نہ کرو۔ (بخاری)

۱۵۶۱ - وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگاتا ہے قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی۔ مگر یہ کہ اس کی بات واقعہ کے مطابق ہو۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۳

بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمَصْلَحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

بلا وجہ کسی شرعی مصلحت کے بغیر مرے ہوئے انسانوں کو گالی گلوچ دینا حرام ہے

وَهُوَ التَّحْذِيرُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهِ فِي بِدْعَتِهِ، وَفِسْقِهِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ فِيهِ الْآيَةُ وَالْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

میت کی بدعت فسق و فجور کی اقتدا سے ڈرانے کیلئے آیات کتاب اللہ اور پہلے باب کی حدیثیں دلالت کر رہی ہیں۔

۱۵۶۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَىٰ مَا قَدَّمُوا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ جو انہوں نے اعمال کئے ہیں انہوں نے ان کو پا لیا ہے۔ (بخاری)

(۱۲۵)

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِیْذَاءِ
کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے

(۸۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

۶۷۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۶۷۴ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَیُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهٖ مَنِیَّتُهٗ وَهُوَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَأْتِ اِلَی النَّاسِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّؤْتٰی اِلَیْهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَهُوَ بَعْضُ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ سَبَقَ فِیْ بَابِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آگ سے دور رہنا اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ جب اس کو موت آئے تو وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا خلق اختیار کرے جیسا کہ وہ اپنے ساتھ چاہتا ہے کہ اس خلق کا مظاہرہ کیا جائے۔ (مسلم) یہ حدیث ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کا ذکر امیر کی طاعت کے باب میں ہو چکا ہے۔

(۱۲۶)

بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّدَابُرِ

آپس میں بغض رکھنے قطع تعلق کرنے اور دشمنی رکھنے سے روکنے کا بیان

(٨٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1] : «اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(٨٨) وَقَالَ تَعَالٰی[2] : «اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ»

نیز فرمایا: اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں۔ اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں۔

(٨٩) وَقَالَ تَعَالٰی[3] : «مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ»

نیز فرمایا: محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں۔ اور آپس میں رحم دل۔

٦٧٥ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں نہ بغض رکھو نہ حسد کرو نہ دشمنی کرو نہ قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے (بخاری و مسلم)

٦٧٦ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ : اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا! اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا!» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس آدمی کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا مگر وہ شخص کہ اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہو تو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو۔ یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں (مسلم)

[1] سورة الحجرات آية ١٠، [2] سورة المائدة ٥٤، [3] سورة الفتح آية ٢٩ -

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُ "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ كُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَّاثْنَیْنِ" وَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ ہر جمعرات اور سوموار کے دن اللہ پر لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں باقی حدیث پہلے طریقے کے مطابق ذکر کی۔

(۱۲۷)

بَابُ تَحْرِیْمِ الْحَسَدِ

حسد کی حرمت کا بیان!

وَهُوَ تَمَنِّیْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا سَوَآءٌ كَانَتْ نِعْمَةَ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا۔

حسد کا مطلب یہ ہے کہ حسد کرنیوالا اپنے صاحب سے نعمت کے زوال کی آرزو کرے۔ چاہے خواہ وہ دین کی نعمت ہو یا دنیا کی ۔

(۹۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]: "اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ" وَفِیْهِ حَدِیْثُ اَنَسٍ السَّابِقُ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یا جو خدا نے لوگوں کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے۔ اس کا حسد کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ کی حدیث ملحوظ رہے جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہے ۔

۱۵۷۳- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاكُمْ وَالْحَسَدَ! فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ۔ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ یا گھاس کو ۔ (ابوداؤد)

(۱۲۸)

بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَالتَّسَمُّعِ لِمَنْ یَّكْرَهُ اسْتِمَاعَهٗ

جاسوسی اور اُس آدمی کی طرح کہ سننے سے روکنا جو مکروہ جانتا ہو کہ کوئی اسکی بات سنے

(۹۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[2]: "وَلَا تَجَسَّسُوْا"

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو ۔

(۹۲) وَقَالَ تَعَالٰی[3]: "وَالَّذِیْنَ

نیز فرمایا۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن

[1] سورۃ النساء آیۃ ۵۴ [2] الحجرات ۱۲ [3] سورۃ الاحزاب آیۃ ۵۸

يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا، فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا»

۱۵۷۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا» وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ «بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَعِرْضُهُ، وَمَالُهُ، إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ، وَلَا أَعْمَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ» وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا» وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا» وَفِي

عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں۔ تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی زیادہ جھوٹی بات ہے اور عیبوں کی ٹوہ نہ لگاؤ اور نہ جاسوسی کرو اور نہ حرص کرو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے دشمنی کرو اور نہ قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اس نے تم کو حکم دیا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ رسوا کرے نہ اس کو حقیر جانے تقویٰ اس جگہ ہے اور اپنے سینے کی طرف اشارہ فرما رہے تھے آدمی کے لئے اتنی ہی بری بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ہر مسلمان کا خون اور عزت اور مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تحقیق اللہ تمہارے جسموں اور شکلوں اور تمہارے اعمال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے نہ حسد کرو اور نہ آپس میں دشمنی رکھو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ ٹوہ لگاؤ اور نہ ہی دھوکا کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ تم آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور نہ دشمنی رکھو اور نہ بغض رکھو اور نہ حسد کرو اور اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک دوسرے سے ملنا

وَفِیْ رِوَایَةٍ : «وَلَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِكُلِّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ اَكْثَرَهَا ۔

چلنا نہ چھوڑو اور تم میں سے کوئی آدمی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے ۔ ان تمام روایات کو امام مسلم نے ذکر کیا اور امام بخاری نے اکثر روایات کو ذکر کیا ۔

۱۵۷۹ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : «إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْسَدْتَهُمْ اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ» حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ اگر تو مسلمانوں کے عیبوں کی تلاش کرے گا تو ان کو فساد میں مبتلا کردے گا یا قریب ہے کہ تو ان کو فساد میں مبتلا کردے حدیث صحیح ہے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ۔

۱۵۸۰ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ لَهُ : هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ وَلٰكِنْ اِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَاْخُذْ بِهِ ، حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ ۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور اس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ فلاں انسان ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرات گر رہے ہیں اس پر آپؓ نے فرمایا کہ ہمیں عیب تلاش کرنے سے منع کر دیا گیا ہے ہاں اگر ہمارے سامنے کوئی عیب نمایاں ہوگا تو ہم اس پر گرفت کریں گے حدیث صحیح ہے ابوداؤد نے بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ ذکر کیا ۔

(۲۹۱)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ظَنِّ السُّوْءِ بِالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

بلاضرورت مسلمانوں کے متعلق بدگمانی کرنے سے روکنا

(۹۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] : «يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ»

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔ اے اہل ایمان بہت گمان کرنے سے احتراز کرو ۔ کہ بعض گمان گناہ ہیں ۔

[1] سورۃ الحجرات آیۃ ۱۲ ۔

۱۵۸۱- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ اس لیے کہ بدگمانی زیادہ جھوٹی بات ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۳۰)

بَابُ تَحْرِیْمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِیْنَ

مسلمانوں کو حقیر جاننے کی حرمت کا بیان

(۱۹۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[۱]: «یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے (ممکن ہے) کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں۔ وہ ظالم ہیں۔

(۱۹۵) وَقَالَ تَعَالٰی[۲]: «وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ»

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے۔

۱۵۸۲- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَقَدْ سَبَقَ قَرِیْبًا بِطُوْلِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو اس قدر ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر گردانے (مسلم) قریب ہی یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

[۱] سورة الحجرات آیة ۱۱، [۲] سورة الهمزة آیة ۱۔

۶۸۳ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا ، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً فَقَالَ : « إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ - اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ ، وَغَمْطُ النَّاسِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

وَمَعْنَى « بَطَرُ الْحَقِّ » دَفْعُهُ « وَغَمْطُهُمْ » : اِحْتِقَارُهُمْ - وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ أَوْضَحُ مِنْ هٰذَا فِي بَابِ الْكِبْرِ -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر کبر ہوگا ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہر آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اس کا جوتا اچھا ہو آپ نے فرمایا بے شک اللہ پاک جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر سچی بات کے انکار کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

"بطر الحق" حق کو نہ ماننا "غمطہم" لوگوں کو حقیر جاننا اور اس کی وضاحت اس سے بھی زیادہ باب الکبر میں گزر چکی ہے۔

۶۸۴ - وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ - فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم اللہ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا کون شخص ایسا ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے۔ کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا (یعنی) میں نے اس کو معاف کر دیا اور تیرے اعمال کو ضائع کر دیا۔ (مسلم)

(۱۳۱)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

مسلمان کی تکلیف پر خوش ہونے سے روکنے کا بیان

(۹۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] : « إِنَّمَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے : مومن تو آپس میں

[1] سورۃ الحجرٰت آیۃ ۱۰ -

الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ ‘‘

بھائی بھائی ہیں۔

(۹۷) وَ قَالَ تَعَالٰی[1] : ’’ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ‘‘

نیز فرمایا: جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی یعنی تہمت بدکاری کی خبر پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔

۱۸۵ - وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ’’ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ ‘‘ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ -

حضرت واثلہ بن اسقع رض سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار کرو (ہو سکتا ہے) کہ اللہ اس پر رحم فرمائے اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

وَ فِي الْبَابِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِيْ بَابِ التَّجَسُّسِ : ’’ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ‘‘ اَلْحَدِيْثُ -

اور اس باب ابو ہریرہ رض کی حدیث تجسس کے میں گزر چکی ہے کہ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

(۱۴۲)

بَابُ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ فِي الْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِيْ ظَاهِرِ الشَّرْعِ

ان انساب میں طعن کرنے کی حرمت کا بیان جو شرعاً ثابت ہیں

(۹۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[2] : ’’ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَ اِثْمًا مُّبِيْنًا ‘‘

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

۱۸۶ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ’’ اثْنَتَانِ

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دو باتوں کی وجہ سے

[1] سورۃ النور آیۃ ۱۹ ، [2] سورۃ الاحزاب آیۃ ۵۸ -

فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کافر ہو جاتے ہیں انساب میں طعن لگانے اور میت پر نوحہ کرنے سے۔ (مسلم)

(۱۴۳)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ!

کھوٹ اور دھوکے سے منع کرنے کا بیان

(۹۹) قَالَ اللهُ تَعَالَى[له]: "وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا، فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا، وَإِثْمًا مُّبِينًا"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو۔ ایذا دیں۔ تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

۱۸۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم سے نہیں ہے اور جو ہمیں دھوکہ دیتا ہے وہ بھی ہم سے نہیں ہے۔ (مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا۔ فَقَالَ: "مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟" قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ: قَالَ: "أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔"

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے تو اپنا ہاتھ ڈھیر میں ڈالا آپ کی انگلیوں نے تری کو محسوس کیا آپ نے فرمایا اے غلہ والے یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یا رسول اللہ! اس پر بارش ہو گئی آپ نے فرمایا بارش والے کو اوپر کیوں نہ کیا تاکہ لوگ بھی دیکھ سکتے جو شخص ہم کو دھوکہ دیتا ہے وہ ہم سے نہیں ہے۔

۱۸۸۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[له] سورۃ الاحزاب آیۃ ۵۸۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَنَاجَشُوْا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکہ بازی نہ کرو۔ (بخاری ومسلم)

۷۸۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ بازی سے منع فرمایا۔

۷۹۰۔ وَعَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ»

«اَلْخِلَابَةُ» بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ مَكْسُوْرَةٍ وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ وَهِيَ الْخَدِيْعَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکہ دیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس شخص سے خرید وفروخت کرو اسکو کہہ کر دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔ (بخاری ومسلم)

«الخلابۃ»: خاء معجمہ مکسورہ اور موحدہ کے ساتھ دھوکہ کو کہتے ہیں۔

۷۹۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِيءٍ، أَوْ مَمْلُوْكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

«خَبَّبَ» بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ مُكَرَّرَةٍ: أَيْ أَفْسَدَهُ وَخَدَعَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو خراب کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

«خبب»: خاء معجمہ، باء موحدہ مکررہ کے ساتھ۔ یعنی اس کو خراب کرے اور دھوکہ دے۔

(۱۳۴)

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ

وعدہ کی خلاف ورزی کی حرمت کا بیان

(۱۰۰) قَالَ اللهُ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو اپنے اقرار وں کو پورا

ـله سورة المآئدة آية ۱

بِالْعُقُوْدِ".

کرو۔

(۱۰۱) وَقَالَ تَعَالٰى: "وَ أَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا".

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور عہد کو پورا کرو۔ کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی۔

۶۹۲ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہے۔ اور جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت پیدا ہوگی جب تک کہ وہ اس کو نہ چھوڑ دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ توڑ ڈالے اور جھگڑا کرے تو بکواس کرے۔ (بخاری، مسلم)

۶۹۳ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوْا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن مسعود اور ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وعدہ شکنی کرنے والے انسان کے لئے قیامت کے دن جھنڈا ہوگا کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی وعدہ خلافی کا جھنڈا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۶۹۴ - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيْرِ عَامَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر وعدہ خلافی کرنے والے کے لئے اس کی دبر کے پاس جھنڈا ہوگا اس کی وعدہ خلافی کے مطابق اس کو بلند کیا جائے گا خبردار کوئی شخص عام لوگوں کے امیر سے زیادہ وعدہ خلافی والا نہ ہوگا۔ (مسلم)

۶۹۵ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ کا

وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فرمان ہے کہ میں قیامت کے دن تین انسانوں سے جھگڑا کروں گا ایک وہ آدمی جس نے میرے نام پر وعدہ کیا پھر اس کو توڑ ڈالا اور دوسرا وہ آدمی جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت بہ گیا تیسرا وہ آدمی جس نے کسی کو مزدور بنایا اس سے پورا کام لیا لیکن اس کو اس کی مزدوری نہ دی (بخاری)

(۱۳۵)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا!

عطیات وغیرہ میں احسان جتانے سے روکنے کا بیان

(۱۰۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مومنو! اپنے صدقات وخیرات احسان رکھنے اور ایذا دینے سے برباد نہ کر دینا۔

(۱۰۳) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا أَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا أَذًى"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو لوگ اپنا مال خدا کے راستہ میں صرف کرتے ہیں۔ پھر اسکے بعد نہ اس خرچ کا کسی پر احسان رکھتے ہیں اور نہ کسی کو تکلیف دیتے ہیں۔

۶۹۶۔ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ" قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کلام کریگا ان کی طرف نظر کریگا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے حضرت ابوذر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار دہرایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ لوگ تو نقصان والے ہونگے اور خسارے والے ہونگے آپ نے فرمایا ایک وہ انسان جو تکبر کی وجہ سے کپڑے

[1] سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۶۴، [2] سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۶۲

الْكَاذِبِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ» يَعْنِي الْمُسْبِلَ إِزَارَهُ وَثَوْبَهُ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ»

نکلاتا ہے اور دوسرا احسان جتلانے والا اور تیسرا وہ انسان جو جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سامان بیچتا ہے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جو اپنے ازار کو لٹکانے والا ہے یعنی تکبر کی وجہ سے اپنے ازار اور کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا ہے۔

(۱۲۶)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْيِ!

فخر کرنے اور زیادتی کرنے سے روکنے کا بیان!

(۱۰۴) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى»

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ بتاؤ۔ جو پرہیزگار ہے۔ وہ اس سے خوب واقف ہے۔

(۱۰۵) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ، وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: الزام تو ان لوگوں پر ہے۔ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا۔

۶۹۷ - وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو۔ کہ کوئی شخص دوسرے پر ظلم نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص دوسرے پر فخر کرے۔ (مسلم)

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْبَغْيُ التَّعَدِّي وَالْاِسْتِطَالَةُ.

لغت والوں نے کہا ہے کہ بغی زیادتی کرنا اور دست درازی کرنا کہتے ہیں۔

۶۹۸ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی

[1] سورۃ النجم آیۃ ۳۲ - [2] سورۃ الشوریٰ آیۃ ۴۲ -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

شخص کہے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان میں سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ (مسلم)

وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ «أَهْلَكُهُمْ» بِرَفْعِ الْكَافِ، وَرُوِيَ بِنَصْبِهَا، وَذَلِكَ النَّهْيُ لِمَنْ قَالَ ذَلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ، وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ، فَهَذَا هُوَ الْحَرَامُ، وَأَمَّا مَنْ قَالَهُ لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ مِنْ نَقْصٍ فِي أَمْرِ دِينِهِمْ، وَقَالَهُ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ، وَعَلَى الدِّينِ فَلَا بَأْسَ بِهِ، هَكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوهُ۔ وَمِمَّنْ قَالَهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْخَطَّابِيُّ، وَالْحُمَيْدِيُّ وَآخَرُونَ وَقَدْ أَوْضَحْتُهُ فِي كِتَابِ «الْأَذْكَارِ»

اور مشہور روایت کاف کے رفع کے ساتھ ہے یعنی (اہلکھم) اور یہ لفظ کاف کے نصب کے ساتھ بھی مروی ہے۔ اور یہ منع کرنا اس شخص کے لئے ہے جو یہ کلمہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے اور لوگوں کو حقیر جانتے ہوئے اور ان پر برتری جتاتے ہوئے کہے پس اس صورت میں یہ کلمہ کہنا حرام ہے لیکن وہ شخص جو یہ کلمہ اس لئے کہتا ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ لوگوں میں دین کے لحاظ سے نقص پیدا ہو چکا ہے اور وہ شخص یہ کلمہ اظہار غم کرتے ہوئے کہتا ہے لوگوں پر تأسف کرتے ہوئے اور دین پر اظہار غم کرتے ہوئے کہے تو اسکا کچھ حرج نہیں علمائے کرام نے اسی طرح تفسیر بیان کی اور وضاحت کی ہے اور جن لوگوں نے یہ بات کہی ہے ان میں بڑے بڑے ائمہ امام مالک خطابی اور حمیدی اور کچھ دوسرے ائمہ بھی ہیں میں نے اسے کتاب الاذکار میں ذکر کیا ہے

(٣٧) بَابُ تَحْرِيمِ الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا لِبِدْعَةٍ فِي الْمَهْجُورِ أَوْ تَظَاهُرٍ بِفِسْقٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ

تین دن سے زیادہ مسلمانوں کے لئے آپس میں قطع تعلق کی حرمت کا بیان! البتہ بدعت اور فسق وغیرہ کی صورت میں قطع تعلق کرنے کی اجازت کا بیان

(١٠٩) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو۔

[1] سورة الحجرات آية ١٠،

(۱۰۷) وَقَالَ تَعَالٰى:[۱] ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔

۶۹۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا. وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قطع تعلقات نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے دشمنی کرو نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ (بخاری مسلم)

۷۰۰- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا. وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے رکھے دونوں ملاقات کریں تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کہنے میں ابتداء کرے۔ (بخاری مسلم)

۷۰۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ اللهُ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقُولُ: اتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اللہ اس آدمی کو معاف فرما دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہو تو اللہ فرماتا ہے ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔ (مسلم)

۷۰۲- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ شیطان اس بات سے ناامید ہو

[۱] سورۃ المائدہ آیۃ ۲۔

قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«التَّحْرِيشُ»: الْإِفْسَادُ وَتَغْيِيرُ قُلُوبِهِمْ وَتَقَاطُعُهُمْ.

چکا ہے کہ جزیرۃ العرب میں مسلمان اس کی عبادت کریں گے البتہ ان کے درمیان فساد پیدا کرتا رہتا ہے۔ (مسلم)

"التحریش" فساد ڈالنا اور دلوں میں تبدیلی پیدا کرنا اور تعلقات کو قطع کرنا۔

۱۶۰۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے پس جو شخص تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے گا اور اس عرصہ میں مرے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ ابوداؤد میں بخاری اور مسلم کی شرط پر روایت کی

۱۶۰۴ - وَعَنْ أَبِي خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ وَيُقَالُ السُّلَمِيُّ الصَّحَابِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابوخراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اور ان کو سلمی صحابی بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھے تو گویا اس نے اس کا خون گرا دیا ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۱۶۰۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ وَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ، وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے جب تین دن گذر جائیں تو اس کے پاس جائے اس کو سلام کہے اگر وہ اس کے سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہونگے اور اگر اس کے سلام کا جواب نہ دے تو وہ گنہگار ہو گیا اور سلام کہنے والا قطع تعلق سے بری ہو گیا۔ ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کی ہے نیز فرمایا جب قطع تعلق اللہ کی رضا مندی کے لئے ہو تو اس میں کچھ گناہ

لِلّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا فِي شَيْءٍ» نہیں۔

(۱۳۸)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِلَّا لِحَاجَةٍ وَّهُوَ أَنْ يَّتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهَا وَفِيْ مَعْنَاهُ مَا إِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَا يَفْهَمُهُ!

دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کے علاوہ اسکی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنے سے روکنے کا بیان ہاں ضرورت کے پیش نظر اس طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی انکی بات سن نہ سکے اور اسی حکم میں ہے جب وہ دونوں ایسی زبان میں باتیں کریں جب تیسرا آدمی اس زبان کو سمجھ نہ سکے!

(۱۰۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: «إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کانوں کی سرگوشیاں تو شیطان کی حرکات سے ہیں۔"

۷۰۲- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ، قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَأَرْبَعَةٌ؟ قَالَ لَا يَضُرُّكَ « وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ فِي السُّوْقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يُنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں (بخاری، مسلم) ابو داؤد نے اس حدیث کو بیان کیا اور اس نے اضافہ کیا کہ ابو صالح نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا اگر چار آدمی ہوں تو ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ اس میں تجھے کچھ حرج نہیں امام مالک نے مؤطا میں عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ میں اور عبداللہ بن عمرؓ خالد بن عقبہ کے مکان پر تھے جو بازار میں واقع ہے ایک آدمی آیا وہ اس سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا اور

[1] سورۃ المجادلۃ آیۃ ۸

جلد

عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِيْ فَدَعَا رَجُلًا مِنَ النَّاسِ اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً فَقَالَ لِيْ وَ لِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِيْ دَعَا: اسْتَاْخِرَا شَيْئًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ -

ابن عمرؓ کے پاس میرے علاوہ کوئی دوسرا نہ تھا تو ابن عمرؓ نے ایک اور آدمی کو بلایا یہاں تک کہ ہم چار آدمی ہو گئے تو ابن عمرؓ نے مجھے اور اس تیسرے آدمی کو جس کو بلایا تھا کہا کچھ دور ہو جاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دو آدمی تیسرے ایک آدمی کو الگ کر کے سرگوشی نہ کرے۔

۷۰۷ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے آدمی کے علاوہ دو آدمی سرگوشی نہ کریں جب تک کہ لوگوں کے ساتھ خلط ملط نہ ہو جائیں اس وجہ سے کہ اس سے اس تیسرے آدمی کو غم لاحق ہو گا۔ (بخاری مسلم)

(۱۳۹) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيْبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ اَوْ زَائِدٍ عَلٰى قَدْرِ الْاَدَبِ!

غلام، جانور، عورت اور لڑکے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سے زائد تکلیف دینے کی ممانعت کا بیان

(۱۰۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا

[1] سورة النساء اٰية ۳۶ -

أَيْمَانُكُمْ ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا »

احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۷۰۸ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ : حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا ، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ،

« خَشَاشُ الْأَرْضِ » بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا ـ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے اس کو قید رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پس وہ دوزخ میں داخل ہوئی اسلئے کہ اس عورت نے نہ اسکو کھانے کے لئے دیا اور نہ اس کو پینے کے لئے دیا جب اس کو روکے رکھا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین پہ کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔ (بخاری، مسلم)

"خشاش الارض" خاء معجمہ کے فتح اور شین معجمہ مکررہ کے ساتھ زمین کے کیڑے مکوڑوں کو کہتے ہیں۔

۷۰۹ - وَعَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ ، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

« الْغَرَضُ » بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالرَّاءِ وَهُوَ الْهَدَفُ وَالشَّيْءُ الَّذِي يُرْمٰى إِلَيْهِ ـ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک پرندے کو لٹکا رکھا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے اور انہوں نے پرندے کے مالک سے یہ شرط لگا رکھی تھی کہ اس کو وہ تیر دیں گے جو خطا جائے گا جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو متفرق ہو گئے حضرت ابن عمرؓ نے دریافت کیا یہ کس نے کیا ہے جس شخص نے یہ کیا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی روح والی چیز کو نشانہ بناتے۔ (بخاری، مسلم)

"الغرض" غین معجمہ کے فتح اور راء کے ساتھ نشانے کو کہتے ہیں۔ اور اس چیز کو جس کی طرف تیر پھینکا جائے۔

۷۱۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ چوپایوں کو تیر اندازی کے لئے باندھا جائے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَاهُ: تُحْبَسُ لِلْقَتْلِ.

(بخاری، مسلم)

مقصد یہ ہے کہ اس کو مارنے کے لیے نہ باندھا جائے۔

١٧١۔ وَعَنْ أَبِي عَلِيٍّ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَفِي رِوَايَةٍ "سَابِعَ إِخْوَةٍ لِي".

حضرت ابو علی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں بنی مقرن کی اولاد سے سات آدمیوں کا ساتواں تھا ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ ہم میں سے سب سے چھوٹے نے خادم کے منہ پر طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم اس کو آزاد کر دیں (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں کا ساتواں تھا۔

١٧٢۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي: "اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ" فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ۔ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: "اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ" فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ يَدِي مِنْ هَيْبَتِهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ، فَقَالَ "أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی اے ابو مسعود جان لے میں غصے کی وجہ سے آواز نہ سمجھ سکا جب وہ میرے قریب پہنچنے والا ہوا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ فرما رہے ہیں اے ابو مسعود جان لو کہ اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کے بعد کسی غلام کو نہیں ماروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر پڑا اور ایک روایت میں ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے آپ نے فرمایا خبردار اگر تو اس کو آزاد نہ کرتا تو تجھے آگ جھلس دیتی یا تجھ کو آگ پہنچتی ان روایات کو مسلم نے بیان کیا۔

١٧٣۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے غلام کو ایسی حد لگائی جس کو اس نے نہیں کیا یا اس

لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔ (مسلم)

۷۱۴ - وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ، وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ! فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيلَ: يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ، وَفِي رِوَايَةٍ: حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا». فَدَخَلَ عَلَى الْأَمِيرِ فَحَدَّثَهُ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْأَنْبَاطُ»: الْفَلَّاحُونَ مِنَ الْعَجَمِ.

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ وہ شام کے علاقے میں چند عجمی زمینداروں کے پاس سے گزرا جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر روغن زیتون بہایا گیا تھا اس نے دریافت کیا بات ہے بتایا گیا کہ خراج کی وصولی کی وجہ سے ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جزیہ کی وصولی میں ان کو بند کیا گیا ہے ہشام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں پھر وہ امیر کے پاس گیا اور اسکو حدیث سنائی تو اس نے ان کے بارے حکم دیا پس ان کو رہا کیا گیا (مسلم) "الانباط" عجم سے زمیندار۔

۷۱۵ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ، وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَكُوِيَ فِي الْجَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْجَاعِرَتَانِ»: نَاحِيَةُ الْوَرِكَيْنِ حَوْلَ الدُّبُرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جسکے چہرے میں سرمہ بھرنے کا نشان تھا آپ نے اس فعل کو برا جانا عبداللہ بن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میں اسکے چہرے کو سرمے کے ساتھ نہیں بھروں گا۔ مگر چہرے کے انتہائی دور والے حصے کو اور گدھے کے بارے میں حکم دیا کہ اسکے دونوں چوتڑوں کے کناروں میں سرمہ بھرا جائے پس آپ پہلے وہ انسان ہیں جس نے چوتڑوں کے دونوں کناروں کو سرمہ بھرنے کے ساتھ داغ لگایا۔ (مسلم) "الجاعرتان" دبر کے ارد گرد چوتڑوں کے کنارے کو کہتے ہیں۔

۷۱۶ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا

مرَّ علیه حمارٌ قد وُسِمَ فی وجهه فقال: «لعن الله الذی وسمه» رواه مسلم۔

جس کے چہرے کو داغ لگایا گیا تھا آپ نے فرمایا اللہ کی اس شخص پر لعنت ہو جس نے اس کو داغ لگایا ہے (مسلم)

وفی روایة لمسلم أیضاً: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الضرب فی الوجه، وعن الوسم فی الوجه۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا۔

(۱۴۰)

باب تحریم التعذیب بالنار فی کل حیوان حتی القملة ونحوها

تمام حیوانات کو آگ کے ساتھ عذاب دینے کی حرمت کا بیان یہاں تک کہ چیونٹی وغیرہ بھی اس میں شامل ہے

۱۶۱۷۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعث فقال: «إن وجدتم فلاناً وفلاناً» لرجلین من قریش سماهما «فأحرقوهما بالنار» ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حین أردنا الخروج: «إنی کنت أمرتکم أن تحرقوا فلاناً وفلاناً، وإن النار لا یعذب بها إلا الله فإن وجدتموهما فاقتلوهما» رواه البخاری۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر تم فلاں بن فلاں قریش کے دو آدمیوں کا نام لے کر فرمایا کہ اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو آگ کے ساتھ جلا دو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا کہ میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ تم فلاں اور فلاں کو جلا دو چونکہ آگ کے ساتھ اللہ کے علاوہ کوئی عذاب نہیں دے سکتا اس لئے اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔ (بخاری)

۱۶۱۸۔ وعن ابن مسعود رضی الله عنه قال: کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ اپنی حاجت کے لئے باہر تشریف لائے ہم نے

فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا» وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟» قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

قَوْلُهُ «قَرْيَةُ نَمْلٍ» مَعْنَاهُ مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ.

ایک سرخ رنگ کے چھوٹے سے پرندے کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو وہ سرخ رنگ کا پرندہ پروں کو پھیلاتا ہوا آیا اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے آپ نے فرمایا اس کو اس کی اولاد کے بارے میں کس نے گھبراہٹ میں ڈالا ہے اس کے بچوں کو اس کی طرف واپس کرو۔ اور آپ نے چیونٹیوں کا گھر دیکھا جسکو ہم نے جلا دیا تھا آپ نے فرمایا کہ کس نے ان کو جلایا ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم نے جلایا ہے آپ نے فرمایا کہ آگ کیساتھ آگ کا مالک ہی عذاب دے سکتا ہے ابو داؤد نے صحیح سند کیساتھ ذکر کیا۔

" قریۃ نمل " چیونٹیوں کا گھر چیونٹیوں کے ساتھ۔

(۱۴۱)

بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ بِحَقٍّ طَلَبَهُ صَاحِبُهُ

مالدار سے حق دار کا حق طلب کرنے میں مالدار کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے

(۱۱۰) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا».

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انکے حوالے کر دیا کرو۔

(۱۱۱) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ».

نیز فرمایا اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دے دے) تو امانت دار کو چاہیے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کر دے۔

۴۱۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار [illegible] کا قرض کے ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے پیچھے قرض کی ادائیگی کے لئے

[1] سورۃ النساء آیۃ ۵۸ [2] سورۃ البقرۃ آیۃ ۲۸۳۔

مِثْلِ: فَلْيَتَّبِعْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،
مَعْنٰی "أُتْبِعَ": أُحِيلَ۔

لگا دیا جائے تو وہ اسکے پیچھے لگ جائے (بخاری، مسلم)
"اتبع" یعنی قرض کی ادائیگی میں اسکے حوالے کیا جائے

(۱۴۲)

بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدَةِ الْإِنْسَانِ فِيْ هِبَةٍ لَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَى الْمَوْهُوْبِ لَهُ وَفِيْ هِبَةٍ وَهَبَهَا لِوَلَدِهٖ وَسَلَّمَهَا أَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا وَكَرَاهَةِ شِرَائِهٖ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ مِنَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ أَوْ أَخْرَجَهُ عَنْ زَكَاةٍ أَوْ كَفَّارَةٍ وَنَحْوِهَا وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهٖ مِنْ شَخْصٍ آخَرَ قَدِ انْتَقَلَ إِلَيْهِ

اس ھدیہ کو واپس لینے کی کراہت جس کو موہوب لہ کیطرف سپرد نہیں کیا ہے؛ نیز جو ہبہ اپنی اولاد کیلئے کیا اُنکے سپرد کیا یا نہ کیا اسکو بھی واپس لینے کی حرمت اور جس چیز کا صدقہ کیا ہے اُس سے خریدنے کی کراہت نیز جو مال بصورت زکوۃ یا کفارہ وغیرہ میں نکالا ہے اس میں واپس لوٹنے کی کراہت لیکن اگر وہ مال کسی دوسرے انسان کی طرف منتقل ہو چکا ہے تو اس سے خریدنے کا جواز ہے!

۱۷۲۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنے ہبہ میں لوٹتا ہے کتے کی طرح ہے جو اپنی قے میں لوٹتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "مَثَلُ الَّذِيْ

اور ایک روایت میں ہے اس شخص کی مثال جو اپنے

يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ» وَفِي رِوَايَةٍ: «الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ»

خیرات میں واپس لوٹتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے میں واپس لوٹتا ہے اور اسکو کھا لیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے ہبہ میں واپس لوٹنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۱۲۷- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
قَوْلُهُ: «حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» مَعْنَاهُ: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى بَعْضِ الْمُجَاهِدِينَ.

حضرت عمرؓ سے روایت ہے آپؓ نے بیان کیا کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے اللہ کے راہ میں دے دیا تو جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کو ضائع کر دیا تو میں نے اسکے خریدنے کا ارادہ کیا اور خیال کیا کہ وہ اس کو سستا فروخت کر دیگا چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم خریدو اور نہ ہی اپنے صدقہ میں واپس لوٹو اگرچہ تجھ کو یہ ایک درہم کا مل جائے اس لئے کہ جو شخص اپنے صدقہ میں واپس لوٹتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو قے کو چاٹ لیتا ہے (بخاری مسلم)
"حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" یعنی میں نے بعض مجاہدین پر گھوڑے کا صدقہ کر دیا۔

(۱۴۳)

بَابُ تَأْكِيدِ تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کے مال کی حرمت کی تاکید!

(۱۱۲) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى[1]: «إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

(۱۱۳) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي

نیز فرمایا اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ بہت ہی

[1] سورۃ النساء آیۃ ۱۰۔ [2] سورۃ الانعام آیۃ۔

هِيَ أَحْسَنُ "

پسندیدہ ہو۔

(۱۱۴) وَقَالَ تَعَالَىٰ[1]: "وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ: إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ "

نیز فرمایا اور تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کی رحالت کی اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا یا خرچ اکٹھا کرنا چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون۔

۲۲۴ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ!" قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

"الْمُوبِقَاتُ": الْمُهْلِكَاتُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور اس نفس کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق شرعی کے ساتھ قتل کرنا جائز ہے اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور لڑائی کے وقت بھاگ جانا اور پاک دامن مومن غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔

(بخاری مسلم)

"الموبقات" ہلاک کر دینے والی چیزیں۔

(۱۴۲)

بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الرِّبَا

سُود کی حرمت کی شدت کا بیان!

(۱۱۵) قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ[2]: الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ، ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ قبروں سے اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اسلئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسا سود لینا حالانکہ سودے کو خدا

[1] سورة البقرة آية ٢٢٠ ـ [2] سورة البقرة آية

إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا، وَ أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ، يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ» إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا» الْآيَةَ۔

نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا جو پہلے ہو چکا اور (قیامت میں) اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے خدا سود کو نابود (یعنی بے برکت) اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔ (اس کے اس قول تک) مومنو! خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ. مِنْهَا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ۔

اس مضمون کی حدیثیں صحیح کتابوں میں کثرت کے ساتھ ہیں اور مشہور ہیں ان میں سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہے۔

۷۲۳ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: «لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ: «وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ»

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور اس کے دینے والے پر لعنت فرمائی۔ مسلم ترمذی وغیرہ نے یہ الفاظ زیادہ کیے کہ اس کے گواہوں اور اس کے کاتب پر بھی لعنت کی ہے۔

(۱۴۵)

بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

ریاکاری کی حرمت کا بیان

(۱۱۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى[1]: «وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ» الْآيَةَ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں (اور) یکسو ہو کر۔

[1] سورۃ البینۃ آیۃ ۵،

(۱۱۷) وَقَالَ تَعَالٰی [1]: «لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰی، كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ» الْاٰیَةَ،

اپنے صدقات (وخیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کو دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔

(۱۱۸) وَقَالَ تَعَالٰی [2]: «یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا»

صرف لوگوں کے دکھانے کو اور خدا کی یاد بھی نہیں کرتے مگر بہت کم۔

۴۲۴- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ فرماتا ہے میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں جو شخص کوئی عمل کرے اس میں میرے ساتھ غیر کو شریک بنائے میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم)

۴۲۵- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: «اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلَیْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ۔ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ: جَرِیْءٌ! فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ، وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے پہلے جس کا فیصلہ ہوگا وہ آدمی ہے جو شہید ہو گیا تھا اس کو بلایا جائے گا پس اس کو اللہ پاک اپنی نعمتیں گنائیں گے وہ ان کو پہچان لے گا اللہ پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا استعمال کیسے کیا وہ جواب دے گا۔ میں نے تیرے لئے میں لڑائی کی۔ یہاں تک کہ میں شہید کیا گیا اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا لیکن تو نے لڑائی کی تاکہ تجھے بہادر کہا جائے۔ چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا پھر اس کے بارے حکم دیا جائیگا اسکو اسکے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا اور ایک آدمی وہ ہوگا جس نے علم سیکھا اور سکھلایا اور

[1] سورة البقرة آية ۲۶۴ - [2] سورة النساء آية ۱۴۲۔

قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ! وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: قَارِئٌ! فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: جَوَادٌ! فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«جَرِيءٌ» بِفَتْحِ الْجِيمِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَبِالْمَدِّ: أَيْ شُجَاعٌ حَاذِقٌ.

قرآن پڑھا اس کو لایا جائے گا اللہ اس کو اپنی نعمتیں معلوم کرائیں گے وہ ان کو معلوم کرلے گا اللہ پوچھے گا تو نے نعمتوں پہ کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور اس کو سکھایا اور میں نے تیرے راستے میں قرآن پڑھا اللہ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے لیکن تو نے اس لئے سیکھا تاکہ کہا جائے تو عالم ہے۔ اور تو نے اسلئے قرآن پڑھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے چنانچہ قاری کہا گیا پھر اسکے متعلق حکم کیا جائیگا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹا جائے اور دوزخ میں ڈالا جائے اور ایک آدمی وہ ہو گا جس پر اللہ نے فراخی کی اور اسکو ہر قسم کا مال دیا۔ اور اس کو لایا جائے گا۔ اللہ اس کو اپنی نعمتیں معلوم کرائے گا۔ وہ معلوم کرلیگا اللہ پوچھے گا تو نے ان میں کونسا عمل کیا وہ کہیگا میں نے کوئی راستہ نہیں چھوڑا کہ تو چاہتا ہے کہ اس میں خرچ ہو مگر میں نے تیری رضا کیلئے خرچ کیا اللہ فرمائیگا تو جھوٹ کہتا ہے لیکن تو نے اسلئے کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے چنانچہ کہا گیا پھر اسکے متعلق حکم دیا جائے گا اسکو اسکے چہرے کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا (مسلم) جَرِیٌّ جیم کی فتح اور راء کے نیچے زیر اور مد کیساتھ بہت بہادر کو کہتے ہیں

۴۲۶ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا قَالُوا لَهُ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سَلَاطِينِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عمر رض بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں نے ان سے عرض کیا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کے سامنے ہم ان کے خلاف بات کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس سے واپس آکر کرتے ہیں۔ اس پر عبداللہ بن عمر رض نے فرمایا کہ ہم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نفاق سمجھتے تھے۔

(بخاری)

۴۲۷ - وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رض بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی شہرت چاہتا

"مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

"سَمَّعَ" بِتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ۔ وَمَعْنَاهُ اَظْهَرَ عَمَلَهُ لِلنَّاسِ رِيَاءً "سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ" اَيْ فَضَحَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ وَمَعْنٰى: "مَنْ رَاءٰى رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ" اَيْ مَنْ اَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمْ "رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ" اَيْ اَظْهَرَ سَرِيْرَتَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ۔

ہے اللہ اس کی شہرت کرا دے گا اور جو شخص دکھلاوے کے لئے عمل کرتا ہے اللہ اسکو دکھلاوا نصیب کریگا (بخاری، مسلم) اور مسلم نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بھی نقل کیا۔

"سمع" میم کی شد کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور اس کے معنی ہے لوگوں کے سامنے ریاکاری کے لئے اپنے عمل کو شائع کرتا ہے "سمع اللہ" یعنی اللہ اس کو قیامت کے دن ذلیل کریگا "من رائی رائی اللہ بہ" یعنی جو شخص لوگوں کے لئے نیک عمل ظاہر کرے گا تاکہ وہ ان کے نزدیک بڑا ہو تو اللہ اس کے عیوب کو تمام مخلوق کے سامنے ظاہر کرے گا۔

۴۲۸- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" يَعْنِيْ رِيْحَهَا، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔ وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم سیکھتا ہے کہ جس کے ساتھ اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے اور نہیں سیکھتا ہے مگر اسلئے تاکہ اس کے ساتھ دنیا کا سامان حاصل کرے تو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے اور اس مسئلہ میں حدیثیں کثرت کے ساتھ ہیں اور مشہور ہیں۔

(۱۳۶)

بَابُ مَا يُتَوَهَّمُ اَنَّهٗ رِيَاءٌ وَلَيْسَ هُوَ رِيَاءً!

ان چیزوں کا بیان جن کے متعلق وہم کیا جاتا ہے کہ وہ ریا ہے حالانکہ درحقیقت وہ ریا نہیں

۴۲۹- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ اس شخص کے متعلق بتائیں جو نیک کام کرتا ہے اور لوگ اس کے نیک کام پر اس کی تعریف کرتے ہیں (کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ ایماندار انسان کے لئے جلدی حاصل ہونے والی خوشخبری ہے ٭

(۱۲۷)

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ وَالْأَمْرَدِ الْحَسَنِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ!

اجنبی عورت اور خوبصورت بے ریش لڑکے کی طرف بغیر شرعی ضرورت کے دیکھنے کی حُرمت

(۱۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى [۱]: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں ٭

(۱۲۰) وَقَالَ تَعَالَى [۲]: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: کہ کان آنکھ اور دل ان سب (جوارح) سے ضرور باز پرس ہوگی ٭

(۱۲۱) وَقَالَ تَعَالَى [۳]: «يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے، وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو باتیں سینوں میں پوشیدہ ہیں انکو بھی ٭

(۱۲۲) وَقَالَ تَعَالَى [۴]: «إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ»

نیز فرمایا بیشک تمہارا پروردگار تاک میں ہے ٭

۷۳۰ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ نبی

---

[۱] سورۃ النور آیۃ ۳۰، [۲] سورۃ بنی اسرآئیل آیۃ ۳۶، [۳] سورۃ غافر آیۃ ۱۹، [۴] سورۃ الفجر آیۃ ۱۴۔

اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَرِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ مُخْتَصَرَةٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر اس کا حصہ زنا کرنے کا لکھا جا چکا ہے جس کو وہ یقیناً پا لینے والا ہے (پس) دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا ناجائز باتوں کو سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل حرام چیز کو چاہتا ہے اور اس کی آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے۔ یا تکذیب کر دیتی ہے (بخاری مسلم) یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت مختصر ہے۔

۴۳۱ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ!» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ: نَتَحَدَّثُ فِيهَا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ» قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے بچاؤ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے بیٹھنا ضروری ہے ہم مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم انکار کرتے ہو مگر بیٹھنے کا تو راستے کا حق ادا کرو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ راستے کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا اور تکلیف نہ دینا اور سلام کا جواب دینا نیکی کا حکم دینا اور برے کام سے روکنا۔

(بخاری مسلم)

۴۳۲ ـ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ ابْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابو طلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گھروں کے سامنے چبوترے پر بیٹھے تھے۔ اور باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہمارے قریب کھڑے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: "مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ" فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ. قَالَ: "إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الصُّعُدَاتُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: أَيِ الطُّرُقَاتُ.

۴۳۳- وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ: "اصْرِفْ بَصَرَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۴- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "احْتَجِبَا مِنْهُ" فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى: لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ!" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۵- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہو گئے اور فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم راستوں پر بیٹھتے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہم کسی کو تکلیف دینے کے لئے نہیں بیٹھتے ہم ایک دوسرے کے ساتھ مذاکرہ کرنے اور بات چیت کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے ہو تو راستوں کا حق ادا کرو آنکھیں نیچی رکھنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کرنا۔ (مسلم)

"الصعدات" اور صاد اور عین کے پیش کے ساتھ یعنی راستے۔

حضرت جریر رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نظر پھیر لو۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ رض بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور آپ کے پاس میمونہ بھی تھی کہ حضرت ابن ام مکتوم (نابینا) آیا اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے کہ جب ہم کو پردے کا حکم دیا گیا (اس کے آنے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے پردہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ نابینا آدمی نہیں ہے نہ وہ ہمیں دیکھتا ہے اور نہ ہمیں پہچان سکتا ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم اسے دیکھ نہیں رہی ہو (ابوداؤد ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی

وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آدمی کسی آدمی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھے اور نہ ہی دو آدمی برہنہ ایک کپڑے میں اکٹھے ہوں اور نہ ہی دو عورتیں ایک کپڑے میں برہنہ اکٹھی ہوں۔ (مسلم)

(۱۴۸)

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے کی حرمت کا بیان

(۱۲۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾

ارشاد باری تعالٰی ہے: اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

۷۳۶۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ!» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «الْحَمْوُ الْمَوْتُ!» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«اَلْحَمْوُ» قَرِيْبُ الزَّوْجِ كَأَخِيْهِ وَابْنِ أَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهِ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو تو ایک انصاری نے عرض کیا دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

"الحمو" خاوند کا قریبی رشتہ دار بھائی بھتیجا اور چچا کا بیٹا۔

۷۳۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے مگر ذو محرم کے ساتھ (بخاری مسلم)

۷۳۸۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہدین کی عورتوں کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ أَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شَاءَ حَتّٰى يَرْضٰى" ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : "مَا ظَنُّكُمْ ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حرمت گھر بیٹھنے والوں پر ایسی ہے جیسا کہ ان کی ماؤں کی حرمت گھر بیٹھنے والوں سے وہ شخص جہاد کرنے والوں میں سے اسی طرح اس کے اہل میں خلیفہ بنے پھر ان میں اس کی خیانت کرے تو قیامت کے روز اللہ اس کو کھڑا کر دے گا اور وہ مجاہد اس کی نیکیوں سے جس قدر چاہے لے لے گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دھیان کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ کہ وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا؟ (مسلم)

(۱۲۹)

بَابُ تَحْرِيْمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَتَشَبُّهِ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ فِيْ لِبَاسٍ وَحَرَكَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ !

مردوں کا لباس حرکات وغیرہ میں عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے کی حرمت کا بیان!

۷۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہ حرکات کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں جیسا لباس اور حرکات کرتی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عورتوں کی ہم شکل بنتے ہیں اور ان عورتوں کو ملعون قرار دیا جو مردوں کی ہم شکل بنتی ہیں۔ (بخاری)

۷۴۰۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو ملعون قرار دیا جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت کو

المرأة، والمرأة تلبس لبسة الرجل» رواه أبو داود بإسناد صحيح.

١٦٣٧- وعنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «صنفان من أهل النار لم أرهما: قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات، رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة، ولا يجدن ريحها، وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا» رواه مسلم.

معنى «كاسيات»: أي من نعمة الله «عاريات»: من شكرها وقيل معناه: تستر بعض بدنها وتكشف بعضه إظهارًا بجمالها ونحوه. وقيل: تلبس ثوبًا رقيقًا يصف لون بدنها ومعنى «مائلات» قيل عن طاعة الله وما يلزمهن حفظه. «مميلات»: أي يعلمن غيرهن فعلهن المذموم. وقيل: مائلات يمشين متبخترات، مميلات لأكتافهن. وقيل: مائلات يمشطن المشطة المائلة: وهي مشطة البغايا. «مميلات» يمشطن غيرهن تلك المشطة. «رؤوسهن كأسنمة البخت»: أي يكبرنها ويعظمنها بلف عمامة

ملعون کیا جو عورت کا لباس پہنے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں کی دو قسمیں وہ ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک قسم وہ لوگ ہیں جن کے پاس گائے کی دموں کے مانند کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو (بظاہر) لباس پہنے ہوں گی لیکن عریاں ہوں گی۔ اپنے کندھوں کو ہلا کر چلیں گی مٹک مٹک کر چلیں گی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گے جو جھکدار ہوں گی وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے آ رہی ہو گی۔ "کاسیات" یعنی اللہ کی نعمت کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ "عاریات" نعمت کا شکریہ ادا کرنے سے عاری ہیں اور بعض نے کہا کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ اپنے بدن کے بعض حصے کو ڈھانپنے والی ہیں اور اپنی خوبصورتی کے اظہار کے لیے بعض بدن کو کھولے ہوئے ہیں اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے ہیں جو ان کے بدن کے رنگ کو نمایاں کر رہا ہے۔ "مائلات" یعنی اللہ کی اطاعت اور جس چیز سے انکو بچنا ضروری ہے اس سے منہ پھیرنے والی ہیں۔ "ممیلات" ایسی عورتیں جو اپنے مذموم فعل کا دوسروں کو واقف کراتی ہیں اور بعض نے "مائلات" کا معنیٰ یہ بیان کیا ہے کہ وہ ناز و نزاکت سے چلنے والی ہیں اور اپنے کندھوں کو ہلانے والی ہیں اور بعض نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے بالوں کو اس انداز سے سنوارا ہوا ہے کہ وہ باعث کشش ہو گئی ہیں۔ اور یہ انداز زانیہ عورت کا ہے اور ممیلات سے مراد یہ ہے کہ وہ دوسری عورتوں کے بال بھی اسی انداز سے سنوارتی ہیں۔ "رؤوسھن کاسنمۃ البخت" یعنی

أَوْ عِصَابَةٍ أَوْ نَحْوِهَا۔

انھوں نے مدد پٹہ یا رومال وغیرہ لپیٹ کر اپنے سر کو باندھا ہوا ہے۔

(١٥٠)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشَبُّهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ

شیطان اور کفّار کے ساتھ مشابہت کرنے سے روکنا!

٧٤٢۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھاؤ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے۔ (مسلم)

٧٤٣۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور پیئے۔ اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور اس کے ساتھ پیتا بھی ہے۔ (مسلم)

٧٤٤۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی اور عیسائی رنگتے نہیں ہے اس لئے تم ان کی مخالفت کرو۔ (بخاری، مسلم)

اَلْمُرَادُ: خِضَابُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ الْأَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ، وَأَمَّا السَّوَادُ فَمَنْهِيٌّ عَنْهُ، كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

مقصد یہ ہے کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زردی یا سرخی کے ساتھ رنگ دیا جائے لیکن سیاہ رنگ سے روکا گیا ہے جیسا کہ ہم اس کا اس کے بعد والے باب میں تذکرہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۵۱)

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ

مرد وعورت کو سیاہ رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگنے سے روکنا!

۷۴۵ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ وَالِدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَيِّرُوا هٰذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ» - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت جابر رض بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رض کے والد ابو قحافہ کو فتح مکہ کے دن لایا گیا اس کا سر اور اس کی داڑھی ثغامہ بوٹی کی طرح سفید تھیں - اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے سفید بالوں کو تبدیل کرو البتہ سیاہ رنگ سے بچو (مسلم)

(۱۵۲)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ دُونَ بَعْضٍ وَإِبَاحَةِ حَلْقِهِ كُلِّهَا لِلرَّجُلِ دُونَ الْمَرْأَةِ -

سر کے کچھ بالوں کو منڈانے سے روکنے کا بیان اور مردوں کے لئے تمام بال منڈانے کی اجازت البتہ عورت کے لئے اجازت نہیں!

۷۴۶ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابن عمر رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ بال چھوڑنے سے منع فرمایا! (بخاری، مسلم)

۷۴۷ - وَعَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ

حضرت ابن عمر رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کے بالوں کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ چھوڑ

فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: «احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

ہوا تھا تو آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ تمام سر کے تمام بالوں کو منڈاؤ یا تمام کو چھوڑ دو۔ (ابوداؤد نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح سند کے ساتھ روایت کیا)

۷۴۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ: «لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ» ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي» فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّنَا أَفْرُخٌ فَقَالَ: «ادْعُوا لِيَ الْحَلَّاقَ» فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفرؓ کی اولاد کو ان کے (شہید ہونے کے بعد) تین دن مہلت دی پھر ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا پھر فرمایا میرے لئے میرے بھائی کے بیٹوں کو بلاؤ چنانچہ ہمیں لایا گیا گویا کہ ہم (غم کی وجہ سے) پرندوں کے بچوں کی طرح دکھائی دیتے تھے آپ نے فرمایا حجام کو بلاؤ چنانچہ آپ نے اس کو حکم دیا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ بخاری اور مسلم کی شرط پر روایت کیا)

۷۴۹۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ عورت اپنے سر کو منڈائے۔ (نسائی)

(۱۵۴)

بَابُ تَحْرِيمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَهُوَ تَحْدِيدُ الْأَسْنَانِ

مصنوعی بال ملانے اور گودنے اور دانتوں کو باریک کرنے کی حرمت کا بیان

(۱۲۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: «إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں ہی کی اور پکارتے ہیں اس شیطان سرکش ہی کو جس پر خدا نے لعنت کی

[1] سورۃ النساء آیۃ ۱۱۷-

مَرِيدًا لَعَنَهُ اللهُ وَقَالَ: لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا، وَلَأُضِلَّنَّهُمْ، وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ، وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ، وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ» الْآيَةَ،

ہے (جو خدا سے) کہنے لگا میں تیرے بندوں سے (غیر اللہ کی نذر دلوا کر مال کا) ایک مقرر حصہ لیا کروں گا اور ان کو گمراہ کرتا اور امیدیں دلاتا رہوں گا۔ اور سکھاتا رہوں گا یہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور (یہ بھی) کہتا رہوں گا۔ کہ وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں ٭

۶۵۰ - وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ «الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ» قَوْلُهَا «فَتَمَرَّقَ» هُوَ بِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ: انْتَثَرَ وَسَقَطَ. وَالْوَاصِلَةُ الَّتِي تَصِلُ شَعْرَهَا أَوْ شَعْرَ غَيْرِهَا بِشَعْرٍ آخَرَ. «وَالْمَوْصُولَةُ»: الَّتِي يُوصَلُ شَعْرُهَا. «وَالْمُسْتَوْصِلَةُ» الَّتِي تَسْأَلُ مَنْ يَفْعَلُ لَهَا ذَلِكَ.

حضرت اسماء رضہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ میری لڑکی چیچک میں مبتلا ہے اور اس کے بال گر گئے ہیں اور میں اس کا نکاح کرنا چاہتی ہوں تو کیا میں مصنوعی بال ملا سکتی ہوں آپ نے فرمایا اللہ اس عورت پر لعنت فرماتے ہیں جو مصنوعی بال ملاتی ہے اور جو ملواتی ہے ٭ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے بال ملانے والی اور ملانے کی خواہش کرنے والی "فتمرق" یہ لفظ را کے ساتھ ہے اور اس کا معنیٰ ہے کہ اس کے بال گر گئے اور واصلہ وہ عورت ہے جو اپنے بالوں کو یا کسی اور عورت کے بالوں کو اور بالوں کے ساتھ ملاتی ہے اور موصولہ وہ عورت ہے جس کے بالوں کو ملایا جائے اور مستوصلہ وہ عورت ہے جو بالوں کے ملانے کا سوال کرتی

۶۵۱ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نَحْوَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضہ سے اسی طرح منقول ہے (بخاری، مسلم)

۶۵۲ - وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟! سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت معاویہؓ سے سنا جس سال اس نے حج کیا وہ منبر پر کھڑا تھا اور بالوں کا ایک جوڑا لے کر جس کو اس نے ایک غلام کے ہاتھ سے پکڑا اور یہ کہہ رہا تھا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ اس طرح کے بالوں کے جوڑے سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں

بَنُوْا إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۳ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۴ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ! فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللهِ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«اَلْمُتَفَلِّجَةُ» هِيَ: الَّتِيْ تَبْرُدُ مِنْ أَسْنَانِهَا لِيَتَبَاعَدَ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ قَلِيْلًا وَتُحَسِّنُهَا وَهُوَ الْوَشْرُ. وَالنَّامِصَةُ: الَّتِيْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا وَتُرَقِّقُهُ لِيَصِيْرَ حَسَنًا، وَالْمُتَنَمِّصَةُ: الَّتِيْ تَأْمُرُ مَنْ يَفْعَلُ بِهَا ذٰلِكَ.

نے جب اس طرح کے بالوں کو اختیار کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال ملانے والی اور ملوانے والی اور سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی پر لعنت فرمائی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے لعنت کی ہے ایسی عورتوں پر جو سرمہ بھرنے والی ہیں اور بھروانے والی ہیں اور رخسار کے بال اکھڑوانے والی ہیں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں پر ریتی پھروانے والیاں ہے تاکہ دانتوں میں (خلا ہو) ایسی عورتیں اللہ کی فطرت کو تبدیل کرنے والی ہیں تو ابن مسعودؓ سے اس کے متعلق ایک عورت نے کہا کیا معاملہ ہے ابن مسعودؓ نے جواب دیا کہ میں کیوں نہ اس عورت پر لعنت کروں جس پر اللہ کے رسولؐ نے لعنت کی ہے اور یہ لعنت اللہ کی کتاب میں ہے اللہ پاک فرماتا ہے جو کچھ تمکو اللہ کا رسول دے اسکو لے لو اور جس سے تمکو روکے رک جاؤ (بخاری، مسلم)

"المتفلجۃ" اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے دانتوں پر ریتی پھراتی ہے تاکہ دانت ایک دوسرے سے کچھ دور ہو جائیں اور خوبصورت معلوم ہوں اور اسی کو وشر بھی کہتے ہیں "النامصۃ" وہ عورت ہے جو اپنے غیر کے پلکوں کے بال پکڑتی ہے اور ان کو باریک کرتی ہے تاکہ وہ خوب صورت معلوم ہو۔ اور "المتنمصۃ" جو اس کے کرنے کا حکم دیتی ہے۔

(۱۵۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ مِنَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ وَغَيْرِهِمَا وَعَنْ نَتْفِ الْأَمْرَدِ شَعْرَ لِحْيَتِهِ عِنْدَ أَوَّلِ طُلُوْعِهِ

داڑھی اور سر وغیرہ سے سفید بال اکھاڑنے سے منع کرنا اور بے ریش انسان کو داڑھی کے بالوں کو اکھیڑنے سے ممانعت کا بیان جب اسکے بال نکلنے شروع ہوں

۱۷۵۵ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ حَسَنَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سفید بالوں کو نہ اکھیڑو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور ہیں۔ حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے اسانید حسنہ کے ساتھ روایت کیا۔ ترمذی نے بیان کیا حدیث حسن ہے۔

۱۷۵۶ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا کام کیا جس کے متعلق ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ کام مردود ہے۔ (مسلم)

(۱۵۵)

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ وَمَسِّ الْفَرْجِ بِالْيَمِينِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ!

بلا عذر دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرنے اور شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی کراہت کا بیان

۱۷۵۷ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی

وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

آدمی پیشاب کرے تو اپنے داہنے ہاتھ کے ساتھ اپنے ذکر کو نہ پکڑے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ کے ساتھ استنجا کرے اور نہ ہی برتن میں سانس لے۔ (بخاری مسلم)

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ۔

اور اس باب میں بہت سی صحیح حدیثیں ہیں۔

۱۵۶

بَابُ كَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ أَوْ خُفٍّ وَاحِدٍ لِغَيْرِ عُذْرٍ وَكَرَاهَةِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ قَائِمًا لِغَيْرِ عُذْرٍ

بلا عذر ایک جوتے یا ایک موزے میں چلنے کی کراہت اور بلا عذر کھڑے ہو کر جوتا اور موزہ پہننے کی کراہت کا بیان

۷۵۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا»، وَفِي رِوَايَةٍ «أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں جوتے پہن کر چلے یا دونوں کو اتار کر چلے اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں پاؤں کو ننگا کرے۔ (بخاری مسلم)

۷۵۹۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے کہ جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو جب تک اس کو درست نہ کرلے اس وقت دوسری جوتی بھی پہن کر نہ چلے۔ (مسلم)

۷۶۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا

حضرت جابر رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

ہے ۔ (ابوداؤد نے کہا حدیث حسن ہے)

(۱۵۷)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ النَّارِ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهِ سَوَاءٌ كَانَتْ فِي سِرَاجٍ أَوْ غَيْرِهِ!

سونے وغیرہ کے وقت گھر میں آگ چراغ وغیرہ جلتے ہوئے چھوڑ دینے سے روکنے کا بیان

۶۷۱ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سونے کے وقت گھروں میں آگ کو جلتے ہوئے نہ چھوڑو ۔ (بخاری، مسلم)

۶۷۲ ـ وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ : « إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا » ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک رات ایک گھر میں آگ لگ گئی ، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے بتایا گیا تو آپ نے فرمایا آگ تمہاری دشمن ہے سونے کے وقت اسے بجھا دیا کرو ۔ (بخاری مسلم)

۶۷۳ ـ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « غَطُّوا الْإِنَاءَ ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً ، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً ۔ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ

حضرت جابرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا برتن کو ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو اور دروازے بند کیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو اس لئے کہ شیطان بندھے ہوئے مشکیزے کو نہیں کھولتا اور نہ بند دروازے کو کھولتا ہے اور نہ ڈھانکے ہوئے برتن کو کھولتا

أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَىٰ إِنَائِهِ عُودًا، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَىٰ أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
«الْفُوَيْسِقَةُ»: الْفَارَةُ.
«وَتُضْرِمُ»: تُحْرِقُ.

ہے اگر تم میں سے کسی آدمی سے ممکن ہو کہ وہ برتن پر لکڑی رکھ دے یا اللہ کا نام لے تو ایسا ہی کرے اس لئے کہ چوہا گھر والوں پر ان کے گھر کو جلا دیتا ہے۔ (مسلم)
"الفویسقہ" معنی چوہا۔ "تضرم" جلا دیتا ہے۔

(۱۵۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ هُوَ فِعْلٌ وَقَوْلٌ مَا لَا مَصْلَحَةَ فِيهِ بِمَشَقَّةٍ

تکلّف سے ممانعت کا بیان۔ تکلّف ایسے فعل اور قول کو کہتے ہیں جو بغیر کسی مصلحت کے مشقت کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے:

(۱۲۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ[1]: «قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ».

اے پیغمبر کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔

۷۶۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں بناوٹ کرنے سے منع کیا گیا۔ (بخاری)

۷۶۵۔ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ

حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے تو اس نے کہا لے لوگو جو شخص کسی بات کا علم رکھتا ہے وہ اس کو بیان کرے اور جو شخص علم نہیں رکھتا وہ اللہ اعلم کہے یعنی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس لئے کہ جس چیز کو آدمی نہیں جانتا اس کے متعلق اللہ اعلم

[1] سورۃ صٓ آیۃ

الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہہ دینا ہی علم ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ اے پیغمبر کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔ (مسلم)

(۱۵۹)

بَابُ تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشَقِّ الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ وَحَلْقِهِ وَالدُّعَآءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ

میّت پر نوحہ کرنا اور رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا اور بال اکھاڑنا اور سر منڈا دینا اور واویلا کرنا تمام کام حرام ہیں

۷۶۶۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَا نِيْحَ عَلَيْهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میّت کو قبر میں اس وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔ (یعنی پہلی روایت میں "بما نیح" کے الفاظ ہیں اور دوسری روایت میں "ب" نہیں ہے) (بخاری مسلم)

۷۶۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم سے نہیں ہے جو رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے کلمات کہے۔ (بخاری، مسلم)

۷۶۸۔ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰى فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَاَقْبَلَتْ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ بیمار ہو گئے ان پر غشی طاری ہو گئی جب کہ ان کا سر اہل خانہ میں سے ایک عورت کی گود میں تھا تو وہ عورت

تَصِيحُ بِرَنَّةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا ـ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ : أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

"الصَّالِقَةُ" الَّتِي تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنِّيَاحَةِ وَالنَّدْبِ ـ "وَالْحَالِقَةُ" الَّتِي تَحْلِقُ رَأْسَهَا عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ـ "وَالشَّاقَّةُ" الَّتِي تَشُقُّ ثَوْبَهَا ـ

۱۶۶۹ ـ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۶۷۰ ـ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ "بِضَمِّ النُّونِ وَفَتْحِهَا" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۶۷۱ ـ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ تَبْكِي وَتَقُولُ : وَاجَبَلَاهُ ، وَاكَذَا ، وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـ

چیخنے چلانے لگی حضرت ابو موسیٰ اس عورت کو ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے جب ہوش میں آئے تو فرمایا میں اس شخص سے بیزار ہوں جس سے اللہ کا رسول بیزار ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت سے بیزار تھے جو چیخے چلائے سر کے بال منڈائے اور گریبان پھاڑ ڈالے ۔ (بخاری مسلم)

"الصالقۃ" وہ عورت جو رونے اور بین کرنے میں اپنی آواز بلند کرتی ہے "الحالقۃ" وہ عورت جو مصیبت کے وقت سر منڈا دیتی ہے "الشاقۃ" وہ عورت جو کپڑے پھاڑ ڈالتی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص پر نوحہ کیا جائے تو وہ قیامت کے دن اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوگا ۔ (بخاری مسلم)

حضرت ام عطیہؓ نسیبہ (نون کے پیش اور زبر کے ساتھ) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کرتے وقت وعدہ لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی ۔ (بخاری مسلم)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن رواحہؓ پر بیہوشی طاری کی گئی تو اس کی بہن رونے لگی اور کہنا شروع کیا کہ ہائے پہاڑ تھا ہائے تو ایسا تھا اس کی خوبیاں شمار کرنے لگی جب وہ ہوش میں آیا اس نے کہا تو نے جو کچھ کہا اس کے متعلق مجھ سے سوال کیا گیا کیا تو ایسا ہی ہے ۔

(بخاری)

۲۷۷ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَكْوَى فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشْيَةٍ فَقَالَ: "أَقَضَى؟" قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَبَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا قَالَ: "أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا" وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ "أَوْ يَرْحَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ بیمار ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ مسعود کے ساتھ اس کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے تو آپ نے اس کو بے ہوش پایا آپ نے دریافت کیا کیا وہ فوت ہو گیا ہے لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ یہ سنکر رسول اللہ رو پڑے جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے آپ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو۔ کہ اللہ آنکھ سے آنسو بہانے اور دل سے غمگین ہونے پر عذاب نہیں دیتا لیکن اس کے سبب زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۷ - وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوحہ کرنے والی جب موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو اٹھایا جائیگا۔ اور اس پر گندھک کی قمیض اور زنگ کا دوپٹہ ہوگا۔ (مسلم)

۴۷۷ - وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ التَّابِعِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ، أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا، وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا

حضرت اسید بن ابی اسید ایک عورت سے بیان کرتے ہیں جو بیعت کرنے والیوں سے ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن نیک کاموں کے کرنے کا وعدہ لیا تھا ان میں سے یہ بھی تھا کہ ہم ان چیزوں میں اللہ کی نافرمانی نہ کریں اور نہ ہم چہرے کو نوچیں اور نہ واویلا کریں اور نہ گریبان پھاڑیں اور نہ بالوں کو پراگندہ

وَأَنْ لَا تَنْشُرُ شَعْرًا ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

رہتے دیں ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ بیان کیا ۔

۴۷۵۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ : وَاجَبَلَاهُ ، وَاسَيِّدَاهُ ، أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ ،

حضرت ابوموسیٰ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس پر ان کے رونے والے جب یہ کہتے ہیں کہ ہائے پہاڑ تھا ہائے سردار تھا وغیرہ وغیرہ تو اس پر اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کے سینے میں مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے ۔

« اَللَّهْزُ » : الدَّفْعُ بِجُمْعِ الْيَدِ فِي الصَّدْرِ ۔

« اللہز » سینے میں زور کے ساتھ مکا مارنا ۔

۴۷۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ : الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں دو چیزیں ایسی موجود ہیں جن کی وجہ سے وہ کفر کے اعمال کر رہے ہیں ۔ ایک نسب میں طعن و تشنیع کرنا اور دوسرے میت پر نوحہ کرنا ۔ (مسلم)

۱۹۰

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِينَ وَالْعُرَّافِ وَأَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصَى وَبِالشَّعِيرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

کاہن اور نجومیوں اور گم شدہ چیزوں کا پتہ بتانے والوں اور اصحاب رمل اور بدشگونی لینے والوں اور اس قسم کے اور مستقبل کی خبر دینے والوں کے پاس جانے کی ممانعت

۴۷۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ چند لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں

وَسَلَّمَ أُنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ» وَهُوَ السَّحَابُ «فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَيَسْتَرِقُ الشَّيْطَانُ السَّمْعَ فَيَسْمَعُهُ فَيُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ».

قَوْلُهُ «فَيَقُرُّهَا» هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّاءِ: أَيْ يُلْقِيهَا، وَ«الْعَنَانُ» بِفَتْحِ الْعَيْنِ.

۷۷۸ - وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۹ - وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ہمیں کبھی ایسی باتیں بتاتے ہیں جو صحیح نکلتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق کا کلمہ جس کو کوئی جن اچک لیتا ہے اور اس کو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے وہ پھر اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے آسمان سے بادلوں کی فضا میں اترتے ہیں اور اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہوتا ہے تو شیطان اس بات کو چوری کے ساتھ سنتا ہے اور کاہنوں تک پہنچا دیتا ہے وہ اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

"فیقرہا" یہ لفظ یاء کی زبر قاف اور راء کے پیش کے ساتھ ہے۔ یعنی وہ اس کا القاء کرتا ہے۔ "العنان" عین کے فتح کے ساتھ ہے۔

حضرت صفیہ بنت ابی عبید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں سے روایت کرتی ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو شخص گم شدہ تلاش کرنے والے انسان کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا پھر اس کی تصدیق کی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم)

حضرت قبیصہ بن مخارق بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اَلْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ، وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ الطَّرْقُ: هُوَ الزَّجْرُ أَيْ زَجْرُ الطَّيْرِ وَهُوَ أَنْ يَتَيَمَّنَ أَوْ يَتَشَاءَمَ بِطَيَرَانِهِ فَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَمِينِ تَيَمَّنَ وَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَمَ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَالْعِيَافَةُ»: اَلْخَطُّ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ: اَلْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ۔

آپ فرماتے تھے کہ پرندوں کو اڑانا اور بدفالی پکڑنا اور رمل کرنا شیطانی کام ہیں۔ ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ابوداؤد نے بیان کیا کہ "الطرق" کا معنیٰ پرندوں کو اڑانا ہے وہ دائیں جانب اڑ جائیں یا بائیں جانب اگر دائیں جانب اڑیں تو اس سے نیک فال لی جائے اور اگر بائیں جانب اڑیں تو اس سے بدفالی پکڑی جائے۔ نیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ "العیافہ" کا معنیٰ لکیر کھینچنا ہے۔ جوہری نے صحاح میں بیان کیا ہے کہ "الجبت" ایسا کلمہ ہے جس کا اطلاق بت، کاہن اور جادوگر وغیرہ پر ہوتا ہے ✦

۷۸۰ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم نجوم سیکھتا ہے تو گویا اس نے جادو کا علم سیکھا وہ جتنا زیادہ جادو کا علم سیکھنا چاہتا ہے، سیکھ لے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ✦

۷۸۱ - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ، وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ» قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ» قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا زمانہ جاہلیت کا قریب ہے اور اب اللہ نے اسلام لانے کی توفیق دی ہے۔ تو (فرمائیں) کہ ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ جاؤ میں نے عرض کیا کہ ہم میں کچھ آدمی ایسے ہیں جو بدفالی پکڑتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ایسی چیز ہے جس کو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ روکے میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے کچھ آدمی خط کھینچتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک نبی خط کھینچتے تھے پس جس کا خط اس کے موافق ہو گیا تو صحیح ہے ✦ (مسلم)

۷۸۲۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ عورت کی کمائی اور کاہن کی شیرینی (اجرت) وغیرہ کھانے سے منع فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

(۱۶۱)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ

بدفالی پکڑنے سے روکنے کا بیان

فِيهِ الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ۔

اس باب میں ان احادیث کو بھی ملحوظ رکھا جائے جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

۷۸۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ" قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیماری متعدی نہیں ہے اور نہ بدفالی کوئی چیز ہے البتہ فال لینا مجھے پسند ہے صحابہ نے عرض کیا فال کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا پاکیزہ بات۔ (بخاری، مسلم)

۷۸۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ۔ وَإِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ بدفالی کوئی چیز ہے۔ اور اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو مکان عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔ (بخاری، مسلم)

۷۸۵۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدفالی نہیں کرتے تھے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۷۸۶۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدفالی کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا اچھا طریق فال پکڑنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : « أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ - وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ » حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ -

اور بد فالی پکڑنا کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے۔ جب تم میں سے کوئی انسان کسی مکروہ چیز کو دیکھے تو کہے اے اللہ! نیکیوں کو تیرے علاوہ کوئی نہیں لا سکتا اور برائیوں کو بھی تیرے علاوہ کوئی دفع نہیں کر سکتا اور برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی قوت تیرے سوا کسی میں نہیں ہے حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

(۱۶۲)

بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ فِيْ بِسَاطٍ أَوْ حَجَرٍ أَوْ ثَوْبٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ دِيْنَارٍ أَوْ مِخَدَّةٍ أَوْ وِسَادَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَتَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الصُّوْرَةِ فِيْ حَائِطٍ وَسَقْفٍ وَسِتْرٍ وَعِمَامَةٍ وَثَوْبٍ وَنَحْوِهَا وَالْأَمْرِ بِإِتْلَافِ الصُّوْرَةِ

بستر، پتھر، کپڑا، درہم، دینار، پردہ، تکیہ وغیرہ پر حیوان کی تصویر بنانے کی حرمت نیز دیوار چھت پردہ پگڑی اور کپڑے وغیرہ پر بھی تصویر بنانے کی حرمت اور تصویر کو زائل کرنے کا حکم

۱۶۷۷ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ لوگ جو تصویریں بناتے ہیں۔ قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہونگے ان سے

فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کہا جائے گا کہ جس چیز کو تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو۔ (بخاری، مسلم)

۸۸ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ!» قَالَتْ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«الْقِرَامُ» بِكَسْرِ الْقَافِ هُوَ: السِّتْرُ. وَ«السَّهْوَةُ» بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ: الصُّفَّةُ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ وَقِيلَ هِيَ: الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے ایک انگیٹھی پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی شابہت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ہم نے اس کو پھاڑ ڈالا اور اس سے ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لئے۔ (بخاری، مسلم)

"القرام" قاف کے کسرہ کے ساتھ پردے کو کہتے ہیں۔ "السہوۃ" سین مہملہ کے فتحہ کے ساتھ وہ الماری جو گھر کے سامنے ہوتی ہے اور بعض نے کہا وہ روشندان جو دیوار میں ہوتا ہے۔

۸۹ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں ہوگا اس کے لیے ہر تصویر کے بدلے میں جس کو اس نے بنایا تھا ایک نفس بنایا جائے گا جو اس کو جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر تصویر بنانا ضروری ہے تو درخت اور ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح نہیں ہے۔

۹۰ـ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دنیا میں تصویر کھینچتا ہے اس کو قیامت

يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کے دن اس بات کی تکلیف دی جائیگی کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ روح نہیں ڈال سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

۴۹۱۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن مسعود رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا وہ لوگ ہوں گے جو تصویریں بناتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۴۹۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي! فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح خالق بننا چاہتا ہے ذرا وہ ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا ایک جو ہی بنا کر دکھائیں۔ (بخاری، مسلم)

۴۹۳۔ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو طلحہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کتّا اور تصویر ہوگی اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری، مسلم)

۴۹۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَعَدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ فَلَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَشَكَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

«رَاثَ» أَبْطَأَ، وَهُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ۔

حضرت ابن عمر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ وہ آپ کے پاس آئیں گے لیکن جبرئیلؑ نے آپ کے پاس آنے میں تاخیر سے کام لیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات دشوار گذری آپ باہر تشریف لائے تو جبرئیلؑ بھی آپ سے آملا آپ نے اس بات کا ان سے شکوہ کیا تو جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ ہم ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔ (بخاری)

«راث» اس کے تاخیر کی ہے لفظ ث سے شروع کے ساتھ ہے۔

۴۹۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام

عَنْهَا قَالَتْ : وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ قَالَتْ : وَكَانَ بِيَدِهِ عَصًا فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ : « مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ » ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ . فَقَالَ : « مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ ؟ » فَقُلْتُ : وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ بِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « وَعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَأْتِنِيْ » فَقَالَ : مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

نے کسی وقت میں آپ کے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اس وقت جبرئیل نہ آئے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا۔ آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھینکتے ہوئے فرمایا نہ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرتا ہے اور نہ اس کے رسول پھر آپ نے غور سے دیکھا تو آپ کے تخت کے نیچے ایک کتے کا بچہ تھا آپ نے دریافت کیا یہ کتا کب داخل ہوا۔ حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی ہوں آپ نے اس کے متعلق حکم دیا اس کو نکال دیا گیا پھر آپ کے پاس جبرئیل آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا تھا اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن تم نہ آئے حضرت جبرئیلؑ نے جواب دیا مجھے اس کتے نے روک دیا جو آپ کے گھر میں تھا۔ اس لیے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (مسلم)

۹۶ ـ وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ حَيَّانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ صُوْرَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو الہیاج حیان بن حصین رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے مجھے فرمایا کہ میں تجھے ایسے کام کے لئے نہ بھیج دوں جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تھا (وہ کام یہ تھا کہ ہر قسم کی تصویر کو مٹا ڈالنا اور بلند قبر کو برابر کر دینا۔ (مسلم)

(۱۶۳)

بَابُ تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ

شکار، چارپائے اور کھیتی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھنے کی حرمت کا بیان

۱۷۹۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «قِيرَاطٌ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص شکار یا چارپائے کے کتے کے علاوہ کتا پالے گا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کم ہو جائیں گے۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ایک قیراط ہے۔

۱۷۹۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ، وَلَا مَاشِيَةٍ، وَلَا أَرْضٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا باندھتا ہے تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی ہے ہاں کھیتی یا چارپایوں کی حفاظت کے لئے کتا رکھنا جائز ہے۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کتا پالتا ہے جو شکاری اور چارپایوں اور زمین کی نگرانی والا نہیں تو روزانہ اس کے ثواب سے دو قیراط کم ہو جائیں گے۔

(۱۶۴)

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعْلِيقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَكَرَاهِيَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

سفر میں اونٹ وغیرہ چارپایوں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے اور کتے کو ساتھ لے جانے کی حرمت کا بیان

۱۷۹۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ایسی جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔ (مسلم)

۸۰۰ - وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْجَرَسُ مِنْ مَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹی شیطان کے باجوں سے ہے ابوداؤد نے مسلم کی شرط صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۱۶۵)

بَابُ كَرَاهَةِ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيرُ أَوِ النَّاقَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ، فَإِنْ أَكَلَتْ عَلَفًا طَاهِرًا فَطَابَ لَحْمُهَا زَالَتِ الْكَرَاهَةُ!

اونٹ یا اونٹنی جو گندگی وغیرہ کھاتے ہیں ان پر سواری کرنے کی ممانعت اگر پاک چارہ کھائیں اور ان کا گوشت ہو جائے تو کراہت دور ہو جائے گی!

۸۰۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سواری کرنے سے منع فرما دیا۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

(۱۶۶)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْأَمْرِ بِإِزَالَتِهِ

مِنْهُ إِذَا وُجِدَ فِيهِ، وَالْأَمْرِ بِتَنْزِيهِ الْمَسْجِدِ عَنِ الْأَقْذَارِ!

مسجد میں تھوکنے سے منع کرنے اور مسجد سے اُس کو دُور کرنے نیز مسجد کو گندگی وغیرہ سے پاک رکھنے کی تاکید!

۸۰۲ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے (بخاری، مسلم)

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ تُرَابًا أَوْ رَمْلًا وَنَحْوَهُ فَيُوَارِيهَا تَحْتَ تُرَابِهِ۔ قَالَ أَبُو الْمَحَاسِنِ الرُّوْيَانِيُّ فِي كِتَابِهِ الْبَحْرِ: وَقِيلَ الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ أَمَّا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطًا أَوْ مُجَصَّصًا فَدَلَكَهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهِ أَوْ بِغَيْرِهِ كَمَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ الْجُهَّالِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَفْنٍ بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيئَةِ وَتَكْثِيرٌ لِلْقَذَرِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَنْ يَمْسَحَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهِ أَوْ بِيَدِهِ أَوْ غَيْرِهِ أَوْ يَغْسِلَهُ۔

اور مقصد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا ریت وغیرہ ہے تو مٹی کے نیچے تھوک کو چھپا دیا جائے چنانچہ ابو المحاسن رویانی نے اپنی کتاب البحر میں ایسے ہی ذکر فرمایا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تھوک کے دفن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے لیکن جب مسجد پختہ چونا گچ ہو تو تھوک کے جوتوں کے ساتھ وہیں مل دیا جائے جیسا کہ بہت سے ناواقف لوگ اسی طرح کرتے ہیں تو یہ دفن کرنا نہیں ہے۔ بلکہ گناہ میں زیادتی ہے اور مسجد کو مزید گندہ کرنا ہے۔ اور جو شخص یہ کام کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بعد اپنے کپڑے یا اپنے ہاتھ وغیرہ سے اس کو صاف کرلے یا دھو ڈالے۔

۸۰۳ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ

وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُزَاقًا، أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کی دیوار پر ناک کی ریزش یا تھوک یا بلغم دیکھی تو آپ نے اس کو کھرچ دیا۔ (بخاری مسلم)

۸۰۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ تَعَالَى، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ" أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لئے نہیں ہیں۔ ان کو تو اللہ کے ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت کے لئے بنایا گیا ہے۔ یا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (مسلم)

(۱۹۷)

بَابُ كَرَاهَةِ الْخُصُومَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْإِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ

مسجد میں جھگڑنے بلند آواز کرنے گم شدہ چیز تلاش کرنے خرید و فروخت اجارہ وغیرہ معاملات سے روکنے کا بیان

۸۰۵ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص کسی آدمی کو سنے کہ وہ مسجد میں گم شدہ چیز کو تلاش کرتا ہے تو وہ کہے کہ اللہ اس کو تجھ پر واپس نہ لوٹائے اس لئے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنی ہیں۔ (مسلم)

۸۰۶ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ؛ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّهَا عَلَيْكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہے تو کہو کہ اللہ تیری تجارت کو فائدہ مند نہ بنائے اور جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ گم شدہ چیز کو تلاش کرتا ہے تو کہو کہ اللہ اس کو تجھ پر واپس نہ کرے (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

۸۰۷ - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا وَجَدْتَ! إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت بریدہ رض بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا اور کہا کس نے سرخ اونٹ کو اپنی طرف بلایا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کرے تجھ کو اونٹ نہ ملے۔ مسجدیں تو بنائی گئی ہیں جس جس کام کے لئے بنائی گئی ہیں (یعنی ان کاموں کیلئے مسجدیں نہیں بنائی گئی ہیں) (مسلم)

۸۰۸ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ أَوْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید فروخت کرنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ مسجد میں کسی گم شدہ چیز کو تلاش کیا جائے یا مسجد میں شعر پڑھے جائیں۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۸۰۹ - وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: «اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا

حضرت سائب بن یزید رض بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکر مارا میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر تھے اس نے کہا جاؤ ان دونوں کو میرے پاس لاؤ میں ان دونوں کو حضرت عمر کے پاس لے آیا۔ حضرت عمر نے اس سے دریافت کیا کہ تم کہاں سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم

فَقَالَ : مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا ؟ فَقَالَا : مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

طائف سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اگر اس شہر کے باشندے ہوتے تو میں تم کو دردناک عذاب دیتا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو۔ (بخاری)

(۱۶۸)

بَابُ نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ غَيْرَهُ مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهِ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ

لہسن پیاز گندنا وغیرہ جس میں بدبو ہوتی ہے ان کو کھا کر علاوہ ان کی بدبو زائل کرنے کے مسجد میں جانے سے روکنے کا بیان البتہ ضرورت کے وقت جائز ہے

۸۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ۔ مَسَاجِدَنَا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔

۸۱۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ (بخاری، مسلم)

۸۱۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا، أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّومَ، وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ»

٨١٣- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: الْبَصَلَ، وَالثُّومَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

جس شخص نے لہسن یا پیاز کھایا تو وہ ہم سے یا ہماری مسجدوں سے دُور رہے ۔ (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پیاز لہسن گندنا کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے اس لئے کہ فرشتے اس چیز سے تکلیف اٹھاتے ہیں جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ۔

حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! تم ان دو درختوں (یعنی لہسن اور پیاز) کو کھاتے ہو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں درخت خبیث ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب کسی آدمی میں ان کی بدبو پاتے تو اس کو مسجد سے نکال دیتے اور اس کے متعلق حکم دیتے کہ اس کو بقیع قبرستان کی طرف نکال دیا جائے پس جو شخص ان دونوں کو کھانا چاہتا ہے تو وہ ان کی بدبو کو پکا کر زائل کرے ۔ (مسلم)

(١٦٩)

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ لِأَنَّهُ يَجْلِبُ النَّوْمَ فَيَفُوتُ اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَيُخَافُ انْتِقَاضُ الْوُضُوءِ!

جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے وقت گوٹھ مار کر بیٹھنے کی مکروہیت کا بیان۔ اس لئے کہ اس طرح نیند آتی ہے اور خطبہ سننے

سے کے فوت ہونے اور وضو کے ٹوٹ جانیکا خدشہ ہے

۸۱۴۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو دونوں گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

(۱۶۰)

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُّضَحِّيَ عَنْ أَخْذِ شَيْءٍ مِّنْ شَعْرِهٖ أَوْ أَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ

جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ذی الحج کے پہلے عشرہ کے داخل ہونے سے اسکے لئے اپنے بالوں اور ناخن کو کاٹنے منع ہیں جبتک کہ وہ قربانی نہ کرلے

۸۱۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو تو ذی الحج کے چاند دکھائی دینے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔ (مسلم)

(۱۶۱)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِمَخْلُوْقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَ

الْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْآبَاءِ وَالْحَيَاةِ وَالرُّوحِ وَالرَّأْسِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْأَمَانَةِ وَهِيَ مِنْ أَشَدِّهَا نَهْيًا

مخلوق کے ساتھ مثلاً نبی اور کعبہ اور فرشتے اور آسمان اور باپ دادے اور زندگی اور روح اور سر اور بادشاہ کی نعمت اور فلاں کی قبر اور امانت وغیرہ کی قسم کھانے سے ممانعت البتہ امانت کے ساتھ قسم کھانے کی شدید ممانعت

۸۱۶ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: «مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ، أَوْ لِيَسْكُتْ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم کو اس بات سے منع فرماتے ہیں کہ تم اپنے باپوں کی قسمیں کھاؤ پس وہ شخص ضرور قسم کھانے والا ہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

(بخاری، مسلم)

اور صحیح کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص قسم کھانا چاہتا ہے تو وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے یا خاموش رہے۔

۸۱۷ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي، وَلَا بِآبَائِكُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الطَّوَاغِي» جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِيَ الْأَصْنَامُ. وَمِنْهُ الْحَدِيثُ: «هٰذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ» : أَيْ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ اپنے باپوں کی۔

(مسلم)

"الطواغی" طاغیہ کی جمع ہے بتوں کو کہتے ہیں اور اسی سے وہ حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ یہ دوس قبیلے کا بت ہے یعنی ان کا معبود ہے اور

ضَمِيْرٍ وَمَعْبُوْدٍ هُوَ، وَرُوِيَ فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ: "بِالطَّوَاغِيْتِ" جَمْعُ طَاغُوْتٍ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ.

مسلم کے علاوہ روایات میں لفظ طواغیت ذکر ہوا ہے جو طاغوت کی جمع ہے اور طاغوت شیطان اور بت کو کہتے ہیں۔

۸۱۸ - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

حضرت بریدہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امانت کی قسم کھائے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (اسلئے کہ امانت اللہ کی صفت نہیں) حدیث صحیح ہے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

۸۱۹ - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: إِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت بریدہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم اٹھائے اور کہے کہ میں اسلام سے باہر نکل جاؤں (اگر فلاں کام کروں) پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی اسلام کی طرف صحیح سلامت واپس نہیں آئے گا۔ (ابوداؤد)

۸۲۰ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللهِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَفَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ: "كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ" عَلَى التَّغْلِيْظِ، كَمَا رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الرِّيَاءُ شِرْكٌ".

حضرت ابن عمر رض بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک آدمی سے سنا جو کہہ رہا تھا نہیں کعبہ کی قسم تو ابن عمر رض نے اسے فرمایا اللہ کے غیر کی قسم نہ کھا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس شخص نے اللہ کے غیر کی قسم کھائی وہ کافر ہوگیا یا اس نے شرک کیا۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ اور علماء نے کفر اور شرک کی تفسیر کرتے ہوئے اس کو تشدید پر محمول کیا ہے۔ جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریاکاری شرک ہے۔

(۱۴۲)

بَابُ تَغْلِيظِ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ عَمْدًا

جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کی تشدید کا بیان

۸۲۱۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان آدمی کے مال پر ناحق قسم اٹھا دیتا ہے وہ (قیامت کے دن) اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اس پر ناراض ہو گا پھر راوی نے بیان کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی تصدیق کتاب اللہ سے پیش کرتے ہوئے تلاوت فرمائی کہ بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول خریدتے ہیں آخر آیت تک۔ (بخاری، مسلم)

۸۲۲۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کے حق کو مارے تو اللہ اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیتا ہے ایک آدمی نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اگرچہ معمولی چیز ہو۔ آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

۸۲۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ

"الكبائر: الإشراك بالله، وعقوق الوالدين، وقتل النفس واليمين الغموس" رواه البخاري.

ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی نفس کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

وفي رواية له: أن أعرابيا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله ما الكبائر؟ قال: "الإشراك بالله" قال: ثم ماذا؟ قال: "اليمين الغموس" قال: وما اليمين الغموس؟ قال: "الذي يقتطع مال امرئ مسلم!" يعني بيمين هو فيها كاذب.

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک بنانا اس نے دریافت کیا پھر کونسا آپ نے فرمایا جھوٹی قسم اس نے عرض کیا جھوٹی قسم کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مسلمان آدمی کے مال کو دبا لینا۔

١٤٣

باب ندب من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها أن يفعل ذلك المحلوف عليه ثم يكفر عن يمينه!

جو شخص کسی بات پر قسم اٹھاتا ہے پھر اسکے غیر کو اس سے بہتر سمجھتا ہے تو اسکے لئے مستحب ہے کہ وہ اس بہتر چیز کو بجا لائے اور قسم کا کفارہ دے!

٨٢٤ - عن عبد الرحمن بن سمرة رضي الله عنه قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم کسی کام پر قسم کھاؤ پھر اس کے علاوہ کام کو اس کے بہتر پاؤ تو بہتر کام کر دو۔ اور اپنی قسم

وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کا کفارہ دو۔ (بخاری، مسلم)

۸۲۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کام پر قسم کھالے پھر اس کے ماسوا کو اس سے بہتر دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے۔ (مسلم)

۸۲۶ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں اللہ کی قسم اگر اللہ چاہے تو میں کسی کام پر قسم نہیں اٹھاتا کہ پھر میں اس سے کسی بہتر کام کو دیکھوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہو۔ (بخاری، مسلم)

۸۲۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ فِي يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جو شخص تم میں سے اپنے گھر والوں کے متعلق قسم کھانے میں اڑا ہے تو یہ بات اللہ کے نزدیک اس کو زیادہ گنہگار بنا دینے والی ہے اس بات سے کہ وہ اپنا کفارہ ادا کرے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

قَوْلُهُ: « يَلَجَّ » بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْجِيمِ: أَيْ يَتَمَادَى فِيهَا وَلَا يُكَفِّرُ. وَقَوْلُهُ: « آثَمُ » هُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: أَيْ أَكْثَرُ إِثْمًا۔

"یلج" لام کے فتحہ اور جیم کی شد کے ساتھ یعنی وہ اس میں اصرار کرے اور اس کا کفارہ نہ دے۔ "آثم" یہ لفظ ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے یعنی وہ آدمی بہت زیادہ گناہ والا ہے۔

(١٤٣)

بَابُ الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْيَمِيْنِ وَ اَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ وَهُوَ مَا يَجْرِيْ عَلَى اللِّسَانِ بِغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِيْنِ كَقَوْلِهِ عَلَى الْعَادَةِ لَا وَاللهِ ، وَبَلٰى وَاللهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

بے فائدہ قسموں پر معافی کا بیان اور اس بات کا ذکر کہ اس میں کفارہ نہیں ہے بے فائدہ قسم وہ ہوتی ہے جو قسم کے ارادے کے بغیر زبان پر عادتاً آجائے جیسے خدا کی قسم اللہ کی قسم وغیرہ

(١٢٦) قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ﴾[1]

خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہ کریگا لیکن پختہ قسموں پر (جنکے خلاف کروگے) مواخذہ کریگا تو اسکا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا لو (اور اسے توڑ دو) اور تم کو چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

٨٢٨ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ﴾ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ آیت اللہ تمہاری بے فائدہ قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا اس آدمی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو کہتا ہے

[1] سورۃ المائدۃ آیۃ ٨٩ -

لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰی وَاللّٰهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔ | کہ نہیں اللہ کی قسم ہاں خدا کی قسم۔ (بخاری)

(۱۵۸)

بَابُ كَرَاهَةِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

خرید و فروخت میں قسمیں اٹھانے کی مکروہیت کا بیان۔ اگرچہ قسم سچی ہی کیوں نہ ہو

۸۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قسم اٹھانا دوکانداری کو رواج کرنے والا ہے لیکن برکت کو مٹا دینے والا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۸۳۰۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مال کو بیچتے وقت زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو اس لئے کہ پہلے تو اس سے تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ (مسلم)

(۱۵۹)

بَابُ كَرَاهَةِ أَنْ يَسْأَلَ الْإِنْسَانُ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْجَنَّةِ وَكَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَتَشَفَّعَ بِهِ

کسی انسان سے اللہ کا واسطہ دیکر جنت کے علاوہ اور سوال کرنے کی مکروہیت نیز جس شخص سے اللہ کے نام کیساتھ مانگا جائے اسکے نہ دینے پر کراہت کا بیان

۸۳۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی ذات کا واسطہ ڈال کر سوائے جنت کے کسی چیز کا سوال نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

٨٣٢- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ بِهِ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ» حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدِ الصَّحِيحَيْنِ۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرے اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اس کو دو اور جو شخص تم کو دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کرے تم اس کا بدلہ دو اگر تم اس کو بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لئے دعا کرو یہاں تک کہ تم یقین کر لو کہ تم نے اس کو بدلہ دیدیا ہے حدیث صحیح ہے ابوداؤد نسائی نے صحیحین کی سند کے ساتھ نقل کیا۔

(٢٢٢)

بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِ شَاهَنْشَاهْ لِلسُّلْطَانِ لِأَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُوكِ، وَلَا يُوصَفُ بِذٰلِكَ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

کسی بادشاہ کو شہنشاہ کہنا حرام ہے اس لئے کہ اس کا معنی ملک الملوک والا ہے اور یہ نام اللہ کے غیر کیلئے درست نہیں

٨٣٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے ہاں بہت برا نام اس شخص کا ہے جس کو شہنشاہ کے لقب سے پکارا جائے۔ (بخاری، مسلم) سفیان بن

مَلِكُ الْأَمْلَاكِ مِثْلُ شَاهَنْشَاهِ - عینیہ نے بیان کیا کہ ملک الاملاک شہنشاہ کے ہم معنی ہے

(۱۷۸)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَنَحْوِهِ

فاسق بدعتی کو سید وغیرہ کہنا ممنوع ہے

۸۳۴ - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ -

حضرت بریدہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کو سردار نہ کہو اس لیے کہ اگر وہ سردار ہے تو پھر تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔ ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ٭

(۱۷۹)

بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمَّى! بخار کو بُرا بھلا کہنے کی کراہت کا بیان

۸۳۵ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: «مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ - أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ؟» قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا! فَقَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ام سائب یا اے ام مسیب! تجھے کیا ہو گیا ہے تو کانپ رہی ہے۔ اس نے عرض کیا بخار ہے اللہ اس کو برکت دالا نہ کرے آپ نے فرمایا بخار کو برا بھلا نہ کہو۔ اس لئے کہ بخار بنو آدم کی غلطیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے۔ جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے ٭ (مسلم)

«تُزَفْزِفِينَ» أَيْ تَتَحَرَّكِينَ حَرَكَةً سَرِيعَةً، وَمَعْنَاهُ: تَرْتَعِدُ

- «تزفزفین» تیز تیزی کے ساتھ کانپ رہی ہے یہ لفظ تاء کے پیش زاء کے مکرر اور

وَهُوَ بِضَمِّ التَّاءِ وَبِالرَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافِ الْمُكَرَّرَةِ، وَرُوِيَ أَيْضًا بِالرَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافَيْنِ۔

قافے مکرر کے ساتھ ہے۔ اور رائے مکرر اور دو قاف کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۱۸۰)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوبِهَا

ہوا کو برا بھلا کہنے سے روکنے کا بیان اور اس بات کا بیان کہ ہوا چلنے کے وقت کیا کہا جائے

۸۳۶۔ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوالمنذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو برا بھلا نہ کہو جب تم کوئی مکروہ چیز کو دیکھو تو یہ کلمات کہو۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور جو چیز اس میں ہے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اس کو حکم دیا گیا ہے اور تیرے ساتھ اس ہوا کی شر سے اور اس چیز کی شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ اس کو حکم دیا گیا ہے پناہ مانگتے ہیں۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ہوا اللہ کی رحمت ہے (کبھی) رحمت لاتی ہے اور (کبھی) عذاب تو جب تم ہوا کو دیکھو تو اسے برا بھلا نہ کہو اور اللہ سے اس کی خیر طلب کرو اور اللہ کے ساتھ اس کی شر سے پناہ مانگو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا۔

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ" هُوَ بِفَتْحِ الرَّاءِ: أَيْ رَحْمَتِهِ بِعِبَادِهِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول رَوْحِ اللہ راء کے فتحہ کے ساتھ ہے یعنی اللہ کی رحمت جو اس کے بندوں پر ہے۔

٨٣٨ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب تیز آندھی چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے اور میں تیرے ساتھ اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے۔ (مسلم)

١٨١

بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيكِ

مرغ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

٨٣٩ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرغ کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٨٢

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الْإِنْسَانِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا

اس بات سے منع کرنے کا بیان کہ کوئی شخص کہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے

٨٤٠ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہم کو صبح کی نماز رات کو بارش ہو چکنے کے بعد پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ

أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالسَّمَاءُ هُنَا: الْمَطَرُ.

ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمھارے پروردگار نے کیا فرمایا صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے بندوں میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور کچھ لوگ میرے ساتھ کفر کرتے ہیں لیکن وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوتی ہے تو یہ لوگ میرے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کے ساتھ کفر کر رہے ہیں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کر رہے ہیں اور ستاروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

"والسماء": یہاں اس کا معنی بارش ہے۔

(۱۸۴)

بَابُ تَحْرِيْمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرُ

کسی مسلمان کو کافر کہنے کی حرمت کا بیان

۱۸۴۱ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو اس کلمے کا ان دونوں میں سے ایک ضرور حقدار ہے اگر وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کفر کا کلمہ کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۴۲ - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص کسی آدمی کو کافر کہتا ہے یا اللہ کا دشمن کہتا ہے حالانکہ وہ اس طرح نہیں تو کفر اسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔

عَلَيْهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - (بخاری، مسلم)

" حَارَّ " : رَجَعَ ("حار" کے معنی لوٹنے کے ہیں)

۱۸۴

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ!

فحش اور بدکلامی سے روکنے کا بیان!

۸۴۳ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ، وَلَا الْفَاحِشِ ، وَلَا الْبَذِيِّ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ -

حضرت ابن مسعود رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن طعن و تشنیع کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی پر لعنت بھیجتا ہے اور نہ فحش کلام کرتا ہے اور نہ بکواس کرتا ہے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے*

۸۴۴ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ -

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدزبانی جس چیز میں بھی ہو اس کو عیب ناک کر دیتی ہے اور حیاء اور شرم جس چیز میں بھی ہو اس کو زینت دے دیتی ہے۔ (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن ہے*

۱۸۵

بَابُ كَرَاهَةِ التَّقْعِيرِ فِي الْكَلَامِ!

وَالتَّشَدُّقِ فِيهِ وَتَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ وَحْشِيِّ اللُّغَةِ وَدَقَائِقِ الْإِعْرَابِ فِي مُخَاطَبَةِ الْعَوَامِّ وَنَحْوِهِمْ

گفتگو کرتے وقت تکلف اور منہ پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنے

اور غیر متعارف الفاظ استعمال کرنے اور عوام کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے باریکیوں میں گہرائی میں جانے کی کراہت کا بیان

٨٤٥ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ» قَالَهَا ثَلَاثًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

«الْمُتَنَطِّعُونَ»: الْمُبَالِغُونَ فِي الْأُمُورِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبالغہ آرائی سے گفتگو کرنے والے تباہ و برباد ہو گئے آپ نے یہ کلمات تین بار کہے۔

"المتنطعون" معاملات میں مبالغہ کرنے والے۔

٨٤٦ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ، الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ اس آدمی کو بُرا جانتے ہیں جو بلاغت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح متحرک کرتا ہے جیسا کہ گائے اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

٨٤٧ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ، وَالْمُتَفَيْهِقُونَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم سب سے زیادہ میرے نزدیک محبوب اور زیادہ قریب مجلس والے وہ لوگ ہیں جن کے تم میں سے اخلاق بہتر ہونگے اور قیامت کے دن تم سب میں سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہونگے جو زیادہ کلام کرنے والے اور کلام میں تکلف اختیار کرنے والے اور منہ پھیر کر کلام کرنے والے ہیں۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ اور اسکی وضاحت حسن الخلق کے باب میں گذر چکی ہے۔

(۱۸۶)

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِهِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ !

اس بات کے کہنے کی کراہت کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے

۸۴۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَى خَبُثَتْ غَثَيَتْ ، وَهُوَ مَعْنَى « لَقِسَتْ » وَلٰكِنْ كَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ -

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے البتہ یوں کہے کہ غافل ہو گیا ہے ۔ (بخاری مسلم)

علماء نے بیان کیا ہے کہ "خبثت" کا معنی یہ ہے کہ نفس کا سست ہونا غارت ہو گیا ہے اور یہی معنی لقست کا ہے لیکن صرف خباثت کے لفظ کو ناپسندیدہ سمجھا ہے۔

(۱۸۷)

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

انگور کا نام کرم رکھنے کی کراہت کا بیان

۸۴۹ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمُ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ - وَفِيْ رِوَايَةٍ : « فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ » - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ : « يَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ »

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انگور کو کرم نہ کہا کرو اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے ۔ (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ کرم مسلمان کا دل ہے اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں حالانکہ کرم صرف مومن کا دل ہے ۔

۸۵۰ - وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت وائل بن حجر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ انگور کو

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا الْکَرْمُ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا: الْعِنَبُ، وَالْحَبَلَةُ»۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

«اَلْحَبَلَةُ» بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ وَيُقَالُ اَيْضًا بِاِسْكَانِ الْبَاءِ۔

کرم نہ کہو بلکہ عنب کہو اور حبلہ کہو۔ (مسلم)

"الحبلة" حا اور با کی فتحہ کے ساتھ اور با کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔

(۱۸۸) بَابُ النَّهْيِ عَنْ وَصْفِ مَحَاسِنِ الْمَرْاَةِ لِرَجُلٍ اِلَّا اَنْ يُّحْتَاجَ اِلٰى ذٰلِكَ لِغَرَضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحِهَا وَنَحْوِهٖ

کسی آدمی کے سامنے کسی عورت کے محاسن کو بیان کرنے کی ممانعت البتہ شرعی غرض نکاح وغیرہ کی صورت میں جائز ہے

۱۸۵۱۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ مباشرت (یعنی ننگا جسم کرکے) نہ ملائے کہ پھر اس عورت کے محاسن کو اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان کرے گویا کہ وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۸۹) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ بَلْ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ!

یہ کہنا اے اللہ اگر تو چاہے تو معاف کردے مکروہ ہے

دُعا یقین کے ساتھ کی جائے۔

۸۵۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ». وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ»

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یوں نہ کہو اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما سوال پختگی سے کرے اس لئے کہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پختہ عزم کے ساتھ اور پوری رغبت کے ساتھ طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا دے دینا کچھ بڑی چیز نہیں ہے۔

۸۵۳ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُولَنَّ: اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی دعا کرے تو یقین کے ساتھ سوال کرے اور یہ نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے دے اس لئے کہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے (بخاری، مسلم)

(۱۹۰)

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ!

ماشاء اللہ کے ساتھ کسی اور کی مشیت کو ملانے کی کراہت کا بیان

۸۵۴ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت حذیفہ بن یمان رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہ کہو جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے لیکن کہو جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت

بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔ ——— کیسا ہ

(۱۹۱)

بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ

عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہیں

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيثُ الَّذِي يَكُونُ مُبَاحًا فِي غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِعْلُهُ وَتَرْكُهُ سَوَآءٌ، فَأَمَّا الْحَدِيثُ الْمُحَرَّمُ أَوِ الْمَكْرُوهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ فَهُوَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ أَشَدُّ تَحْرِيمًا وَكَرَاهَةً۔ وَأَمَّا الْحَدِيثُ فِي الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ، وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَالْحَدِيثِ مَعَ الضَّيْفِ، وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَكَذَا الْحَدِيثُ لِعُذْرٍ وَعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيهِ وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ عَلٰى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهُ۔

مقصد اس سے وہ باتیں ہیں جو اس وقت کے علاوہ میں جائز ہیں اور جن کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہے لیکن وہ باتیں جو اس وقت کے علاوہ میں حرام یا مکروہ ہیں تو وہ اس وقت میں اور زیادہ حرمت اور کراہت کا باعث ہیں۔ لیکن نیکی کی باتیں مثلاً علمی مذاکرات اور نیک لوگوں کی حکایات اور شریفانہ اخلاق کی تعلیم اور مہمان کے ساتھ باتیں کرنا اور ضرورتمند کے ساتھ گفتگو کرنا اور اسی قسم کی دیگر باتوں میں کچھ کراہت نہیں بلکہ یہ باتیں مستحب ہیں، اور اسی طرح کسی عذر اور عارضہ کی وجہ سے باتیں کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ ان تمام باتوں پر احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔

۸۵۵۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے کو اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

(بخاری، مسلم)

۸۵۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَآءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخر میں عشاء کی نماز پڑھائی سلام پھیرنے

ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ؟ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کے بعد آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے آج کی یہ رات کے بعد ایک سو سال تک وہ چیزیں باقی نہ رہیں گی جو آج روئے زمین پر ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۸۵۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمُ انْتَظَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ قَرِيبًا مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَصَلَّى بِهِمْ يَعْنِي الْعِشَاءَ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے (ایک رات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا آپ قریباً آدھی رات کے وقت تشریف لائے تو آپ نے ان کو عشاء کی نماز پڑھائی پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا خبردار! بیشک لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور سو گئے ہیں اور بیشک تم ہمیشہ نماز میں رہے ہو جب تک کہ تم نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔ (بخاری)

(۱۹۲)

بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِ الْمَرْأَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا إِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا عُذْرٌ شَرْعِيٌّ!

بیوی کا اپنے خاوند کے بلانے پر بستر پر نہ جانے کی حرمت کا بیان۔ جب کہ عورت کو عذر شرعی نہ ہو!

۸۵۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «حَتَّى تَرْجِعَ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے اور خاوند عورت پر غصہ کی حالت میں رات گزارے تو صبح ہونے تک فرشتے عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ عورت خاوند کے پاس جائے۔

(۱۹۳)

بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا وَزَوْجُهَا حَاضِرٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

عورت کے لیے نفل روزہ خاوند کی موجودگی میں کسی اجازت کے بغیر رکھنے کی حرمت کا بیان

۸۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی کے لئے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا جائز نہیں اور خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں کسی کو آنے کی اجازت نہ دے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۹۴)

بَابُ تَحْرِيمِ رَفْعِ الْمَأْمُومِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ أَوِ السُّجُودِ قَبْلَ الْإِمَامِ

مقتدی کو امام سے پہلے رکوع سجود سے سر اٹھانے کی حرمت کا بیان

۸۶۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات کا خوف نہیں رکھتا کہ جب وہ امام سے پہلے سر اٹھائے تو اللہ اس کے سر کو گدھے کے سر کی مانند بنا دے یا اللہ اس کی شکل کو گدھے کی شکل جیسا بنا دے۔ (بخاری)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ | مسلم)

۱۹۵

بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کا بیان!

۸۶۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۶

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتُوقُ إِلَيْهِ أَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْبَثَيْنِ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ

کھانے کی موجودگی میں جبکہ طبیعت کھانے کی طرف راغب ہو تو نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان، اسی طرح جب پیشاب پاخانہ مجبور کر رہا ہو تو نماز پڑھنا مکروہ ہے

۸۶۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اس وقت کہ جب دو خبیث چیزیں (پاخانہ پیشاب) دھکیل رہی ہوں۔ (مسلم)

(۱۹۷)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے سے منع کرنے کا بیان

۸۶۳ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ!» فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: «لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ!» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنی آنکھیں اپنی نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں آپ کا فرمان اس کے متعلق زیادہ سخت ہو گیا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا لوگ اس بات سے باز آ جائیں گے یا ان کی آنکھیں چھین لی جائیں گی ۔ (بخاری)

(۱۹۸)

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

نماز میں بلا عذر دائیں بائیں جھانکنے کی کراہت کا بیان

۸۶۴ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ میں نے نماز میں جھانکنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ شیطان کا بندے کی نماز کو اُچک لینا ہے ۔ (بخاری)

۸۶۵ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں دائیں بائیں جھانکنے سے پرہیز کرو اس لیے کہ نماز میں جھانکنا ہلاکت کا باعث ہے اگر ضرور جھانکنا ہے تو نفل نماز میں جھانکنا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

درست ہے۔ فرض میں نہیں (ترمذی) اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۹۹)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَى الْقُبُورِ!

قبروں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے سے رکنے کا بیان

۸۶۶۔ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو مرثد کناز بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں کی طرف منہ کرکے نماز نہ پڑھو[1] اور نہ ان پہ بلا ضرورت بیٹھو۔ (مسلم)

[1] اس مسئلہ پر تفصیلی بحث میری کتاب (قبروں پر مسجدیں اور اسلام) میں ملاحظہ فرمائیں جو کہ علامہ محمد ناصر الدین البانی کی کتاب تحذیر الساجد عن اتخاذ القبور مساجد کا ترجمہ ہے۔ مترجم۔

(۲۰۰)

بَابُ تَحْرِيمِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي!

نمازی کے آگے سے گزرنے کی حرمت کا بیان

۸۶۷۔ عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ» قَالَ الرَّاوِي: لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ

حضرت ابو الجہیم عبد اللہ بن الحارث بن صمہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا انسان اس گناہ کو معلوم کر لے جو اس کو ملے گا تو وہ چالیس سال کھڑا رہنے کو اپنے لئے اس سے بہتر سمجھے گا کہ وہ اس کے آگے سے گزرے۔ راوی نے بیان کیا میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس

شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ماہ یا چالیس سال (بخاری، مسلم)

(۲۰۱)

بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوعِ الْمَأْمُومِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ فِي إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ أَوْ غَيْرَهَا

جب مؤذن نماز کی اقامت کہنی شروع کرے تو مقتدی کے لئے ہر قسم کے نوافل پڑھنے مکروہ ہیں۔

۸۶۸ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے

(۲۰۲)

بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِيصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ أَوْ لَيْلَتِهِ بِصَلٰوةٍ

جمعہ کے دن کو روزے کیلئے مخصوص کر لینے اور جمعہ کی رات کو نماز کیلئے مخصوص کر لینے کی کراہت کا بیان

۸۶۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جمعہ کی رات کو دوسری راتوں سے قیام کے لئے خاص نہ کرو اور دوسرے دنوں سے جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ

يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

خاص نہ کرو البتہ اگر کوئی آدمی پہلے بھی جمعہ کا روزہ رکھتا ہے تو درست ہے) (مسلم)

لے احناف کا فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ کرنا درست نہیں ایک حدیث میں صراحت موجود ہے کہ فجر کی نماز کے وقت سنتیں ادا کرنا جائز نہیں جیسا کہ ابوداؤد میں حدیث وارد ہے ۔ مترجم۔

۸۷۰۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی جب جمعہ کا روزہ رکھے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ رکھے ۔ (بخاری، مسلم)

۸۷۱۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت محمد بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ۔ (بخاری، مسلم)

۸۷۲۔ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: «أَصُمْتِ أَمْسِ؟» قَالَتْ: لَا، قَالَ: «تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «فَأَفْطِرِيْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا جویریہ بنت حارث بیان کرتی ہیں کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ روزے سے تھی تو آپ نے فرمایا کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا اس نے جواب دیا نہیں آپ نے فرمایا تو کل (آئندہ) روزہ رکھے گی اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تو روزہ افطار کر دے ۔ (بخاری)

(۲۰۳)

بَابُ تَحْرِيْمِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ وَهُوَ أَنْ يَصُوْمَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ وَلَا يَأْكُلَ وَلَا يَشْرَبَ بَيْنَهُمَا!

روزے میں وصال کی حرمت کا بیان، اور وصال یہ ہے کہ دو دن یا اس سے

زیادہ دنوں کا روزہ رکھے اور درمیان میں کچھ نہ کھائے پیئے۔

۸۷۳۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں وصال کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری مسلم)

۸۷۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: «إِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّيْ أُطْعَمُ وَأُسْقَى» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲۰۴)

بَابُ تَحْرِيْمِ الْجُلُوْسِ عَلَى قَبْرٍ!

کسی قبر پر بیٹھنے کی حرمت کا بیان

۸۷۵۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی انگارے پر بیٹھے (وہ انگارہ) اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس کا اثر اس کے چمڑے تک پہنچ جائے اس کے لئے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

(۲۰۵)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

قبروں کو چونا گچ کرنے اور ان پر عمارت بنانے سے روکنے کا بیان

۸۷۶ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ قبروں کو چونا گچ کیا جائے اور یہ کہ اس پر بیٹھا جائے اور یہ کہ اس پر عمارت کھڑی کی جائے۔ (مسلم)

(۲۰۶)

بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ إِبَاقِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهٖ

غلام کے لئے اپنے آقا سے بھاگنے پر سخت حرمت کا بیان

۸۷۷ - عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بھاگ جائے تو اس سے ذمہ داری ختم ہو گئی۔ (مسلم)

۸۷۸ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: ”فَقَدْ كَفَرَ“۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۲۰۷)

بَابُ تَحْرِيمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ!

حدود میں سفارش کی حرمت کا بیان

(۱۳۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلزَّانِيَةُ﴾[1] بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والے

[1] سورۃ النور آیۃ ۲ -

وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ»

٨٤٩ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ!» فَقَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ

مرد جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور اگر تم خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع خدا کے حکم میں ان پر ہرگز ترس نہ آئے اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کو مخزومیہ عورت نے فکر میں ڈال دیا جس نے چوری کی تھی انہوں نے مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے گا پھر خود ہی کہنے لگے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی شخص آپ کے پاس جانے کی جرأت نہیں کر سکے گا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اور پیارا ہے چنانچہ حضرت اسامہ نے آپ سے گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کی حدود میں سے کسی حد میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہو گئے کہ ان میں جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو اس پر حد لگاتے تھے اللہ کی قسم اگر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ ضرور کاٹ دوں گا (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تبدیل ہو گیا اور آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حد میں سفارش کرتے ہو اس پر حضرت اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں راوی بیان کرتے ہیں کہ

ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

پھر آپ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۳۰۸)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِي طَرِيقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ وَنَحْوِهَا!

لوگوں کے راستوں اور سایوں اور پانی کے گھاٹوں وغیرہ مقامات میں قضائے حاجت کرنے سے روکنے کا بیان

(۱۲۸) قَالَ اللهُ تَعَالٰى لَهُ: "وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا"

اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پہ رکھا۔

۸۸۰ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ" قَالُوا: "وَمَا اللَّاعِنَانِ؟" قَالَ: "الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو لعنت والی چیزوں سے بچو صحابہؓ نے عرض کیا دو لعنت والی چیزیں کون کون سی ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو لوگوں کے راستے یا ان کے سائے میں قضائے حاجت بیٹھتا ہے۔ (مسلم)

(۳۰۹)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ وَنَحْوِهِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

کھڑے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے سے روکنے کا بیان

۸۸۱ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا (مسلم)

٢١٠

بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيْلِ الْوَالِدِ بَعْضَ أَوْلَادِهِ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْهِبَةِ

باپ کا اپنے بعض لڑکوں کو عطیہ دینے میں دیگر بعض پر فوقیت دینے کی کراہت کا بیان

٨٨٢ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ أَتٰى بِهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟» فَقَالَ لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَأَرْجِعْهُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ أَوْلَادِكُمْ»، فَرَجَعَ أَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا بَشِيْرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟» فَقَالَ نَعَمْ، قَالَ: «أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ:

حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ اس کا باپ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا کہ میں نے اپنا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو دیدیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو واپس کر دو اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو واپس کرو اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس طرح کا عطیہ اپنے تمام بچوں کو دیا ہے اس نے کہا نہیں اس پر آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو پس میرا باپ لوٹا اور اس صدقہ کو واپس لے لیا اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بشیر کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے اس نے جواب دیا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تو نے ان سب کو اتنا ہی عطیہ دیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ایسی حالت میں مجھ

«فَلَا تُشْهِدْنِيْ إِذًا فَإِنِّيْ لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «أَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ!» ثُمَّ قَالَ: «أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟» قَالَ بَلٰى، قَالَ: «فَلَا إِذًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

گواہ نہ بناؤ اس لئے کہ میں کسی ظلم پر گواہ بننے کے لئے تیار نہیں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو ظلم پر گواہ نہ بناؤ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تیرے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہوں اس نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر اس وقت برابری نہیں کرتا (بخاری، مسلم)

٣١١

بَابُ تَحْرِيْمِ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشَرَةَ أَيَّامٍ

کسی میت پر تین دن سے زیادہ عورت سوگ نہیں کر سکتی البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے،

٨٨٣ - عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ أَوْ غَيْرِهِ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے پاس آئی۔ جب اس کا باپ ابوسفیان فوت ہوا تو اس نے ایک خوشبو منگائی جس میں زرد رنگ خلوق یا اس کے علاوہ کوئی اور خوشبو ملی ہوئی تھی تو اس نے اس کو ایک لونڈی کو لگایا پھر اپنے دونوں رخساروں کو لگایا پھر کہنے لگی اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت تو نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے۔ جائز

الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا» . قَالَتْ زَيْنَبُ : ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ : «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا» ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

نہیں کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب اس کا بھائی فوت ہوا تو اس نے خوشبو منگوائی اور اس کو لگایا پھر کہا خبردار اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہ تھی مگر بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر پر فرما رہے تھے کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن کو مانتی ہے جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے (بخاری مسلم)

(۳۱۲)

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَالْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ أَوْ يَرُدَّ

شہری کا بدوی کے لئے خریدنا اور تجارتی قافلوں کو ملنا اور اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا اور اپنے بھائی کے منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجنا حرام ہے ہاں جب وہ اجازت دے یا رد کرے

۱۸۸۴ ـ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جاری۔۔۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نے اس بات سے منع فرمایا کہ شہری آدمی بدوی کے لئے بیع کرے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔ (بخاری، مسلم)

۸۸۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجارتی قافلے کے سامان کو آگے جاکر نہ ملو یہاں تک کہ سامان بازار میں پہنچ جائے۔ (بخاری، مسلم)

۸۸۶ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ» فَقَالَ لَهُ طَاوُسٌ: مَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: «لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تجارتی قافلوں کو آگے جاکر نہ ملو اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لئے بیع کرے۔ طاؤس نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ شہری کا دیہاتی کے لئے بیچنے کا کیا مطلب ہے اس نے کہا کہ وہ اس کا دلال نہ بنے۔ (بخاری، مسلم)

۸۸۷ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ شہری دیہاتی کے لئے بیع کرے نیز فرمایا کہ بیع میں دھوکہ نہ کرو اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے اور نہ عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرے تاکہ اس کے برتن کو الٹا کرے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلوں کے ملنے سے منع کیا اور اس سے کہ شہری دیہاتی کے لئے خرید وفروخت کرے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے بھاؤ

أَخِيهِ، وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پر زیادہ بھاؤ نہ کرے (جبکہ وہ خریدنا نہیں چاہتا) اور دھوکہ دینے اور جانور کے دودھ روکنے سے منع فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

۸۸۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجے ہاں اگر وہ اجازت دے۔ (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

۸۸۹۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَذَرَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار ایماندار کا بھائی ہے کسی ایماندار کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر پیغام بھیجے جب تک کہ وہ چھوڑ دے۔ (مسلم)

(۲۱۳)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فِي غَيْرِ وُجُوهِهِ الَّتِي أَذِنَ الشَّرْعُ فِيهَا

ان راستوں میں مال کو ضائع کرنے سے منع کرنے کا بیان جن میں شرعاً مال خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے،

۸۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضَى لَكُمْ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند جس بات کو تمہارے لئے پسند فرماتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ

أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ۔

کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور متفرق نہ ہو جاؤ اور تمہارے لئے قیل وقال اور زیادہ سوال اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند فرماتا ہے (مسلم) حدیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

٨٩١ - وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ» وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ شَرْحُهُ۔

حضرت وراد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے مجھ سے ایک خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام لکھوایا جس میں یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد اور اس کی طرف تحریر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقال اور مال ضائع کرنے اور زیادہ سوال کرنے سے منع فرماتے نیز ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور حقدار کو حق نہ دینا اور ظلم سے کسی چیز کو حاصل کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (بخاری مسلم) اور اسکی تشریح گزر چکی ہے۔

٢١٤

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ إِلٰى مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهِ سَوَاءٌ كَانَ جَادًّا أَوْ مَازِحًا وَالنَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

کسی مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنے سے روکنے کا بیان خواہ جان بوجھ کر ہو یا مذاق میں نیز تلوار کو میان سے باہر نکال کر پکڑانے سے روکنے کا بیان

۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُشِرْ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعَ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَنْزِعَ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ»

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَنْزِعُ» ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّايِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِهَا وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِي، وَبِالْمُعْجَمَةِ أَيْضًا يَرْمِي وَيُفْسِدُ وَأَصْلُ النَّزْعِ: الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ نہ کرے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے اس کو نکلوا دے اور وہ (اس کی پاداش میں) جہنم کے گڑھے میں گر پڑے (بخاری مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی طرف تیز دھار ہتھیار کے ساتھ اشارہ کرے تو جب تک وہ اس کو نہ ہٹائے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی کیوں نہ ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول "ینزع" کو عین مہملہ زاء مکسورہ نیز غین معجمہ اسکے فتحہ کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے معنی دونوں کا قریب قریب ہے، عین مہملہ کی شکل میں معنی یہ ہے کہ وہ پھینکتا ہے اور غین معجمہ کی شکل میں پھینکنے اور فساد کرنے کا معنی ہے جب کہ "نزع" کا اصل معنی نیزہ مارنا اور فساد کرنا ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۸۹۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرما دیا کہ ننگی تلوار نکال کر پکڑائی جائے (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا حدیث

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ۔ حسن ہے۔

(۲۱۵)

بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا لِعُذْرٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ

اذان کے بعد بغیر عذر کے نماز فرض پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکلنے کی کراہت کا بیان

۸۹۴ - عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَأَتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو شعثاء بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے مؤذن نے اذان دی تو ایک آدمی مسجد سے کھڑا ہوا اور چل پڑا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پیچھے سے اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا اس آدمی نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ (مسلم)

(۲۱۶)

بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ لِغَيْرِ عُذْرٍ!

بلا عذر پھول خوشبو وغیرہ کو واپس لوٹانے کی کراہت کا بیان

۸۹۵ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ، طَيِّبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر ریحان وغیرہ پیش کی جائے تو وہ اس کو نہ لوٹائے اس لئے کہ اس کا بوجھ ہلکا ہے، اور خوشبو اچھی ہے۔

التخریج "رواہ مسلم"۔ (مسلم)

۸۹۶۔ وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب، رواہ البخاری۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

(۲۱۷)

باب کراھۃ المدح فی الوجہ لمن خیف علیہ مفسدۃ من اعجاب ونحوہ، وجوازہ لمن امن ذلک فی حقہ!

کسی کی تعریف اسکے سامنے کرنے کی کراہت کا بیان جبکہ خطرہ ہو کہ اس میں تکبر وغیرہ آجائے گا اور جب اس سے امن ہو تو پھر تعریف کی اجازت کا بیان

۸۹۷۔ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال: سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یثنی علی رجل ویطریہ فی المدحۃ فقال: "اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل" متفق علیہ،

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا کہ دوسرے آدمی کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا تم نے اس کو ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی کمر کو توڑ ڈالا۔ (بخاری، مسلم)

"والاطراء" المبالغۃ فی المدح۔

"الاطراء" تعریف میں مبالغہ کرنا۔

۸۹۸۔ وعن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علیہ رجل خیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "ویحک! قطعت عنق صاحبک" یقولہ مرارا "ان کان احدکم مادحا لا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا تو ایک آدمی نے اس کی تعریف کی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تجھے افسوس ہو تو نے اپنے ساتھی کی گردن کو کاٹ دیا ہے یہ بات آپ بار بار فرماتے رہے (پھر فرمایا) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی ضرور تعریف کرنا چاہتا ہے تو یوں کہے کہ میں ایسی خوبیوں

مَخَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۸۹۹۔ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ: فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فَهٰذِهِ الْأَحَادِيثُ فِي النَّهْيِ وَجَاءَ فِي الْإِبَاحَةِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَطَرِيقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ أَنْ يُقَالَ: إِنْ كَانَ الْمَمْدُوحُ عِنْدَهُ كَمَالُ إِيمَانٍ وَيَقِينٍ، وَرِيَاضَةُ نَفْسٍ، وَمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَا يَفْتَتِنُ وَلَا يَغْتَرُّ بِذٰلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلَا مَكْرُوهٍ، وَإِنْ خِيفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمُورِ كُرِهَ مَدْحُهُ فِي وَجْهِهِ كَرَاهَةً شَدِيدَةً، وَعَلَى هٰذَا التَّفْصِيلِ تُنَزَّلُ الْأَحَادِيثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِي ذٰلِكَ۔ وَمِمَّا جَاءَ فِي الْإِبَاحَةِ

والا خیال کرتا ہوں۔ اگر وہ ایسا ہی ہو اور اللہ اس کا حساب کرنے والا ہے تو درست ہے لیکن اللہ پر کسی کا تزکیہ کرنا صحیح نہیں۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ہمام بن حارث حضرت مقدادؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا تو مقدادؓ اپنے گھٹنوں پر اکڑ کر بیٹھ گئے اور اس کے منہ میں کنکریاں پھینکنی شروع کی تو حضرت عثمانؓ نے اس سے کہا کیا بات ہے حضرت مقدادؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔ (مسلم)

پس یہ تمام حدیثیں نہی کی ہیں اور اس کے جواز میں بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔ علماء ان حدیثوں کے درمیان تطبیق کی یہ صورت پیش کرتے ہیں کہ اگر ممدوح کمال ایمان اور یقین والا ہے اور صاحب ریاضت ہے اور اسے پوری معرفت حاصل ہے کہ وہ تعریف سے فتنے میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس میں غرور آ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے نفس میں عجب آ سکتا ہے تو پھر اس کی تعریف کرنا نہ حرام ہے اور نہ مکروہ اور اگر اس پر ان امور میں سے کسی چیز کے پائے جانے کا اندیشہ ہو تو پھر اس کے سامنے اس کی تعریف کرنا بہت برا کام ہے اور اسی وضاحت کے مطابق مختلف احادیث کو ایک دوسرے کے

قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «أَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ»: أَيْ مِنَ الَّذِينَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيعِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُولِهَا - وَفِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ «لَسْتَ مِنْهُمْ»: أَيْ لَسْتَ مِنَ الَّذِينَ يُسْبِلُونَ أُزُرَهُمْ خُيَلَاءَ. وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «مَا رَآكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ» وَالْأَحَادِيثُ فِي الْإِبَاحَةِ كَثِيرَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِنْ أَطْرَافِهَا فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ-

مطابق بنایا جاتا ہے چنانچہ وہ حدیثیں جن میں تعریف کی اباحت کا ذکر ہے ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تھا کہ میں امید رکھتا ہے کہ تو ان لوگوں میں سے ہوگا جن کو جنت میں داخل ہونے کے لئے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ اے ابوبکرؓ تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو اپنے ازار کو تکبر کے ساتھ لٹکاتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ شیطان نے تجھ کو کسی راستہ میں جاتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہ تیرے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راہ پر چلتا ہے اور اباحت کی حدیثیں کثرت کے ساتھ وارد ہیں اور ان سے کچھ حدیثوں کو میں نے کتاب الاذکار میں بیان کیا ہے۔

(۲۱۸)

بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ مِنْ بَلَدٍ وَقَعَ فِيهَا الْوَبَاءُ فِرَارًا مِنْهُ وَكَرَاهَةِ الْقُدُومِ عَلَيْهِ!

جس شہر میں طاعون کی وبا پھیل چکی ہے اس سے بھاگنے اور وہاں باہر سے آنے کی کراہت کا بیان

(۱۲۹) قَالَ اللهُ تَعَالَى[1]: «أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ»

(اے جہاد سے ڈرنے والو) تم کہیں رہو موت تمھیں آ کر رہے گی خواہ بڑے بڑے محلوں میں رہو۔

(۱۳۰) وَقَالَ تَعَالَى[2]: «وَلَا

اور خدا کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور

[1] سورة النساء آية ۷۸ [2] سورة البقرة آية ۱۹۵-

"تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ"

٩٠٠- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ۔ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ لِي عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ۔ فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي۔ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي۔ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي

اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب شام کے علاقے میں گئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو لشکر کے امراء حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور اس کے رفقاء ملے انہوں نے حضرت عمرؓ کو بتایا کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ میں نے ان کو لایا حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ لیا اور انہیں بتایا کہ ملک شام میں طاعون پھیل چکی ہے (تو کیا کیا جائے) آپس وہ مختلف رائے رکھتے تھے۔ بعض نے کہا آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ واپس چلے جائیں اور بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ بہترین لوگ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں اور ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ہم کو وباء والے علاقے میں لے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا میرے پاس انصار کو بلاؤ تو میں نے ان کو بلایا حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ لیا انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف رائے کا اظہار کیا تو حضرت عمرؓ نے ان سے بھی فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا میرے پاس قریش کے مشائخ فتح مکہ کے مہاجرین کو بلاؤ تو میں نے ان کو بلایا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف کا ذکر نہ کیا سب نے اس پر اتفاق کیا کہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ ان لوگوں کو واپس لے جائیں اور انہیں اس وباء میں دے جائیں پس حضرت عمرؓ نے منادی کرا دی کہ

النَّاسِ : إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ! وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ ، نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلَى قَدَرِ اللهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ ، وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ ؟ قَالَ : فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ ، فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ » فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْعُدْوَةُ : جَانِبُ الْوَادِي.

میں صبح سفر کرنے والا ہوں تم بھی صبح کے وقت سفر کرنے کے لئے تیار ہو۔ اس پر ابوعبیدہ بن جراحؓ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوعبیدہؓ کاش! تیرے علاوہ کوئی دوسرا شخص یہ بات کہتا اس لئے کہ حضرت عمرؓ حضرت ابوعبیدہؓ کی مخالفت کو برا جانتے تھے (پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا) جی ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں آپ بتائیں اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ان کو ایسی وادی میں اتاریں کہ جس کے دو کنارے ہوں ان میں سے ایک کنارہ سرسبز اور دوسرا خشک ہو کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے میں اونٹ چراؤ گے تو تم بھی اللہ کی تقدیر کے ساتھ اور اگر خشک زمین میں چراؤ گے تب بھی اللہ کی تقدیر کے ساتھ چراؤ گے۔ راوی نے بیان کیا کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آگئے اور وہ کسی کام کی وجہ سے موجود نہ تھے انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس اس کے متعلق علم موجود ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جب تم کسی زمین میں طاعون کی وبا کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب طاعون کسی زمین میں پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اس پر حضرت عمرؓ نے اللہ کی تعریف بیان کی اور واپس تشریف لے آئے۔ (بخاری، مسلم)

"العدوۃ" وادی کا کنارا۔

۹۰۱ - وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « إِذَا

حضرت اسامہ بن زیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین میں طاعون کی وبا سنو تو

سَمِعْتُمْ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وہاں نہ جاؤ اور اگر تم وہاں ہو جہاں وبا پھیل چکی ہے تو وہاں سے نہ نکلو۔ (بخاری، مسلم)

(۲۱۹)

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَحْرِيْمِ السِّحْرِ!

جادو کی حرمت میں تشدید کا بیان

(۱۳۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ”وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ“ الْآيَة۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

۹۰۲۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ“ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ”الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور قتل نفس جس کو اللہ نے حرام کیا ہے البتہ کسی حق کے ساتھ جائز ہے اور سود کھانا اور یتیم کے مال کو کھانا اور لڑائی کے دن صفوں سے بھاگ جانا اور پاک دامن مومن غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری، مسلم)

(۲۲۰)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسَافَرَةِ بِالْمُصْحَفِ إِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهُ بِأَيْدِي الْعَدُوِّ

کفار کے علاقے میں قرآن کریم کو ساتھ لے کر سفر کرنے سے ممانعت کا بیان جب خطرہ ہو کہ قرآن پاک دشمن کے ہاتھ میں چلا جائے گا:

۹۰۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ دشمن کی زمین کی طرف قرآن پاک کے ساتھ سفر کیا جائے (بخاری، مسلم)

(۲۲۱)

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَإِنَاءِ الْفِضَّةِ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوْهِ الْاِسْتِعْمَالِ

کھانے، پینے، وضو اور دیگر تمام استعمالات میں سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے کی حرمت کا بیان

۹۰۴۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «إِنَّ الَّذِيْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ»

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: بے شک وہ انسان جو چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے۔

۹۰۵۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ، وَ

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ریشم اور دیباج اور سونے چاندی کے برتنوں میں

الدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: "هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پینے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ برتن ان کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں۔ (بخاری، مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا"۔

اور صحیحین کی ایک روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اس نے بیان کیا) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے تم ریشم اور دیباج کو نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ہی ان برتنوں میں کھاؤ اور پیو۔

۹۰۶۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوسِ، فَجِيءَ بِفَالُوذَجٍ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَمْ يَأْكُلْهُ، فَقِيلَ لَهُ حَوِّلْهُ، فَحَوَّلَهُ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ خَلَنْجٍ وَجِيءَ بِهِ فَأَكَلَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. "الْخَلَنْجُ": الْجَفْنَةُ.

حضرت انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجوسیوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھا تو چاندی کے ایک برتن پر فالودہ وغیرہ لایا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے نہ کھایا ان سے کہا گیا کہ آپ اس کو بدل دیں۔ چنانچہ اس کو ایک دوسرے پیالے میں لایا گیا تو پھر آپ نے کھا لیا بیہقی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔

"الخلنج" پیالے کو کہتے ہیں۔

(۲۴۲) بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ الرَّجُلِ ثَوْبًا مُزَعْفَرًا

آدمی کے لیے زعفران سے رنگ کا لباس پہننے کی حرمت کا بیان

۹۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔ (بخاری، مسلم)

۹۰۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: «أُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟» قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: «بَلْ أَحْرِقْهُمَا» وَفِي رِوَايَةٍ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کسنبہ کے رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھے تو فرمایا کیا تیری ماں نے تجھے ان کے پہننے کا حکم دیا ہے میں نے کہا کیا میں ان کو دھو ڈالوں فرمایا بلکہ ان کو جلا ڈالو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا بے شک یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں لہٰذا ان کو نہ پہنو (مسلم)

(۲۲۳)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ!

دن بھر رات تک خاموش رہنے سے ممانعت کا بیان!

۹۰۹ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ» رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کیا کہ بلوغت کے بعد یتیمی نہیں ہے اور نہ ہی دن بھر رات تک خاموش رہنا جائز ہے۔ ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔

قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ: كَانَ مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ فَنُهُوا فِي الْإِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ وَأُمِرُوا بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيثِ بِالْخَيْرِ۔

علامہ خطابی اس حدیث کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ جاہلیت کی عبادت سے خاموش رہنا بھی تھا تو اسلام میں ان کو اس بات سے روک دیا گیا اور ان کو اللہ کے ذکر اور نیک باتوں میں مشغول رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۱۰ - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا

حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس تشریف لائے جس کا نام زینب تھا تو آپؓ نے اس کو دیکھا کہ وہ بات نہیں کرتی ہے

رَبِّكَ ، فَرَآهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً - فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ! فَتَكَلَّمَتْ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

آپ نے فرمایا اس کو کیا ہو گیا کہ یہ گفتگو نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے ارادتاً خاموشی اختیار کر رکھی ہے تو حضرت ابوبکر نے اس سے فرمایا کہ تو گفتگو کر یہ بات جائز نہیں ہے یہ تو جاہلیت کا کام ہے۔ چنانچہ اس عورت نے بولنا شروع کیا۔ (بخاری)

(۲۴۳)

بَابُ تَحْرِيمِ انْتِسَابِ الْإِنْسَانِ إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَ تَوَلِّيهِ غَيْرَ مَوَالِيهِ

کسی انسان کا اپنے باپ کے غیر کی طرف اور کسی غلام کا اس کے آقا کے غیر کی طرف منسوب کرنے کی حرمت کا بیان

۹۱۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ ادَّعَى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب ہوا جب کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس شخص نے اپنے باپ سے تعلق ختم کیا تو اس نے کفر کا کام کیا۔ (بخاری، مسلم)

۹۱۳- وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ

حضرت یزید بن شریک بن طارق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو منبر پر دیکھا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے چنانچہ میں نے آپ

فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: وَاللهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيْهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

«ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ»: أَيْ عَهْدُهُمْ وَأَمَانَتُهُمْ۔ «وَأَخْفَرَهُ»: نَقَضَ عَهْدَهُ۔ «وَالصَّرْفُ»: التَّوْبَةُ، وَقِيْلَ الْحِيْلَةُ۔ «وَالْعَدْلُ»: الْفِدَاءُ۔

۹۱۴- وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ

سے سنا آپ فرما رہے تھے نہیں اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جس کو ہم پڑھتے ہیں۔ سوائے کتاب اللہ کے اور سوائے اس صحیفہ کے تو اس نے اس کو کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمروں کے بارے میں تھی اور کچھ زخموں وغیرہ کے بارے احکام تھے۔ اور اس میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کو عیر سے لے کر ثور پہاڑ تک حرم ہے جو شخص اس میں کسی بدعت کو جاری کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اللہ نہ اس کا فرض اور کوئی نفل قبول کرے گا مسلمانوں کا عہد ایک ہے اس عہد کے ساتھ ان کا ادنیٰ درجے کا مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے (یعنی پناہ دے سکتا ہے) پس جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ عہد توڑے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے فرض اور نفل قبول نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے باپ کے غیر کی طرف یا غلام اپنے آقا کے غیر کی طرف منسوب ہو تو اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکے فرض اور نہ نفل قبول فرمائیں گے (بخاری، مسلم)

«ذمۃ المسلمین»: یعنی مسلمانوں کا عہد اور ان کی امانتیں۔ «اخفرہ» اس کے عہد کو توڑ ڈالا۔ «الصرف» توبہ بعض کہتے ہیں حیلہ کے معنی میں ہے اور «العدل» فدیہ کے معنی میں ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : " لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ - وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ - وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ -

اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو آدمی اپنے باپ کے غیر کی طرف جان بوجھ کر منسوب ہوتا ہے تو وہ کافر ہو گیا اور جو شخص ایسی چیز کا دعوی کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ بھی ہم سے نہیں ہے اور اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہئے اور جو شخص کسی آدمی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارے حالانکہ وہ اس طرح نہیں تو کفر اس پر لوٹ آئے گا (بخاری مسلم) الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں ◆

(۲۲۵)

بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنِ ارْتِكَابِ مَا نَهَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان کے ارتکاب سے ڈرانے کا بیان

(۱۳۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] : فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ "

ارشاد باری تعالیٰ ہے: تو جو لوگ انکے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے (کہ ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو ◆

(۱۳۳) وَقَالَ تَعَالٰى [2] : " وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ -

نیز فرمایا: اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے ◆

(۱۳۴) وَقَالَ تَعَالٰى [3] : " اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ "

نیز فرمایا: بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

(۱۳۵) وَقَالَ تَعَالٰى [4] : " وَ

نیز فرمایا: اور تمہارا پروردگار جب نافرمان

---

[1] سورۃ النور آیۃ ۶۳ ، [2] سورۃ آل عمران آیۃ ۲۸ ، [3] سورۃ البروج آیۃ ۱۲
[4] سورۃ ھود آیۃ ۱۰۲ -

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ »

بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اسکی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے۔ بے شک اسکی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔

۹۱۵ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے کہ جس کو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۲۲۶)

بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ وَيَفْعَلُهٗ مَنِ ارْتَكَبَ مَنْهِيًّا عَنْهُ !

جو شخص منہیات کا مرتکب ہو تو اس کو کیا کہنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے

(۱۳۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] : « وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ »

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔

(۱۳۷) وَقَالَ تَعَالٰى[2] : « اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ »

نیز فرمایا: جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں۔

(۱۳۸) وَقَالَ تَعَالٰى[3] : « وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ، اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

نیز فرمایا: اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور)

[1] سورة فصلت آية ۳۶ ، [2] سورة الاعراف آية ۲۰۱ ، [3] سورة آل عمران آية ۱۳۵ -

وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ »

وہ اس میں ہمیشہ بستے رہیں گے اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔

(۳۹) وَقَالَ تَعَالَىٰ[1]: « وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ »

نیز فرمایا: اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۹۱۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو اسے چاہیے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں تو اُسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔ (بخاری، مسلم)

(۲۲۷)

كِتَابُ الْمَنْثُورَاتِ وَالْمُلَحِ

قیامت کی علامات اور متفرق حدیثوں کا بیان

۹۱۷۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ: « مَا شَأْنُكُمْ؟ » قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ:

حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو حقیر بتایا اور کبھی اس کو بہت بڑا بتایا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ وہ شاید کھجوروں کے جھنڈ میں ہے کہ جب ہم شام کے وقت آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے ہم میں اس کا اثر دیکھا آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صبح دجال کا ذکر کیا تو کبھی آپ نے اس کو بڑا حقیر کیا اور کبھی اس کو اونچا دکھایا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ وہ تو ان کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے اس پر آپ نے فرمایا مجھے تمہارے

[1] سورۃ النور آیۃ ۳۱

غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ: إِنْ
يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ
دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ
فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ
خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ: إِنَّهُ شَابٌّ
قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ
بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ
مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ
الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ
الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَ
عَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي
الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا:
يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَ
يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ
كَأَيَّامِكُمْ». قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ
الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ
صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا
لَهُ قَدْرَهُ» قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ
مَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ:
كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي
عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ
بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ
فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ
عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ
ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ
خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ
فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ
عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ

بارے میں دجال کے غیر کا زیادہ خوف ہے اگر میری
موجودگی میں دجال کا ظہور ہو گیا تو تمھاری طرف سے
میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی
میں اسکا خروج ہوا تو پھر ہر آدمی اپنے نفس کا ذمہ دار
ہے اور میری بجائے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا خلیفہ ہے
(یاد رکھیے) دجال نوجوان ہو گا اس کے بال گھنگریالے
ہونگے اسکی آنکھ پھولی ہوئی گویا میں اس کو عبد العزیٰ
بن قطن کے ساتھ تشابہت دیتا ہوں پس جو شخص دجال
کو پائے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ بیشک دجال
شام اور عراق کے درمیان راستے میں سے نکلے گا اور دائیں
طرف اور بائیں طرف فساد مچانے والا ہو گا اے اللہ کے بندو
ثابت قدم رہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنا عرصہ زمین
میں رہے گا آپ نے فرمایا چالیس دن جن میں ایک دن
سال کے برابر اور دوسرا دن مہینے کے برابر اور تیسرا
دن جمعہ کے برابر اور اس کے باقی دن تمھارے
دنوں کے مشابہ ہوں گے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ!
وہ دن جو سال کے برابر ہے کیا اس میں ایک دن کی
نمازیں پڑھ لینا ہمیں کفایت کرے گا آپ نے فرمایا:
نہیں اس کے لئے اندازہ لگانا ہو گا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ
وہ زمین میں کس تیزی سے جائے گا آپ نے فرمایا بارش
کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہے پھر وہ
اپنی قوم کے پاس آئے گا ان کو دعوت دے گا وہ اس
پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات کو قبول کر لیں گے
وہ آسمان کو حکم دے گا آسمان بارش برسائے گا اور زمین
کو حکم دے گا تو زمین سبزہ پیدا کرے گی جب شام کو
جانور واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے لمبی
لمبی اور ان کے پہلو لمبے ہوں گے اس کے بعد وہ
ایک قوم کے پاس سے گزرے گا اور انہیں دعوت
دے گا وہ اس پر اس کی بات کو رد کر دیں گے تو

بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَ
يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا:
أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا
كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ
ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ، وَيَتَهَلَّلُ
وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ
الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ
مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ
عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ
رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ
مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ
لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ إِلَّا
مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ إِلٰى
حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ
حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ
ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ
فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُ
بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا
هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى
إِلٰى عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ
لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ
إِلَى الطُّوْرِ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ

دجال ان کے پاس سے واپس جائے گا تو وہ فوراً
قحط زدہ ہو جائیں گے ان کے ہاتھوں میں ان کے مال
میں سے کچھ نہ ہوگا اور بے آباد جگہ پر سے گزرے گا اور
اس سے کہے گا اپنے خزانوں کو نکال پس وہاں کے
خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں
گے پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے انسان کو بلائے گا
اور اس کو تلوار کے ساتھ دو ٹکڑے کر دے گا تیر
کے نشانے کے بقدر مسافت پر ان دونوں کو رکھے گا۔
پھر اس کو بلائے گا تو وہ آئے گا اور اس کا چہرہ شگفتہ
اور ہنستا ہوگا وہ اسی حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح
ابن مریم کو دمشق کے مشرقی جانب مینارہ بیضاء پر اتاریں گے
دو زعفرانی چادروں میں لپٹے ہوئے ہوں گے اور اپنے ہاتھ
کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھنے والے ہوں گے
جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح
پانی کے قطرے گریں گے اور جب سر کو اوپر اٹھائیں
گے تو بھی موتیوں جیسے قطرے گریں گے۔ کسی کافر کے
لئے جائز نہیں ہوگا اس کے سانس کی ہوا کو پالے کہ وہ
زندہ رہے اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک
ان کی نظر جائے گی پھر وہ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ
یہاں تک کہ باب لد پر اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں
پھر حضرت عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں
کے پاس آئیں گے جن کو اللہ پاک نے دجال سے محفوظ
رکھا ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں
سے گرد وغیرہ کو صاف کریں گے اور جنت میں
ان کے درجات کے بارے بیان فرمائیں گے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اسی حالت میں ہوں گے کہ
اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرمائیں گے کہ میں نے
اپنے کچھ بندوں کو نکال لیا ہے جن کے ساتھ لڑنے
کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔ تم میرے ان بندوں

وَمَأْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ، فَيَمُرُّ اَوَآئِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ

کو طور پہاڑ پر لے جاؤ، اس کے بعد اللہ پاک یاجوج ماجوج کو نکال دے گا اور وہ ہر بلندی سے تیز دوڑتے ہوئے آئیں گے جب ان کے پہلے دستے بحیرہ طبریہ کے پاس سے گذریں گے اور اس کا پانی پی جائیں گے اور ان کے آخری دستے جب گزریں گے تو وہ کہیں گے کہ اس بحیرہ میں کبھی پانی ہوا کرتا تھا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک بیل کا سر ان کو تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا پس حضرت عیسٰی علیہ السلام اور اس کے رفقاء اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالٰی ان پر ان کی گردنوں میں کیڑا بھیجے گا اس سے وہ تمام کے تمام اس طرح تباہ و برباد ہو جائیں گے جیسے ایک نفس مرتا ہے پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام اور اس کے رفقاء زمین کی طرف نازل ہوں گے تو وہ زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہ پائیں گے جس کو ان کی لاشوں اور ان کی چربی نے بھر نہ دیا ہو پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام اور اس کے رفقاء اللہ تعالٰی سے دعائیں فرمائیں گے تو اللہ تبارک تعالٰی بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح کچھ پرندے بھیجے گا جو ان کو اٹھائیں گے اور وہاں لے جا کر پھینک دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر اللہ عزوجل بارش بھیجیں گے کہ جس سے کوئی مٹی والا گھر یا خیمہ خالی نہیں رہے گا زمین آئینے کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائیگا اپنے پھلوں کو اگا اور اپنی برکات کو واپس کر تو اس دن ایک جماعت ایک انار کو بمشکل کھا سکے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں سایہ حاصل کر سکیں گے اور دودھ میں برکت ہو جائیگی۔

الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الإِبِلِ لَتَكْفِي الفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ البَقَرِ لَتَكْفِي القَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الغَنَمِ لَتَكْفِي الفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ تَعَالَى رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ «خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالعِرَاقِ»: أَيْ طَرِيقًا بَيْنَهُمَا وَقَوْلُهُ «عَاثَ» بِالعَيْنِ المُهْمَلَةِ وَالثَّاءِ المُثَلَّثَةِ، وَالعَيْثُ: أَشَدُّ الفَسَادِ. «وَالذُّرَى»: الأَسْنِمَةُ «وَاليَعَاسِيبُ»: ذُكُورُ النَّحْلِ «وَجَزْلَتَيْنِ»: أَيْ قِطْعَتَيْنِ «وَالغَرَضُ»: الهَدَفُ الَّذِي يُرْمَى إِلَيْهِ بِالنُّشَّابِ أَيْ يَرْمِيهِ رَمْيَةً كَرَمْيَةِ النُّشَّابِ إِلَى الهَدَفِ. «وَالمَهْرُودَةُ» بِالدَّالِ المُهْمَلَةِ وَالمُعْجَمَةِ وَهِيَ: الثَّوْبُ المَصْبُوغُ. قَوْلُهُ «لَا يَدَانِ»: أَيْ لَا طَاقَةَ. «وَالنَّغَفُ»: دُودٌ «وَفَرْسَى» جَمْعُ فَرِيسٍ، وَهُوَ القَتِيلُ:

یہاں تک کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی گائے قبیلے کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی بکری ایک خاندان کو کافی ہوگی وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نہایت عمدہ ہوا بھیجیں گے جو ان کو ان کی بغلوں کو پہنچے گی اور ہر مومن و مسلمان کی روح کو قبض کرے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو کھلے کھلا گدھوں کی طرح جماع کریں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔
(مسلم)

"خلۃ بین الشام والعراق" یعنی شام اور عراق کے درمیان ایک راستہ ہے "عاث" عین مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ اور "العیث" بہت زیادہ فسادی کو کہتے ہیں "الذری" کوہانوں کو کہتے ہیں "الیعاسیب" شہد کی نر مکھیوں کو کہتے ہیں "جزلتین" دو ٹکڑے یا دو حصے۔ "الغرض" وہ نشانہ جس کو تیر مارا جائے یعنی اس کو تیر کے نشانے کی طرح پھینکے گا۔ "المھرودہ" دال مہملہ اور معجمہ دونوں کے ساتھ رنگے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں۔ "لا یدان" کا معنی ہے کسی کو طاقت نہیں ہوگی۔ "النغف" کیڑوں کو کہتے ہیں۔ "فرسی" فریس کی جمع مقتول کو کہتے ہیں۔ "الزلفۃ" زاء اور لام اور فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے اور زاء کے پیش اور لام کے سکون اور

« وَالزَّلَقَةُ » بِفَتْحِ الزَّايِ وَاللَّامِ وَالْقَافِ. وَرُوِيَ الزُّلْفَةُ بِضَمِّ الزَّايِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ وَبِالْفَاءِ وَهِيَ: الْمِرْآةُ. « وَالْعِصَابَةُ » الْجَمَاعَةُ. « وَالرِّسْلُ » بِكَسْرِ الرَّاءِ: اللَّبَنُ. « وَاللِّقْحَةُ » اللَّبُونُ. « وَالْفِئَامُ » بِكَسْرِ الْفَاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ الْجَمَاعَةُ. وَالْفَخِذُ مِنَ النَّاسِ: دُونَ الْقَبِيلَةِ.

فاء کے ساتھ بھی مروی ہے۔ شیشے کو کہتے ہیں۔ "العصابۃ" جماعت ہے "الرسل" راء کے ساتھ دودھ کے معنی میں ہے "اللقحۃ" دودھ دینے والا جانور "الفئام" فاء کے زیر کے ساتھ اور اسکے بعد ہمزہ بمعنی جماعت "الفخذ" قبیلے سے کم جماعت کو کہتے ہیں۔

۹۱۸- وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مَسْعُودٍ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ قَالَ: « إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا. فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ. وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ ». فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں ابو مسعود انصاریؓ کے ساتھ حذیفہ بن یمانؓ کے پاس گیا تو ابو مسعودؓ نے اس سے کہا کہ مجھے کوئی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو دجال کے بارے میں اس نے کہا کہ دجال جب خروج کریگا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہو گی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے۔ وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا پس جو شخص تم میں سے پائے اس میں گر پڑے جس کو آگ دیکھ رہا ہے دراصل میں وہ میٹھا عمدہ پانی ہے ابو مسعودؓ نے کہا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے (بخاری و مسلم)

۹۱۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ، لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا،

حضرت عبداللہ بن عمرو عاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں دجال کا خروج ہوگا اور وہ چالیس دن تک رہے گا میں نہیں جانتا چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو مبعوث فرمائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو تلاش کریں گے اور

فَيَبْعَثُ اللهُ تَعَالَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطْلُبُهُ
فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ
سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ،
ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رِيحًا
بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى
عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ
إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ
دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ
حَتَّى تَقْبِضَهُ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ
فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ
لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُونَ
مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ
فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ
الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ
رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ
فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا
أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا، وَأَوَّلُ
مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ
إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ
حَوْلَهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ - أَوْ قَالَ
يُنْزِلُ اللهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ
أَوِ الظِّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ
النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى
فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ
يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ
إِلَى رَبِّكُمْ، وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ

ہلاک کر دیں گے پھر لوگ سات سال رہیں گے
تو دو آدمیوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہو گی
پھر اللہ عزوجل شام کی طرف سے ٹھنڈی
ہوا بھیجیں گے تو زمین کے اوپر کوئی ایسا انسان
باقی نہیں رہے گا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر
بھلائی یا ایمان ہے مگر وہ ہوا اس کی روح
کو قبض کر دے گی یہاں تک کہ اگر تم میں سے
کوئی آدمی پہاڑ کی کھوہ میں داخل ہو جائے گا تو
ہوا وہاں بھی اس پر داخل ہو جائے گی۔ یہاں
تک کہ اس کی روح کو قبض کر دے گی۔
پس بدترین آدمی باقی رہ جائیں گے جو شہوت
رانی میں پرندوں کی طرف پھدکنے والے اور
درندوں کی طرح دوڑنے والے ہوں گے نہ وہ
کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے اور نہ کسی برائی کو برائی سمجھیں
گے۔ شیطان آدمی کی شکل میں ان کے سامنے آئیگا،
اور کہے گا کیا تم میری بات کو نہیں مانتے ہو تو وہ
جواب دیں گے تو ہمیں کیا کہتا ہے وہ ان کو بتوں کی
عبادت کا حکم دے گا اور وہ اس حالت میں ہونگے
ان کا رزق جاری ہو گا اور ان کی زندگی اچھی ہو گی پھر
صور میں پھونکا جائے گا جو شخص بھی اس کو سنے گا وہ
اپنی گردن کو جھکا لے گا اور گردن کے دوسرے کنارے
کو اٹھائے گا اور پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ ہے جو
اپنے اونٹوں کے حوض کو درست کر رہا ہو گا تو وہ بیہوش
ہو جائے گا اور پھر دوسرے لوگ بھی اس کے اردگرد
بے ہوش ہو جائیں گے پھر ایک روایت میں ہے
اللہ پاک بارش نازل فرمائے گا وہ بارش شبنم کے
مانند ہو گی جس سے لوگوں کے اجسام زمین سے اگیں
گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو اس وقت سب
لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہونگے پھر کہا جائے گا

تَعُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ : أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ : مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ ، فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ، وَذٰلِكَ يَوْمُ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

« اللِّيْتُ » صَفْحَةُ الْعُنُقِ وَمَعْنَاهُ يَضَعُ صَفْحَةَ عُنُقِهٖ وَيَرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْأُخْرٰى۔

اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ اور ا کہا جائیگا ان کو کھڑا کرو ان سے باز پرس کی جائے گی پھر کہا جائے گا دوزخ کی جماعت نکالو پس سوال ہوگا کہ کتنے؟ جواب دیا جائے گا کہ ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ کے لئے ہیں پس یہ ایسا دن ہوگا کہ بچوں کو بوڑھا بنا دیگا اور یہ ایسا دن ہے جس میں پنڈلی سے کپڑا کھولا جائیگا یعنی سخت خوفناکیوں کا دن ہوگا ۔ (مسلم)

" الليت " گردن کا کنارا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی گردن کے ایک کنارے کو رکھے گا اور دوسرے کو بلند کرے گا۔

۹۲۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهِمَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهُمَا ، فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں دجال داخل ہوگا اور مکہ اور مدینہ کی ہر گلی پر فرشتے مقرر ہوں گے جو صفیں باندھے ہوئے ہوں گے وہاں دونوں شہروں کی حفاظت کرتے ہوں گے تو دجال (مدینہ سے باہر) شور والی جگہ میں اترے گا اور مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا جس سے اللہ پاک ہر کافر و منافق کو مدینہ منورہ سے باہر نکال دے گا۔ (مسلم)

۹۲۱ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ إِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے پیچھے اصبہان کے یہودیوں سے ستر ہزار افراد ہوں گے۔ جنہوں نے طیلسان پہن رکھا ہوگا۔ (مسلم)

۹۲۲ - وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ

حضرت ام شریکؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَيَنْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سے سنا فرماتے تھے۔ لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔ (مسلم)

٩٢٣- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آدمؑ کی پیدائش سے قیامت کے قائم ہونے تک کوئی ایسا فتنہ نہیں ہوگا۔ جو دجال سے بڑھ کر ہو۔ (مسلم)

٩٢٤- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ. فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ إِلٰى أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ: أَعْمِدُ إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ. فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ! فَيَقُوْلُوْنَ: اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوْا أَحَدًا دُوْنَهُ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ، فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا، فَيَقُوْلُ: أَوَمَا

حضرت ابو سعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا دجال جب خروج کرے گا تو اس کی جانب ایک ایماندار انسان جائے گا اس سے دجال کے مسلح پہرے دار ملاقات کریں گے اور اس ایماندار سے پوچھیں گے تو کہاں جانا چاہتا ہے؟ وہ جواب دے گا میں اس شخص کے پاس جانا چاہتا ہوں جو نکلا ہے وہ اس سے دریافت کریں گے کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب میں کہے گا کہ ہمارا رب تو وہ ہے جو پوشیدہ نہیں ہے تو وہ کہیں گے اسے قتل کر ڈالو تو وہ آپس میں گفتگو کریں گے کہ کیا تمہارے رب نے تمہیں اس بات سے روکا نہیں ہے کہ تم نے اس کے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا ہوگا چنانچہ دجال کے مسلح چوکیدار اس مومن کو دجال کے پاس لے جائیں گے تو جب وہ مومن دجال کو دیکھے گا تو اعلان کر دے گا اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ فوراً دجال اس کے بارے میں حکم نافذ کریگا کہ اس کے سر کو توڑ دیا جائے اور کہے گا اسے گرفتار کرو اور

تؤمن بي؟ فيقول: أنت المسيح الكذاب! فيؤمر به فيؤشر بالمنشار من مفرقه حتى يفرق بين رجليه، ثم يمشي الدجال بين القطعتين، ثم يقول له: قم فيستوي قائما، ثم يقول له: أتؤمن بي؟ فيقول: ما ازددت فيك إلا بصيرة، ثم يقول: يا أيها الناس إنه لا يفعل بعدي بأحد من الناس، فيأخذه الدجال ليذبحه فيجعل الله ما بين رقبته إلى ترقوته نحاسا فلا يستطيع إليه سبيلا فيأخذه بيديه ورجليه فيقذف به، فيحسب الناس أنه قذفه إلى النار وإنما ألقي في الجنة» فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «هذا أعظم الناس شهادة عند رب العالمين» رواه مسلم وروى البخاري بعضه بمعناه.

«المسالح»: الخفراء والطلائع.

٩٢٥ - وعن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه قال: ما سأل أحد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدجال أكثر مما سألته، وإنه قال لي: «ما يضرك» قلت: إنهم يقولون إن معه جبل خبز ونهر ماء!

اسکو ترچھی کر دو چنانچہ مار پیٹ کے ساتھ اس انسان کی پیٹھ کو پہلے سے زیادہ فراخ کر دیا جائیگا پھر دجال اس سے پوچھے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یا نہیں وہ جواب میں کہیگا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال اسکے بارے حکم دیگا کہ اسکے سر پر آری رکھ کر اسے چیر دیا جائے یہاں تک کہ آری اس کے پاؤں کے درمیان سے نکل جائے پھر دجال (مومن کی لاش) کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور پھر اسے کہے گا کھڑا ہو جا تو وہ شخص کھڑا ہو جائیگا پھر دجال اس سے دریافت کریگا کیا تو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ جواب دے گا تیرے متعلق (اب) تو میری بصیرت میں مزید اضافہ ہو چکا ہے پھر وہ مومن اعلان کریگا اے لوگو! (اب) میرے بعد دجال کسی انسان کے ساتھ میرے جیسا انداز اختیار نہیں کر سکے گا اس پر دجال (غصے میں آ کر) اسے پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اللہ پاک اس کی گردن سے لیکر اسکی ہنسلی تک کی جگہ کو تانبا بنا دیگا اور وہ دجال گلا کاٹنے کی طاقت نہیں رکھ سکے گا پھر دجال اس مومن انسان کو اسکے ہاتھوں اور پاؤں کو باندھ کر اسے (وہاں) پھینک دیگا جس کے بارے لوگوں کا خیال ہوگا کہ اس نے اس کو دوزخ میں پھینکا ہے حقیقت میں وہ جنت میں داخل کیا گیا ہوگا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انسان رب العالمین کے نزدیک تمام لوگوں سے شہادت میں بڑا ہے۔ (مسلم) اور بخاری نے اس کے بعض اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

"المسالح" پہرے دار سپاہی۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ دجال کے متعلق مجھ سے زیادہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ وہ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہریں ہوں گی۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ پر اس سے زیادہ ذلیل ہوگا (کہ

قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مومنوں کو گمراہ کرسکے۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۶- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اپنی امت کو کانے جھوٹے دجال سے ڈرایا خبردار ہو جاؤ! بے شک دجال تو کانا ہو گا لیکن تمہارا پروردگار تو کانا نہیں ہے اور دجال کی آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہو گا۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار! میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو بات کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی (وہ یہ ہے) کہ دجال کانا ہو گا اور جب وہ خروج کرے گا تو اس کے ساتھ جنت اور جہنم جیسی دو چیزیں ہوں گی لیکن جسے وہ جنت کا نام دے گا وہ درحقیقت جہنم ہو گی۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۸- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا بے شک اللہ پاک کانا نہیں لیکن مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی مانند ہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک

عَلَى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے لڑائی نہ ہو یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپا ہوا ہوگا اور وہ پتھر اور درخت کہے گا اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دو سوائے غرقد درخت کے اس لئے کہ وہ یہود کا درخت ہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۳۰ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِالْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ، مَا بِهِ إِلَّا الْبَلَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی ایک قبر کے پاس سے گزرے گا اور اس پر لیٹ جائے گا اور کہے گا۔ اسے کاش! کہ اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا۔ اس کی وجہ اس کا دین دار ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ دنیا وی مصائب ہونگے۔ (بخاری، مسلم)

۹۳۱ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، فَيَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَنْ أَكُونَ أَنَا أَنْجُو" وَفِي رِوَايَةٍ "يُوشِكُ أَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فرات دریا سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا جس پر لوگ قتل ہوں گے اور ہر سو آدمیوں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے لیکن ان میں سے ہر آدمی یہی کہے گا شاید میں نجات پا جاؤں اور ایک روایت میں ہے کہ قریب ہے کہ فرات دریا سونے کے ایک خزانے کو ظاہر کرے تو جو آدمی وہاں حاضر ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۲ - وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ، وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے لوگ مدینہ منورہ کو بہتر حالت پر چھوڑیں گے۔ مدینہ منورہ میں سوائے وحشیوں کے یعنی وحشی درندے اور پرندے اس میں داخل ہو جائیں گے اور سب سے آخر میں مزینہ قبیلے کے دو چرواہے بکریوں کو ہانکتے ہوئے مدینہ منورہ آئیں گے لیکن اس میں وحشی جانوروں کو موجود دیکھ کر واپس چلے جائیں گے اور جب ثنیۃ الوداع پہاڑی پر پہنچیں گے تو چہرے کے بل گر پڑیں گے۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۳ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَكُونُ خَلِيفَةٌ مِنْ خُلَفَائِكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَحْثُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں تمہارے اندر ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو شمار کرنے کے بغیر بھر بھر کے لٹائے گا۔ (مسلم)

۹۲۴ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رض بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے سونے سے صدقہ نکال کر چکر لگائے گا لیکن کسی ایسے شخص کو نہ پائے گا جو اس سے صدقہ لے اور ہر ایک آدمی (اس حالت میں) پایا جائیگا کہ اس کے پیچھے چالیس عورتیں ہوں گی۔ آدمیوں کی قلت کی وجہ سے اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے وہ اس کے ساتھ پناہ پکڑیں گی۔ (مسلم)

۹۲۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ قَالَ: «اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَشْتَرِ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٣٦- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ،

آپ نے فرمایا ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی تو جس نے زمین خریدی تھی اس نے اپنی زمین میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اس کو اسی آدمی نے کہا جس زمین کو خریدا تھا اپنا سونا لے لو میں نے تو تجھ سے زمین خریدی تھی سونا تو نہیں خریدا تھا اور زمین والے نے اس سے کہا میں نے تیرے پاس زمین اور جو کچھ زمین میں تھا۔ سب فروخت کیا تھا پس وہ دونوں ایک آدمی کے پاس فیصلہ لے گئے تو جس کے پاس فیصلہ لے گئے تھے اس نے پوچھا کیا تمھاری اولاد ہے ان میں سے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے تو اس نے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کرا دو اور اسی سے ان دونوں پر خرچ کرو۔ چنانچہ دونوں نے ایسا ہی کیا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو عورتیں تھیں ان دونوں کے ساتھ ان کے بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک عورت کا بیٹا پکڑ کر لے گیا۔ اس نے اپنی سہیلی سے کہا کہ وہ تیرا بیٹا لے گیا ہے اور دوسری نے کہا بھیڑیا تیرا بیٹا لے گیا ہے چنانچہ وہ دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئیں تو انہوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد کے پاس گئیں اور انہوں نے اسے فرمایا کہ میرے پاس چھری لاؤ تاکہ میں ان دونوں کے درمیان لڑکے کو تقسیم کر دوں۔ یہ سن کر چھوٹی نے کہا ایسا نہ کرو۔ اللہ آپ پر رحم کرے! وہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس کا فیصلہ چھوٹی کے حق میں کر دیا۔
(بخاری، مسلم)

۹۳۷ - وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت مرداس اسلمی رض بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک لوگ ایک دوسرے کے بعد دنیا سے رخصت ہوتے جائیں گے اور ردی لوگ باقی رہ جائیں گے جو جَو یا کھجور کے بھوسے کے مانند ہوں گے اللہ پاک ان کی بالکل پروا نہیں کریں گے۔ (بخاری)

۹۳۸ - وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: "مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ" أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رض بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دریافت کیا کہ تم اپنے میں اہل بدر کو کیا شمار کرتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا ان کو تمام مسلمانوں سے بہتر سمجھتے ہیں یا اسی طرح کوئی اور کلمہ فرمایا اور اسی طرح جو فرشتے بدر میں حاضر ہوئے (وہ بھی) سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں۔
(بخاری)

۹۳۹ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمر رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ پاک کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو جو لوگ وہاں ہوتے ہیں سب کو عذاب میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جاتے ہیں۔
(بخاری، مسلم)

۹۴۰ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْخُطْبَةِ. فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رض بیان کرتے ہیں کہ کھجور کا ایک تنا تھا جس کے ساتھ خطبہ دیتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگاتے تھے تو جب منبر رکھا گیا تو ہم نے کھجور کے اس تنے سے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کی آواز کی طرح آواز کو سنا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور

وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَمَّهَا إِلَيْهِ فَسَكَنَتْ وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ: «بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ ساکن ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے منبر پر تشریف لے گئے تو کھجور کا وہ تنا چیخ اٹھا جس کے پاس آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا اور ایک روایت میں ہے وہ بچے کے چلانے کی طرح چلایا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور آپ نے اس کو پکڑا اور اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر وہ یوں سسکیاں لینے لگا جیسے بچہ سسکیاں لیتا ہے جس کو خاموش کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا فرمایا اور وہ رو پڑا اس لئے کہ وہ ذکر کو سنتا تھا۔ اور اب اس سے محروم ہو گیا تھا۔ (بخاری)

۹۲۱ - وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُومِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ -

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض متعین فرما دیئے ہیں۔ پس انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ حدود مقرر فرما دی ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور چند چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔ پس ان میں واقع نہ ہو جاؤ اور چند چیزوں سے تم پر مہربانی کرتے ہوئے خاموشی اختیار کی بغیر بھولے ہیں ان کے بارے بحث نہ کرو۔ حدیث حسن ہے دارقطنی وغیرہ نے بیان کیا

۹۲۲ - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات جنگیں کی ہیں۔ کہ ہم ان میں ٹڈیاں کھاتے رہے اور ایک روایت میں ہے آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے رہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۳ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۴۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ایک وہ آدمی جو جنگل میں ضرورت سے زاید پانی رکھتا ہے لیکن مسافروں سے اس کو روک لیتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی آدمی سے عصر کے بعد کسی سامان کو فروخت کرتا ہے اور اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ اس نے اس چیز کو اتنے اتنے روپے میں خریدا اور دوسرے آدمی نے اس کی تصدیق کی حالانکہ وہ چیز اتنی رقم کی نہ تھی وہ شخص جو کسی امام کے ہاتھ پر دنیا کے لئے بیعت کرتا ہے اگر وہ اس کو کچھ دیتا ہے تو وہ اطاعت کرتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو پھر اطاعت نہیں کرتا۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۵۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالُوا: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ۔ قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ، ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہے انہوں نے سوال کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ چالیس دن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یقین نہیں انہوں نے سوال کیا چالیس سال فرمایا میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ انہوں نے پھر کہا کہ چالیس ماہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کا بھی انکار کرتا ہوں اور انسان کے جسم سے سوائے دم کی ہڈی کے تمام جسم بوسیدہ ہو جائیگا اس ہڈی سے ہی اس کی پیدائش کو جوڑا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا پس وہ اس طرح اگیں گے جیسا کہ سبزی اگتی ہے (بخاری، مسلم)

٩٤٦ - وَعَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟» قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: «إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ» قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: «إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تھے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ آپ کے پاس ایک بدوی آیا اس نے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے رہے اس پر بعض لوگوں نے کہا آپ نے اس کی بات کو سنا اور اس کو ناپسند فرمایا ہے اور بعض نے کہا نہیں آپ نے اسکی بات کو سنا ہی نہیں تو جب آپ نے اپنی بات کو ختم کیا تو آپ نے دریافت کیا قیامت کے بارے سوال کرنے والا کہاں ہے اس نے عرض کیا ابھی میں ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے گی تو اس وقت قیامت کا انتظار کرنا اس نے عرض کیا امانت کا ضائع ہونا کیسے ہوگا۔ آپ نے فرمایا جب نالائق کو حکومت سپرد کر دی جائے گی تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

٩٤٧ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُصَلُّونَ لَكُمْ: فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امراء تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر وہ درست پڑھائیں تو تمہیں اور انہیں ثواب ہوگا اور اگر وہ غلطی کریں تو تمہیں ثواب ہوگا اور انہیں گناہ ہوگا۔ (بخاری)

٩٤٨ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ «كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ» قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ تم بہترین اُمت ہو جس کو لوگوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے فرمایا لوگوں کے لئے تمام لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں۔ جو ان کو ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

٩٤٩ - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عَجِبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ

حضرت ابوہریرہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسے لوگوں سے اللہ خوش ہوتا ہے جو بیڑیاں پہنے ہوئے جنت میں داخل ہوتے

الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ»، رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ،

مَعْنَاهُ: يُؤْسَرُونَ وَيُقَيَّدُونَ ثُمَّ يُسْلِمُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

۹۵۰- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۹۵۱- وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: لَا تَكُونَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا، وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَكُنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فِيهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ».

۹۵۲- وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ غَفَرَ اللهُ لَكَ. قَالَ: وَلَكَ. قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ لَهُ: أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں۔ ان دونوں کو بخاری نے روایت کیا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ قید کئے جاتے ہیں اور انہیں بیڑیاں پہنائی جاتی ہیں تو اس کے بعد جب وہ مسلمان ہوتے ہیں تو جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور اللہ کے نزدیک تمام شہروں سے مبغوض بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ان کا اپنا قول منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا اگر تجھ سے ہو سکے تو تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں مت ہو اور نہ ہی ان لوگوں میں ہو جو بازار سے سب سے آخر میں نکلنے والے ہوں اس لئے کہ بازار تو شیطان کا میدان ہے بازار میں ہی شیطان اپنا جھنڈا گاڑتا ہے مسلم نے اس طرح روایت کیا اور ترمذی نے صحیح مسلم میں حضرت سلمان سے نقل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتے ہیں اور نہ سب سے آخر میں نکلنے والوں سے ہونا اس لئے کہ بازار میں شیطان انڈے دیتا ہے اور بچے نکالتا ہے۔

حضرت عاصم احول رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت کرتے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ پاک نے آپ کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اور تیرے گناہ بھی معاف کر دے۔ عاصم نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ : نَعَمْ - وَلَكَ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : « وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ ، وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

نے استغفار کی ہے ؟ اس نے جواب دیا ہاں اور تیرے لئے بھی پھر اس آیت کو پڑھا اور اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرو اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لئے مغفرت مانگو (مسلم)

۹۵۳ - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : « اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی : اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ » رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

حضرت ابومسعود انصاری رض بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک پہلے انبیاء کی کلام سے جو کلام لوگوں نے پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو شرم نہ کرے تو جو چاہے کر ۔ (بخاری)

۹۵۴ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : « اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ » مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

حضرت ابن مسعود رض بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اوّل فیصلہ خونوں کے بارے میں کیا جائے گا ۔ (بخاری ، مسلم)

۹۵۵ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا اور جنوں کو بھڑکتی ہوئی آگ سے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے جو تمہارے سامنے بیان ہو چکی ہے (مسلم)

۹۵۶ - وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ خُلُقُ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ جُمْلَةِ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔ مسلم نے اس حدیث کو ایک لمبی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے ۔

۹۵۷ - وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات کو محبوب سمجھے اللہ اس کی ملاقات کو محبوب سمجھتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو برا سمجھے اللہ

لِقَاءَهُ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ: «لَيْسَ كَذٰلِكِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بھی اس کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے (حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس سے مراد موت کو بُرا جاننا ہے تو پھر ہم سب موت کو بُرا جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ مقصد نہیں ہے لیکن جب ایماندار انسان کو اللہ کی رحمت اور اس کی خوشنودگی اور اسکی جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے تو اللہ اس کی ملاقات کو محبوب سمجھتا ہے اور جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اسکی ناراضگی کی اطلاع دیجاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو بُرا جانتا ہے (مسلم)

۹۵۸- وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ» فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ قَالَ شَيْئًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ام المومنین صفیہ بنت حیی بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں تھے کہ میں ایک رات آپ کی زیارت کے لئے آئی اور آپ سے بات چیت کی پھر میں واپس جانے کے لئے کھڑی ہو گئی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے تاکہ مجھے واپس بھیجیں تو دو انصاری گذر رہے تھے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیز تیز چلنے لگے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ یہ تو میری بیوی صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ پاک ہے اور آپ نے فرمایا بے شک شیطان انسان کے اندر یوں جاری ہوتا ہے جیسے خون جاری ہوتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں شیطان تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ نہ ڈالدے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے (بخاری مسلم)

۹۵۹- وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

حضرت ابوالفضل عباسؓ بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا تو میں نے اور

حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ»، قَالَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ، فَوَاللهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا. فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ فَاقْتَتَلُوا هُمْ وَالْكُفَّارُ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ، يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ: «هٰذَا

ابوسفیانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کو نہ چھوڑا اور آپ سے جدا نہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے جب مسلمان اور مشرک مقابلے میں نکلے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر کو ایڑی لگاتے ہوئے کفار کی طرف دوڑا رہے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کی لگام پکڑنے والا تھا اس کو روک رہا تھا تاکہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑنے والے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عباسؓ! بیعت الرضوان والوں کو بلاؤ عباسؓ نے بیان کیا کہ میں اونچی آواز والا آدمی تھا تو میں نے بہت اونچی آواز کے ساتھ پکارا بیعت الرضوان والے کہاں ہیں اللہ کی قسم جب انہوں نے میری آواز کو سنا تو ان کا واپس آنا اس سے بھی زیادہ تیز تھا جس طرح گائے اپنی اولاد پر محبت سے واپس آتی ہے۔ انہوں نے آواز دی اے اللہ کے رسول حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ تو مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی شروع ہوگئی اور انصار آوازدے رہے تھے کہ رہے تھے اے جماعت انصار اے جماعت انصار! پھر بلانا بنوحارث بن خزرج پر ختم ہوگیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خچر پر بیٹھے ہوئے گردن لمبی فرما کر انکی لڑائی کو دیکھتے ہوئے فرمایا یہ وقت ایسا ہے جبکہ

حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ. ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: "انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ" فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى، فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْوَطِيسُ": التَّنُّورُ. وَمَعْنَاهُ اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ. وَقَوْلُهُ: "حَدَّهُمْ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: أَيْ بَأْسَهُمْ.

لڑائی کا تنور گرم ہو چکا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکروں کو اٹھایا اور انہیں کفار کے چہروں پر مارا پھر فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم یہ لوگ شکست کھا گئے پس میں دیکھنے کے لیے گیا کہ لڑائی پہلی حالت پر قائم تھی پس اللہ کی قسم جونہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کنکریوں سے مارا تو میں نے دیکھا کہ ان کی تمام تیزی ختم ہو گئی ہے اور ان کا معاملہ شکست والا ہے۔ (مسلم)

"الوطیس": تنور مقصد یہ ہے کہ لڑائی شدت اختیار کر گئی تھی اور اس کا قول "حدہم" حاء مہملہ کے ساتھ ہے یعنی ان کی طاقت۔

٩٦٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ. فَقَالَ تَعَالَى: "يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا" وَقَالَ تَعَالَى: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہے وہ پاک کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہیں فرماتا اور اللہ نے ایمانداروں کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا اے پیغمبرو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو اور اللہ نے فرمایا اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ پھر ذکر کیا کہ ایک آدمی لمبا چوڑا سفر کرتا ہے پراگندہ ہے گرد آلود ہے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی جانب اٹھا کر دعا مانگتا ہے اے رب بھلا اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا بھی حرام ہے اور اس کی غذا بھی حرام چیزوں کی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ (مسلم)

٩٦١- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « ثَلَاثَةٌ ، لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخٌ زَانٍ ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ ،

« الْعَائِلُ » : الْفَقِيرُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ پاک کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے اور نہ ان کی طرف (رحمت کی نگاہ) سے دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زنا کرنے والا، جھوٹا بادشاہ، اور فقیر تکبر کرنے والا۔ (مسلم)

"العائل": فقیر کو کہتے ہیں۔

٩٦٢ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل تمام جنت کی نہروں سے ہیں۔ (مسلم)

٩٦٣ - وَعَنْهُ قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ : « خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، وَخَلَقَ آدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ » رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا کہ اللہ نے زمین کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا اور پہاڑوں کو اس میں اتوار کے دن اور درختوں کو سوموار کے دن اور مکروہ چیزوں کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن پیدا فرمایا اور اس میں جانوروں کو جمعرات کے دن پھیلایا۔ اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق کے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری ساعت میں عصر سے رات تک کے وقت میں پیدا فرمایا۔ (مسلم)

٩٦٤ - وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي

حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں میرے ہاتھ میں ایک چوڑی سی یمنی تلوار باقی رہ گئی۔

أَوْ صَفِيَّةٌ بِمَابِيَةٍ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(بخاری)

۹۶۵ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب حاکم فیصلہ کرتا ہے اور اجتہاد کرتا ہے اور درستی کو پہنچتا ہے تو اس کیلئے دو ثواب ہونگے اور جب فیصلہ کرے اور اجتہاد کرے لیکن غلطی کر جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

۹۶۶ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہے پس تم پانی کے ساتھ بخار کو ٹھنڈا کیا کرو۔ (بخاری، مسلم)

۹۶۷ - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: الْقَرِيبُ وَارِثًا كَانَ أَوْ غَيْرَ وَارِثٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے باقی ہوں۔ تو اسکا ولی اس کے بدلے روزے رکھے۔ (بخاری، مسلم)

اور پسندیدہ بات یہ ہے۔ کہ اس حدیث کے مفہوم کے پیش نظر جو شخص فوت ہو جائے اور اسکے ذمہ روزے ہوں۔ تو ولی کی طرف سے اسکا قریبی رشتہ دار روزہ رکھ سکتا ہے خواہ وہ اسکا وارث ہو یا نہ ہو۔

۹۶۸ - وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الطُّفَيْلِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: وَاللهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا. قَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هٰذَا؟

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کو بتایا گیا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس عطیے کے بارے میں جو حضرت عائشہ کو دیا گیا تھا۔ (اور حضرت عائشہ نے اس مال کو تقسیم کر دیا تھا) تو عبد اللہ بن زبیر نے کہا اللہ کی قسم یا تو حضرت عائشہ ایسا کرنے سے باز آ جائے گی یا میں اس پر رکاوٹ کر دونگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ کیا واقعی اس نے یہ بات کہی ہے لوگوں نے جواب دیا جی ہاں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میرے اوپر اللہ کے

قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَتْ: هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيْهِ أَبَدًا، وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوْا. قَالُوْا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ ادْخُلُوْا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُوْلَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ

لئے نذر ہے۔ کہ میں کبھی بھی عبداللہ بن زبیرؓ سے کلام نہیں کروں گی۔ تو عبداللہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کیطرف سفارش بھجوائی۔ جبکہ قطع تعلق کی مدت کافی طویل ہوگئی۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا۔ نہیں اللہ کی قسم میں عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں کسی سفارش کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں اپنی نذر میں قسم کو توڑنے کیلئے تیار ہوں جب عبداللہ بن زبیرؓ پر یہ بات نہایت شاق گذری تو اس نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود سے گفتگو کی اور ان دونوں سے کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں، کہ آپ مجھے ضرور حضرت عائشہؓ کی خدمت میں لے جاؤ۔ انکے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ میرے ساتھ قطع تعلق کی نذر کو پورا کرے چنانچہ حضرت مسور اور عبدالرحمٰن عبداللہ بن زبیر کو لیکر چل دیئے اور حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کی اور دروازے پر جاکر کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر آ جائیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا آجاؤ۔ انہوں نے دریافت کیا کیا ہم سب آجائیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہاں سب آجاؤ۔ حضرت عائشہؓ کو اس بات کا بالکل علم نہیں تھا۔ کہ انکے ساتھ عبداللہ بن زبیرؓ بھی موجود ہے تو جب وہ اندر آگئے تو عبداللہ بن زبیرؓ پردے میں داخل ہوگیا اور حضرت عائشہؓ (اپنی خالہ) کے گلے لپٹ گیا۔ اور ان کو رضامند کرنے کیلئے قسمیں دے رہا تھا اور رو رہا تھا۔ انکے ساتھ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بھی حضرت عائشہؓ کو قسموں کا واسطہ دے رہے تھے کہ عبداللہ بن زبیرؓ سے ضرور بات کریں اور عبداللہ بن زبیرؓ کا عذر ضرور قبول کریں نیز وہ دونوں کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قطع تعلق کرنے سے منع فرمایا ہے جسے تو اچھی طرح جانتی ہے اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی کرے تو انہوں نے جب حضرت عائشہؓ کے سامنے ان باتوں کو یاد دلایا اور

مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ، وَتَقُوْلُ: إِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اسے تنگ کیا تو وہ ان دونوں کو صلہ رحمی کی ترغیب دینے لگے تو رو پڑیں اور فرمایا کہ میں نے نذر مان رکھی ہے اور نذر بہت سخت ہے لیکن وہ دونوں حضرت عائشہؓ کو پیہم مجبور کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ سے کلام فرمایا اور حضرت عائشہؓ نے اپنی نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے اور حضرت عائشہؓ اس کے بعد اپنی نذر کو یاد فرمایا کرتی اور اس شدت سے رویا کرتی تھی۔ کہ ان کے آنسو اس کے دوپٹے کو تر بتر کر دیتے تھے۔ (بخاری)

٩٦٩ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّيْ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا، قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ:

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں کی طرف تشریف لے گئے اور آٹھ سال کے بعد ان کی نماز جنازہ اس طرح ادا فرمائی جیسا کہ آپ دنیا سے الوداع ہونے والے ہیں۔ زندوں اور مردوں کو رخصت فرما رہے ہیں پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میں تم سے پہلے تمہارے لئے انتظامات کرنے والا ہوں گا اور میں تم پر گواہی دوں گا اور تم سے ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔ اور میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور میں تمہارے بارے میں اس بات کا خوف نہیں رکھتا ہوں۔ کہ تم شرک کرو گے۔ لیکن تمہارے متعلق مجھے ڈر ہے۔ کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ آخری دیکھنا تھا۔ جو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ایک روایت میں ہے۔ لیکن جب تم پر دنیا کا ڈر لگتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف جھک کرو گے۔ اور اس پر لڑائی کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہو گئے۔ اسی طرح تم بھی تباہ و برباد ہو جاؤ گے عقبہؓ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر میرا آخری دیکھنا تھا۔ اور ایک روایت میں فرمایا۔ میں تمہارے لئے پہلے جانے والا ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور اللہ کی قسم اب بھی اپنے حوض کو

إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا» وَالْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ: الدُّعَاءُ لَهُمْ، لَا الصَّلَاةُ الْمَعْرُوفَةُ۔

دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئی ہیں یا فرمایا کہ سب زمین کی چابیاں عطا کر دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔ لیکن تمہارے متعلق یہ ڈر ضرور ہے کہ تم دنیا کی طرف جھک جاؤ گے۔ اور احد کے مقتولوں پر نماز جنازہ پڑھنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے ان کے حق میں مغفرت کی دعا فرمائی ورنہ معروف عام کا نماز جنازہ مراد نہیں ہے۔

٩٧٠ - وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو زید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے اتنا لمبا خطبہ دیا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ منبر سے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا پھر آپ نیچے تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اس خطبے میں آپ نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے سب بیان فرمایا۔ لیکن ہم میں زیادہ عالم وہ ہے جس نے ان باتوں کو زیادہ محفوظ کیا۔ (مسلم)

٩٧١ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا۔ تو اسے اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا۔ وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

٩٧٢ - وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ وَقَالَ: «كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گرگٹ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ میں پھونکیں مارتا تھا۔ (متفق علیہ)

٩٧٣۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُونَ الْأُولَى، وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً» وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْوَزَغُ: الْعِظَامُ مِنْ سَامِّ أَبْرَصَ.

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے پہلی ضرب میں ہی گرگٹ کو مار دیا، اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ اور جس شخص نے اس کو دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ (لیکن) پہلے سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب میں مارا تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے۔ جس شخص نے گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار ڈالا تو اس کے لئے سو نیکیاں ثابت ہو تی ہیں۔ اور دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے بھی کم (مسلم)

اہل لغت نے بیان کیا کہ سام ابرص بڑا گرگٹ ہے جسے چھوٹے کو وزغ کہتے ہیں یعنی گرگٹ۔ جو دیواروں پر چپکی رہتی ہیں

٩٧٤۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ! فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے کہا میں ضرور صدقہ کروں گا چنانچہ وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا ہے۔ پس اس نے کہا اے اللہ تیرے لئے تعریف ہے آج رات پھر صدقہ کروں گا چنانچہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے۔ آج رات بدکار عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ پس اس نے کہا اے اللہ بدکار عورت پر بھی تیرا شکر ہے۔ آج رات پھر صدقہ کروں گا چنانچہ وہ صدقہ کے مال کو لے کر نکلا اور خیرات کا مال ایک مالدار کے ہاتھ میں تھما دیا۔ صبح ہوئی لوگ باتیں کر رہے تھے۔ آج رات مالدار پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس پر اس نے کہا۔ اے اللہ تیرا شکر ہے

فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ، فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ۔

بھی تیری تعریف [illegible] غنی اور مالدار پر بھی پس اسے خواب آیا۔ اور اسے بتایا گیا کہ چور پر صدقہ کرنا شاید چور کو چوری سے بچا دے اور شاید بدکار عورت بدکاری سے باز آجائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور وہ بھی اس مال سے خرچ کرنے لگے جو مال اللہ نے اس کو دیا ہے۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اور معنیٰ مسلم کا ہے۔

۹۷۵۔ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيَنْظُرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ، وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ، أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ،

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعوت میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ کے سامنے دستی کا گوشت پیش کیا گیا اور آپ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا۔ آپ نے اسے نوچنا شروع کر دیا اور فرمایا۔ قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اللہ پہلے پچھلوں اور پہلوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا۔ کہ دیکھنے والا انکو دیکھ سکے گا۔ اور انکو پکارنے والے کی آواز سنائی دے گی اور سورج ان کے قریب ہو جائے گا۔ لوگ غم اور تکلیف کی وجہ سے ایسی مصیبت میں ہونگے جس کی انہیں طاقت نہ ہوگی۔ اور نہ وہ اس کو برداشت کر سکیں گے۔ لوگ کہیں گے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو جس حال میں تم ہو اور تم اس درجہ پریشان ہو تم ایسے انسان کو دیکھو جو تمہارے پروردگار کے سامنے سفارش کرے تو ایک دوسرے کو کہیں گے تمہارا باپ آدم ہے۔ اس کے پاس جانا چاہیے۔ چنانچہ اسے جاکر کہیں گے۔ اے آدمؑ تو تمام مخلوق کا باپ ہے۔ اللہ نے تجھے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اور تجھ میں اپنی

وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهِ، وَأَمَرَ
الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ
الْجَنَّةَ، أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا
بَلَغَنَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَ
لَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ
نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ:
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِيْ: اذْهَبُوْا
إِلَى نُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ
يَا نُوْحُ: أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى
الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا
شَكُوْرًا، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ
فِيْهِ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا؟
أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ:
إِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ
لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِيْ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اذْهَبُوْا
إِلَى غَيْرِيْ: اذْهَبُوْا إِلَى إِبْرَاهِيْمَ
فَيَقُوْلُوْنَ: يَا إِبْرَاهِيْمُ أَنْتَ نَبِيُّ
اللّٰهِ وَخَلِيْلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ،
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى
إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ:
إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ،
وَإِنِّيْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ

روح ڈالی اور فرشتوں کو حکم دیا۔ انہوں نے تجھے
سجدہ کیا۔ اور تجھے جنت میں آباد کیا تو ہماری بہت
پروردگار کے ہاں سفارش نہیں کرتا ہے۔ تو دیکھتا نہیں
کہ ہم کس قدر تکلیف میں ہیں۔ اور ہمیں کس قدر پریشانی
لاحق ہے۔ آدم علیہ السلام جواب دیں گے میرا پروردگار
آج اتنا ناراض ہے نہ اس سے پہلے کبھی ناراض ہوا تھا
اور نہ اس کے بعد کبھی ناراض ہوگا۔ اور اس نے مجھے درخت
کے قریب جانے سے منع فرمایا۔ لیکن میں نے نافرمانی
کی نفسی نفسی یعنی مجھے اپنی جان کی فکر ہے تم میرے
علاوہ کسی اور کی طرف جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس
جائیں گے اور اس سے کہیں گے۔ اے نوح تو زمین
والوں کی طرف پہلا پیغمبر ہے۔ اور اللہ نے تیرا نام شکرگزار
بندہ رکھا ہے۔ تجھے معلوم نہیں کس مصیبت میں ہم مبتلا
ہیں تجھے معلوم نہیں جو تکلیف ہمیں لاحق ہے آپ اپنے
پروردگار کے ہاں ہمارے لئے سفارش کیوں نہیں
فرماتے وہ جواب دیں گے کہ میرا پروردگار آج اس
قدر ناراض ہو چکا نہ اس سے پہلے کبھی ناراض ہوا تھا۔
اور نہ اس کے بعد کبھی ناراض ہوگا اور مجھ سے ایک بددعا
کا عمل سرزد ہوگیا جو میں نے اپنی قوم کے بارے کی تھی
نفسی نفسی یعنی مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے۔ میرے غیر
کی طرف جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ
وہ اس کے پاس جا کر یوں عرض کریں گے۔ اے ابراہیم تو
اللہ کا نبی اور اس کا خلیل ہے ہماری اپنے پروردگار کے
ہاں سفارش فرما تو دیکھتا نہیں ہے کہ ہم کس قدر تکلیف
میں ہیں۔ حضرت ابراہیم ان سے کہیں گے میرا پروردگار
آج اس قدر غصے میں آچکا ہے۔ نہ اس سے پہلے کبھی
اتنے غصے میں آیا تھا۔ اور نہ اس کے بعد کبھی اتنے
غصے میں آئے گا۔ اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے
نفسی نفسی یعنی مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ میرے غیر

كَذِبَاتٍ ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي
اِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اِذْهَبُوا إِلَى
مُوسَى ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ :
يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، فَضَّلَكَ
اللهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى
النَّاسِ ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ،
أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ
إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا
لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ
يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنِّي قَدْ
قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا ،
نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي ، اِذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي : اِذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ،
فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ : يَا عِيسَى
أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا
إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ، وَكَلَّمْتَ
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟
فَيَقُولُ عِيسَى : إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ
مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا ،
نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي ، اِذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ » وَفِي رِوَايَةٍ
« فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ
أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ،
وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، اِشْفَعْ

کی طرف جاؤ۔ حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ چنانچہ وہ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ تو اللہ کا رسول ہے اللہ نے تجھے اپنی رسالت دے کر اور اپنے سے کلام کر کے تمام لوگوں پر فضیلت بخشی ہے۔ ہمارے لئے سفارش کرو آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے میرا پروردگار آج اس قدر ناراضگی میں ہے۔ کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنی ناراضگی میں ہوا اور نہ اس کے بعد اتنا ناراض ہوگا۔ اور میں ایک جان کو قتل کر بیٹھا تھا جس کے قتل کر نیکا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ نفسی نفسی نفسی، مجھے تو اپنی جان بچانا ہے، میرے غیر کی طرف جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ اور عرض گزار ہوں گے اے عیسیٰ تو اللہ کا رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے جس کو اس نے مریم کی طرف ڈالا ہے تو اس کی روح ہے اور تو نے لوگوں سے جھولے میں کلام کی تھی۔ اپنے پروردگار کے ہاں ہماری سفارش کر تو دیکھتا نہیں ہے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج اس قدر ناراض ہو چکا ہے۔ کہ نہ اس سے پہلے اتنا کبھی ناراض ہوا اور نہ اس کے بعد اتنا کبھی ناراض ہوگا۔ لیکن اپنے کسی گناہ کا ذکر نہیں کیا۔ نفسی نفسی نفسی۔ مجھے تو اپنا فکر ہے، جاؤ میرے غیر کی طرف جاؤ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور ایک روایت میں ہے وہ میرے پاس آئیں گے۔ اور کہیں گے۔ اے محمد تو اللہ کا رسول ہے اور نبیوں کا خاتم ہے۔ اور اللہ نے تیرے پچھلے اور پہلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں تو اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت کر تو دیکھتا نہیں ہے۔ کہ کس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں۔ پس میں چلوں گا اور عرش کے نیچے

لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر اللہ مجھ پر اپنی تعریف کے کلمات کھول دے گا۔ اور اللہ کی ایسی تعریف کروں گا ایسے کلمات جنکو اللہ نے مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولا ہے پھر کہا جائے گا۔ اے محمد اپنا سر اٹھائیں سوال کریں آپ کے سوال پورے کئے جائیں گے۔ اور سفارش کریں آپکی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور میں کہوں گا۔ اے پروردگار میری امت اے پروردگار میری اُمّت اے پروردگار میری اُمّت پس جواب دیا جائے گا۔ اے محمد اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے جن پر کوئی حساب نہیں ہے داخل کرو۔ اور یہ دوسرے دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ جنت کے دونوں کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان جتنا ہے (بخاری مسلم)

٩٤٦ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ إِسْمَاعِيلَ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ام اسماعیل اور اسماعیل کو لے کر جبکہ وہ دودھ پیتے تھے۔ لا کر بیت اللہ کے پاس آباد کر دیا۔ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے اور مسجد حرام کے بالائی حصہ کی جگہ میں ان کی رہائش کا انتظام کیا۔ ان دنوں مکہ میں شخص موجود نہ تھا اور نہ ہی وہاں پانی وغیرہ کا نام و نشان تھا تو ان دونوں کو وہاں آباد کیا۔ اور ایک کھجوروں کا ایک تھیلا اور پانی کا مشکیزہ ان کے پاس رکھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس چلے گئے۔ حضرت اسماعیل

ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ أَنِيسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا. فَقَالَتْ لَهُ: آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: إِذًا لَا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ. فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ » حَتَّى بَلَغَ « يَشْكُرُونَ وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى - أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ - فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ

کی والدہ ان کے پیچھے آئیں اور کہا: اے ابراہیم! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہمیں اس وادی میں جہاں کوئی مانوس کی چیز نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی چیز کھانے پینے کی ہے۔ کس لئے چھوڑ کر جا رہے ہو۔ یہ بات حضرت اسماعیل کی والدہ نے بار بار کہی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہے تھے۔ پھر حضرت اسماعیل کی والدہ نے دریافت کیا۔ اللہ نے تجھے اس بات کا حکم دیا ہے؟ وہ فرمانے لگے۔ ہاں! اسماعیل کی والدہ نے کہا۔ اس وقت اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے بعد وہ واپس لوٹی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے جب ثنیہ مقام پر پہنچے جہاں سے وہ ان کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ تو اپنا چہرہ بیت اللہ کی طرف کیا پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر درج ذیل دعا فرمائی اے میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو ایسی وادی میں آباد کیا ہے جو بے آب و گیاہ ہے۔ یہاں تک کہ یشکرون تک پہنچے اور حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلانے لگی اور خود وہ پانی پیتی تھی۔ اور یہاں تک کہ جب مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا۔ تو وہ پیاسی ہو گئی۔ اور اس کا بیٹا بھی پیاس محسوس کرنے لگا۔ اور وہ اپنے بیٹے اسماعیل کو دیکھ رہی تھی۔ کہ وہ پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ اور زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ تو وہ اس منظر کو مکروہ جانتے ہوئے چل پڑی۔ اور اس نے اس وادی میں صفا پہاڑ کو قریب سمجھا اس پر چڑھ کر اس نے وادی کی طرف نظر دوڑائی۔ کہ شاید کوئی آدمی نظر آ جائے لیکن کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ پھر صفا پہاڑی سے اتریں۔ جب وادی میں پہنچیں تو اپنی قمیص کے کنارے کو اوپر اٹھایا پھر ایسے انسان کی طرح دوڑنے لگی جو مصیبت زدہ ہو۔ یہاں تک کہ وادی کو عبور کر لیا اور مروہ پہاڑی

ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلِذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا» فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهْ۔ تُرِيْدُ نَفْسَهَا۔ ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَيْضًا فَقَالَتْ: قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ فَاَغِثْ فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ۔ اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ۔ حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ الْمَاءَ فِيْ سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ۔ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ۔ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا» قَالَ فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتًا لِلّٰهِ يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ

پر چڑھ گئی۔ اس پر کھڑی ہوئی۔ اور نظر دوڑائی کہ کیا کوئی چیز نظر آتی ہے۔ تو پھر کوئی چیز نظر نہ آئی یہ کام اس نے سات بار کیا۔ عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے لوگ صفا مروہ کے درمیاں سعی کرتے ہیں تو جب وہ مروہ پہاڑی پر چڑھ گئی۔ تو اس نے ایک آواز سنی پھر کہنے لگی۔ تو نے آواز سنا دی کاش تیرے پاس ہماری فریادرسی ہو سکتی ہو۔ وہ اسی دوران کیا دیکھتی ہیں۔ کہ زم زم کے پاس فرشتہ ہے جس نے اپنی ایڑی کو زمین میں مارا یا اس نے اپنے پر کو مارا یہاں تک کہ پانی نکل آیا۔ پس حضرت ہاجرہ وہاں حوض بنانے لگ گئی۔ اور اپنے ہاتھ کے ساتھ باڑ بنانے لگی۔ اور پانی سے اپنے مشکیزے کو بھرنے لگی بھرنے کے باوجود پانی اسی طرح جوش مار رہا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے اس کے بھرنے کے بارے میں عبداللہ بن عباس نے بیان کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ام اسمٰعیل پر رحم کرے۔ اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتی یا فرمایا۔ اگر وہ زمزم کے پانی سے چلو نہ بھرتی تو زمزم جاری پانی کا ایک چشمہ ہوتا۔ حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے حضرت ہاجرہ سے کہا تم ہلاک ہونے سے نہ ڈرو یہاں تو اللہ کا گھر تعمیر ہوگا جس کو یہ لڑکا اور اسکا باپ تعمیر کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو تباہ و برباد نہیں کریں گے۔ اور بیت اللہ والی جگہ ریت کے ٹیلے کی مانند زمین سے کچھ اونچی تھی۔ سیلاب وہاں آتے تھے۔ تو اس کے دائیں اور بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی حالت میں رہی

مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ، فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ فَأَقْبَلُوا وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا:

أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا: نَعَمْ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ، فَنَزَلُوا فَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِهَا أَهْلَ أَبْيَاتٍ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي

یہاں تک کہ ان کے پاس سے جرہم قبیلے کا ایک قافلہ یا ایک خاندان ان کے پاس سے گزرا جو کداء کے راستہ سے آرہے تھے اور مکہ کے زیریں علاقے میں اتر رہے تھے۔ تو انہوں نے ایک پرندہ دیکھا۔ جو گھیرا بنا کر اڑ رہا تھا۔ تو کہنے لگے یہ پرندہ پانی پر چکر لگا رہا ہے۔ اس سے پہلے ہم اس وادی میں آتے تھے۔ لیکن یہاں پانی نہیں ہوتا تھا اب کہاں سے آگیا۔ ان کے بعد انہوں نے ایک قاصد یا دو قاصد بھیجے تو انہوں نے دیکھا کہ پانی ہے پس آکر انہوں نے قافلے والوں کو بتایا۔ تو قافلے والے بھی آگئے اور حضرت اسمٰعیل کی والدہ پانی کے پاس تشریف فرما تھیں۔ انہوں نے عرض کیا کیا تو ہمیں اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہے اس نے کہا ضرور لیکن پانی پر تمہارا کچھ حق نہیں ہوگا انہوں نے کہا بہت اچھا عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسمٰعیل کی والدہ نے اسکو مناسب سمجھا اسلئے کہ وہ انسیت پسند کرتی تھیں۔ پس قافلے والے وہیں اتر پڑے۔ اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کی طرف بھی پیغام بھیجا وہ بھی ان کے ساتھ اتر پڑے یہاں تک کہ وہاں چند خاندان ہوگئے اور لڑکا جوان ہوگیا اور اس نے ان سے عربی زبان سیکھ لی اور جوان ہونے پر حضرت اسمٰعیل بہت زیادہ حسین وجمیل اور منظور نظر ہوگئے۔ تو جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شادی کے قابل ہوگئے۔ انہوں نے اپنی ایک لڑکی سے اس کا نکاح کر دیا۔ اس دوران حضرت اسمٰعیل کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر اس وقت

لَنَا - وَفِي رِوَايَةٍ : يَصِيدُ لَنَا - ثُمَّ
سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ ،
فَقَالَتْ : نَحْنُ بِشَرٍّ ، نَحْنُ فِي ضِيقٍ
وَشِدَّةٍ ، وَشَكَتْ إِلَيْهِ - قَالَ :
فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ اقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ
وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ - فَلَمَّا
جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا
فَقَالَ : هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ ؟
قَالَتْ : نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَ
كَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَسَأَلَنِي : كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ
أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ : فَهَلْ
أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ
أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ ، الْحَقِي
بِأَهْلِكِ - فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ
أُخْرَى ، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا
شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ
يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ
فَسَأَلَ عَنْهُ - قَالَتْ : خَرَجَ يَبْتَغِي
لَنَا - قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ ، وَسَأَلَهَا
عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ - فَقَالَتْ
نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى
اللهِ ، فَقَالَ : مَا طَعَامُكُمْ ؟ قَالَتِ
اللَّحْمُ - قَالَ : فَمَا شَرَابُكُمْ ؟
قَالَتْ : الْمَاءُ - قَالَ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ - قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَ
لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ
كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ » قَالَ :

اپنے بیٹے اسماعیل کی ملاقات کو آئے جب حضرت اسماعیل
نے نکاح کر لیا تھا۔ ان کی غیر موجودگی میں اسماعیل موجود نہ تھے
تو ان کی بیوی سے ان کے متعلق پوچھا۔ اس نے جواب دیا وہ ہمارے
لیے کچھ کمانے کے لیے تلاش کرنے نکلے ہیں۔ اور ایک روایت
میں ہے۔ ہمارے لیے شکار کرنے نکلے ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم نے
اس سے پوچھا تمہاری زندگی کیسی گزر رہی ہے۔ اور کیا حال ہے
اس نے جواب دیا۔ ہماری زندگی بہت بری گزر رہی ہے ہم تنگی
اور پریشانی میں ہیں۔ کیا اور بھی شکایات کیں۔ حضرت ابراہیم
نے فرمایا۔ جب تیرا شوہر آئے تو اس سے میرا سلام کہنا
نیز اس سے کہہ دینا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل
لے۔ جب اسماعیل گھر آئے تو انہوں نے کچھ محسوس کیا اور
دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا۔ بیوی نے جواب دیا
کہا ہاں۔ ہمارے پاس ایک فلاں بوڑھا آیا تھا۔ اس نے ہم سے تیرے
متعلق سوال کیا۔ میں نے اسے بتا دیا پھر اس نے مجھ سے پوچھا
کہ ہماری زندگی کیسے گزر رہی ہے۔ میں نے اسے جواب
دیا کہ ہم مشقت اور تکلیف میں ہیں۔ پھر اسماعیل نے پوچھا
کیا اس نے تجھے کسی چیز کی وصیت بھی کی ہے۔ اس نے جواب
دیا۔ جی ہاں۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ پر اس کا سلام
کہوں نیز کہا۔ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو۔ حضرت
اسماعیل نے فرمایا کہ وہ میرا باپ تھا اور اس نے مجھے حکم دیا
ہے کہ میں تجھے جدا کر دوں جاؤ اپنے گھر والوں سے جا ملو
اس نے اسے طلاق دے دی۔ اور قبیلہ جرہم کی ایک عورت
سے شادی کر لی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے پاس آنے
سے جب تک اللہ نے چاہا رکے رہے پھر کچھ عرصہ کے بعد
ان کے پاس آئے تو اسماعیل کو نہ پایا ان کی عورت کے پاس گئے اور سوال کیا بیوی
نے کہا وہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں گئے ہیں۔ حضرت
ابراہیم نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے۔ زندگی کیسے گزر رہی
ہے۔ اس نے جواب دیا ہم خیریت کے ساتھ ہیں اور روزی کی فراخی
میں ہیں اور اللہ کی تعریف کی۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا تمہارا کھانا کیا ہے

فَهُمَا لَا يَخْلُوَا عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ
مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ، وَفِي رِوَايَةٍ
فَجَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ؟ فَقَالَتِ
امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، فَقَالَتِ
امْرَأَتُهُ: أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ
قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟
قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا
الْمَاءُ. قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي
طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
«بَرَكَةُ دَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ» قَالَ
فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ
السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثَبِّتْ عَتَبَةَ بَابِهِ.
فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ
أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ
أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَ
أَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ
فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ
عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ. قَالَ
فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ
يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ
أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَاكِ
أَبِي، وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ
أُمْسِكَكِ. ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ
اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ
يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا
مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ
فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ
وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ

اُس نے جواب دیا گوشت پر، پوچھا تم کیا پیتے ہو؟ جواب دیا، پانی۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ انکے
گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان دنوں انکی خوراک میں غلہ نہ تھا۔ اگر غلہ ہوتا تو اسکے لئے بھی
انکےلئے دعا فرماتے۔ راوی نے بیان کیا کہ مکہ کے علاوہ کہیں بھی
کوئی آدمی صرف پانی اور گوشت پر گزارا نہیں کرتا۔ اور نہ یہ
دونوں کسی کے موافق آتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے۔
حضرت ابراہیم آئے اور دریافت کیا اسمٰعیل کہاں ہے؟ بیوی
نے جواب دیا۔ شکار کرنے گیا ہے۔ نیز اس نے کہا آپ تشریف
لائیں کچھ کھائیں پئیں۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا تمہارا کھانا
پینا کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا گوشت ہمارا کھانا ہے اور پانی
ہمارا پینا ہے۔ حضرت ابراہیم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ
انکے کھانے پینے میں برکت کر۔ عبداللہ بن عباس نے
بیان کیا۔ کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ مکہ میں
جو برکت ہے یہ حضرت ابراہیم کی دعا کا اثر ہے اور فرمایا جب تیرا
خاوند آئے تو اس پر سلام کہنا اور حکم دینا کہ وہ اپنے دروازے
کی چوکھٹ کو ثابت رکھے۔ جب حضرت اسمٰعیل گھر آئے
بیوی سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا۔ بیوی نے کہا جی
ہاں ہمارے پاس ایک بوڑھا اچھی شکل والا آیا تھا۔ اُس
نے اُس بوڑھے کی تعریف کی۔ اس نے مجھ سے تیرے بارے
پوچھا۔ تو میں نے اسے بتادیا پھر اس نے مجھ سے پوچھا ہماری
گزران کیسی ہے تو میں نے بتایا کہ ہم خوب آرام سے ہیں۔ اُنہوں نے
پوچھا کیا اس نے تجھے کسی کام کی وصیت کی ہے؟ اس نے جواب دیا
جی ہاں وہ آپ پر سلام کہتا تھا۔ اور اس بات کا حکم دیا ہے کہ آپ
اپنے دروازے کی دہلیز کو ثابت رکھیں۔ کہنے لگے وہ میرے باپ
تھے اور تو دہلیز ہے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے رکھ
رکھوں (یعنی طلاق نہ دوں) پھر جتنا عرصہ اللہ نے چاہا ان سے دور رہے
جیسے اللہ نے چاہا۔ پھر اسکے بعد حضرت ابراہیم آئے اُنہوں نے اسمٰعیل
کو ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے قریب تیر بناتے پایا

إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ۔ قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ،

وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ مَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللّٰهِ، قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ فَرَجَعَتْ وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا۔ قَالَ: فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ

انہوں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور جس طرح باپ بیٹے سے کرتا ہے اور بیٹا باپ کیساتھ کرتا ہے وہی کیا تو انہوں نے کہا بیٹے کہا اے اسماعیل بیشک اللہ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا ہے حضرت اسماعیل نے جواب دیا آپ کے پروردگار نے جس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے کر گزریے انہوں نے دریافت کیا کیا تو میری مدد کریگا انہوں نے جواب دیا ہاں میں آپ کی مدد کروں گا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے اس مقام پر ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اس بات کا حکم دیا کہ میں یہاں گھر کا گھر تعمیر کروں چنانچہ حضرت ابراہیم نے بیت اللہ کی بنیادوں کو اٹھایا حضرت اسماعیل پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور حضرت ابراہیم تعمیر کر رہے تھے جب تعمیر اونچی ہو گئی تو حضرت ابراہیم اس پتھر کو لائے اور اسکو وہاں رکھدیا اور اس پر کھڑے ہو کر عمارت شروع کر دی اور حضرت اسماعیل ان کو پتھر پکڑا رہے تھے اور یہ دونوں کہہ رہے تھے۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے اس عمل کو قبول فرما بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

اور ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ کو اپنے ساتھ لے کر نکلے ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا حضرت اسماعیل کی والدہ خود تو مشکیزے سے پانی پیتیں اور اپنے بچے کو دودھ پلاتیں یہاں تک کہ مکہ میں آ گئے پس حضرت ابراہیم نے اسماعیل کی والدہ کو ایک بڑے درخت کے نیچے اتارا اور خود واپس اپنے گھر چلے گئے۔ اسماعیل کی والدہ حضرت ابراہیم کے پیچھے پیچھے چل دیں یہاں تک جب کدا جگہ پہنچے تو حضرت اسماعیل کی ماں نے پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم تو ہمیں کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہا ہے حضرت ابراہیم نے جواب دیا کہ خدا کے سہارے پر حضرت ہاجرہ نے کہا میں اللہ کے سہارے پر خوش ہوں۔ وہ واپس چلی گئیں اور مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور اس کا بچہ اس کا دودھ پیتا رہا۔ جب پانی ختم ہو گیا تو بی بی ہاجرہ نے کہا کہ مجھے چل پھر کر دیکھنا چاہیے کہ شاید میں کسی کو پاؤں

الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ وَفَعَلَتْ ذٰلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا، وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِنُ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا.

"الدَّوْحَةُ" الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ. قَوْلُهُ "قَفَّى" أَيْ: وَلَّى. "وَالْجَرِيُّ" الرَّسُولُ. "وَأَلْفَى" مَعْنَاهُ: وَجَدَ. قَوْلُهُ "يَنْشَغُ" أَيْ: يَشْهَقُ.

٩٧٧ - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا

روایت میں ہے بیان کیا کہ ... پہنچیں اور ادھر اُدھر دیکھا۔ شاید کوئی مل جائے کوئی نہ ملا۔ تو جب نیچے اتر کر وادی میں پہنچی تو دوڑنے لگیں اور مروہ پہاڑی پر چڑھ گئیں چنانچہ اس نے کئی بار اس طرح کے چکر لگائے پھر اس نے کہا مجھے اب جانا چاہئے تاکہ میں دیکھوں بچہ کا حال کیا ہے وہ چلی گئیں۔ اور دیکھا وہ اسی حالت پر ہے اور موت کیلئے ہچکیاں لے رہا ہے۔ اسے قرار نہ آیا اور کہنے لگی۔ مجھے جانا چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے۔ شاید میں کسی کو پالوں پس وہ گئی اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئی۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن کسی کو نہ پایا۔ یہاں تک کہ اس نے سات چکر پورے کرلئے پھر اس نے سوچا کہ مجھے جا کر دیکھنا چاہئے کہ بچے کا کیا حال ہے۔ تو اس نے ایک آواز سنی۔ حضرت ہاجرہ نے کہا اگر تیرے پاس کوئی بھلائی ہے۔ تو میری مدد کر۔ فوراً جبرئیل آ گئے۔ تو انہوں نے اس طرح اپنی ایڑی کو زمین پر مارا۔ تو پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ تو ششدر رہ گئیں۔ اور پانی کو ایک جگہ جمع کرنے لگیں لمبی حدیث کو ذکر کیا امام بخاری نے ان تمام روایات کو بیان کیا ہے۔

الدوحة: بڑا درخت۔ قفّی: یعنی پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ الجري: قاصد۔ الفٰی: اس نے پایا۔ ینشغ: ہچکیاں لینا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: کھنبی منّ سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا

شِفَآءٌ لِلْعِيِّ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - ہے۔ (بخاری مسلم)

(۲۲۸)

كِتَابُ الْاِسْتِغْفَارِ — مغفرت مانگنے کا بیان

(۱۴۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى [1] : وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ " — ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔

(۱۴۱) وَ قَالَ تَعَالٰى [2] : وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا " — نیز فرمایا: اور خدا سے بخشش مانگو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۴۲) وَ قَالَ تَعَالٰى [3] : " فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا " — نیز فرمایا: تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔

(۱۴۳) وَ قَالَ تَعَالٰى [4] : " لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ " اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ " وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ " — نیز فرمایا: (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کیلئے خدا کے ہاں باغات (بہشت) ہیں۔ اللہ کے اس قول تک اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں۔

(۱۴۴) وَ قَالَ تَعَالٰى [5] : " وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا " — نیز فرمایا: اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کرے پھر خدا سے بخشش مانگے تو خدا کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

(۱۴۵) وَ قَالَ تَعَالٰى [6] : " وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ " — نیز فرمایا: اور خدا ایسا نہ تھا جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

(۱۴۶) وَ قَالَ تَعَالٰى [7] : وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ — نیز فرمایا: اور وہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں اپنے گناہوں کی

[1] سورة محمد آية ۱۹ - [2] سورة النساء آية ۱۰۶ - [3] سورة النصر آية ۳ - [4] سورة آل عمران آية ۱۵ - [5] سورة النساء آية ۱۱۰ -
[6] سورة الانفال آية ۳۳ - [7] سورة آل عمران آية ۱۳۵ -

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ»

بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخشش بھی کون سکتا ہے، اور وہ جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

اور اس مسئلہ میں بہت سی آیات مشہور و معروف ہیں۔

٩٧٨- وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت اغر مزنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر زنگ لگ جاتا ہے اور میں روزانہ سو بار استغفار کرتا ہوں۔ (مسلم)

٩٧٩- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ کی قسم بے شک میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور اللہ کی طرف توبہ کرتا ہوں، ستر بار سے زیادہ۔ (بخاری)

٩٨٠- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تم کو لے جائے گا اور ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (مسلم)

٩٨١- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ

حضرت ابن عمر رضہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گنتے رہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم کہتے

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

(ابوداؤد، ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔)

٩٨٢ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « مَنْ لَزِمَ الاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے استغفار کو لازم پکڑا تو اللہ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے نجات دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ تھا۔

(ابوداؤد)

٩٨٣ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « مَنْ قَالَ : أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ کہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ میدان جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو (ابوداؤد ترمذی حاکم) نے کہا حدیث مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

٩٨٤ - وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ « سَيِّدُ الاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي ، فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ کہے اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں جتنی مجھ میں طاقت ہے میں تیرے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو میں نے کیا میں تیری ان نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں تیرے لئے اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی

الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ» مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ

«أَبُوءُ» بِبَاءٍ مَضْمُومَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَهَمْزَةٍ مَمْدُودَةٍ وَمَعْنَاهُ أُقِرُّ وَأَعْتَرِفُ.

اقرار کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا جو شخص ان کلمات کو دن میں اس حالت میں کہ اسے ان پر یقین ہو ادا کرے اس دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت سے ہے اور جو شخص ان کلمات کو رات کے وقت کہے اس حالت میں کہ وہ ان پر یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنتی ہے۔

«ابوء» باء کے ضمہ پھر واو اور ہمزہ ممدودہ کے ساتھ ہے۔ معنی یہ ہے کہ میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

۹۸۵- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ اللهَ ثَلَاثًا وَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» قِيلَ لِلْأَوْزَاعِيِّ، وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ: كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے پھرتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور کہتے اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو برکت والا ہے اوزاعی سے دریافت کیا گیا جو حدیث کے ایک راوی ہیں کہ استغفار کس طرح ہے انہوں نے جواب دیا کہ استغفر اللہ استغفر اللہ پڑھے۔ (مسلم)

۹۸۶- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ مَوْتِهِ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے پہلے کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھتے: سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ (بخاری، مسلم)

۹۸۷- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے تو نے مجھ سے دعا نہیں کی اور نہ تو نے مجھ سے امید وابستہ کی ہے تیرے جو گناہ بھی

دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

«عَنَانَ السَّمَاءِ» بِفَتْحِ الْعَيْنِ قِيلَ هُوَ السَّحَابُ، وَقِيلَ هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا: أَيْ ظَهَرَ. وَ«قُرَابُ الْأَرْضِ» بِضَمِّ الْقَافِ، وَرُوِيَ بِكَسْرِهَا، وَالضَّمُّ أَشْهَرُ، وَهُوَ مَا يُقَارِبُ مِلْأَهَا.

٩٨٨- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: مَا لَنَا أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ» قَالَتْ: مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: «شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَتَمْكُثُ الْأَيَّامَ لَا تُصَلِّي» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بھی میں معاف کر دیتا اللہ مجھے اس کی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں تو پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تیرے گناہ معاف کر دوں گا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہوں سے آئے گا لیکن تو اس حالت میں میرے پاس آیا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہے تو میں تیرے پاس بخشش کے ساتھ زمین بھر کر آؤں گا۔ (ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے)

"عنان السماء" عین کے فتح کے ساتھ بیان کیا گیا کہ اس سے مراد بادل ہیں اور بعض نے کہا ہے اس کا معنی ہے جو چیز تیرے سامنے ظاہر ہو۔ "قراب الارض" قاف کے پیش کے ساتھ اور اس کا کسرہ بھی مروی ہے اور ضمہ مشہور ہے اس کا معنی ہے جو زمین کے بھرنے کے بقدر ہو۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اور زیادہ استغفار کرو اس لئے کہ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم زیادہ تعداد میں دوزخ میں ہو۔ ان میں سے ایک عورت نے سوال کیا ہمیں کیا ہو گیا کہ جہنم میں ہماری تعداد زیادہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم لعن وطعن کثرت کے ساتھ کرتی ہو نیز اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو میں نے نہیں دیکھا کہ باوجود اس بات کے کہ عورتیں ناقص عقل والی ہیں اور ان کے دین میں بھی نقصان ہے پھر بھی عقل مند آدمی کی عقل کو تنگ کر دیتی ہیں۔ انہوں نے سوال کیا ہماری عقل اور دین کا نقصان کیا ہے فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک آدمی کی گواہی کے برابر ہے۔ یہ تو عقل کی کمی ہے اور عورت چند دن نماز پڑھنے کے بغیر رہتی ہے یہ دین کی کمی ہے (مسلم)

بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ

ان چیزوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کیلئے جنت میں تیار فرمائی ہیں

(۱۴۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1]: "إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ، اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ، وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ، لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے، جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (ان سے کہا جائیگا کہ ان میں) سلامتی (اور خاطر جمع) سے داخل ہو جاؤ اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی اس کو ہم نکال کر (صاف کر) دیں گے (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۱۴۸) وَقَالَ تَعَالٰى[2]: "يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ، يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ وَّفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ، وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُوْنَ"

نیز فرمایا: میرے بندو آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمناک ہوگے جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار ہوئے (ان سے کہا جائیگا) کہ تم اور تمہاری بیویاں عزت و احترام کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاؤ ان پر سونے کی پرچوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہوگا) اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہوگے اور یہ جنت جس کے تم مالک کردیئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے وہاں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔

(۱۴۹) وَقَالَ تَعَالٰى[3]: "إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ أَمِيْنٍ، فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ، يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ"

نیز فرمایا: بے شک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہونگے (یعنی) باغوں اور چشموں میں حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے (وہاں) اس

[1] سورۃ الحجر آیۃ ۴۸۔ [2] سورۃ الزخرف آیۃ ۶۸۔ [3] سورۃ الدخان آیۃ ۵۱۔

كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ، يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِيْنَ، لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُوْلٰى، وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ، فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ»

طرح ان کا حال ہوگا) اور ہم بڑی بڑی سفید رنگ کی عورتوں سے ان کے جوڑے لگائیں گے وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگائیں گے (اور) کھائیں گے اور پہلی دفعہ مرنے کے بعد پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے اور رب العزت ان کو دوزخ کے عذاب سے بچائیگا یہ سب کچھ رب تعالیٰ کے فضل سے ہوگا ◆

(۱۵۰) وَقَالَ تَعَالٰى [1]: «إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ، تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ، وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْمٍ، عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ» وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

نیز فرمایا: بیشک نیک لوگ چین میں ہونگے تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لوگے۔ ان کو شراب خالص سربمہر پلائی جائے گی۔ جس کی مہر مشک کی ہوگی۔ تو (نعمتوں کے) شائقین کو چاہیے کہ اسی سے رغبت کریں اور اس میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے مقرب پئیں گے ◆

۹۸۹ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا، وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ، وَالتَّكْبِيْرَ، كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے۔ لیکن نہ وہ پاخانہ کریں گے۔ اور نہ وہ ناک بہائیں گے۔ اور نہ پیشاب کریں گے۔ البتہ ان کا کھانا ڈکار کی صورت میں ہضم ہو جائے گا اس سے کستوری جیسی خوشبو آئے گی وہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا الہام کئے جائیں گے جیسا کہ وہ سانس لینے کا الہام کئے جاتے ہیں ◆ (مسلم)

۹۹۰ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے فرمایا۔ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی

[1] سورۃ المطففین آیۃ ۲۲

أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ، فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

چیزیں تیار کی ہیں۔ جن کو کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے کبھی سنا ہے۔ نہ کبھی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ اگر چاہو۔ تو اس آیت کی تلاوت کرو۔ کہ کوئی جان نہیں جانتی ہے۔ کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک مخفی رکھی گئی ہے ۔ (بخاری)

٩٩١- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً: لَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ۔ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ - عُودُ الطِّيبِ - أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا۔ وہ چودھویں رات کے چاند کی شکل پر ہوں گے پھر جو لوگ ان کے بعد ہوں گے۔ وہ آسمان کے بہت زیادہ چمکنے والے روشن ستارے کی مانند ہوں گے۔ نہ پیشاب کریں گے۔ نہ پاخانہ پھریں گے۔ اور نہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ اور ان کے پسینہ کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود ہندی ہوگی۔ (یہ ایک خوشبودار لکڑی ہے) ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ تمام کے تمام لوگ پیدائش میں ایک جیسے ہوں گے اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی شکل پر۔ ساٹھ ہاتھ لمبے قد والے ہوں گے ۔ (بخاری، مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ۔ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ: قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا"

اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے ان کا پسینہ کستوری جیسا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ان کی پنڈلی کا گودا خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئیگا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف اور بغض نہیں ہوگا۔ ان سب کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے ۔

قَوْلُهُ: "عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ" رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَإِسْكَانِ

- "علی خلق رجل" بعض محدثین نے اس لفظ کو خا کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ اور بعض

مقدم

الأمر ويحشرهم بمنيتنا ورزقنا منهم.

992 - وعن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: سأل موسى صلى الله عليه وسلم ربه: ما أدنى أهل الجنة منزلة؟ قال: هو رجل يجيء بعد ما أدخل أهل الجنة الجنة فيقال له: ادخل الجنة فيقول: أي رب كيف وقد نزل الناس منازلهم، وأخذوا أخذاتهم؟ فيقال له: أترضى أن يكون لك مثل ملك ملك من ملوك الدنيا؟ فيقول: رضيت رب. فيقول: لك ذلك ومثله ومثله ومثله ومثله فيقول في الخامسة: رضيت رب. فيقول: هذا لك وعشرة أمثاله ولك ما اشتهت نفسك، ولذت عينك. فيقول: رضيت رب. قال: رب فأعلاهم منزلة؟ قال: أولئك الذين أردت غرست كرامتهم بيدي وختمت عليها فلم تر عين، ولم تسمع أذن، ولم يخطر على قلب بشر. رواه مسلم.

993 - وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله

نے ان دونوں کے چیش کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہ دونوں صحیح ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا۔ جنتیوں میں سے کم درجے والا جنتی کیسا ہوگا۔ اللہ پاک نے فرمایا۔ وہ آدمی ہوگا جو تمام اہل جنت کے داخل ہونے کے بعد جنت میں آئے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار میں کیسے داخل ہو جاؤں جبکہ تمام لوگ اپنے گھروں میں جا چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے نیز اس سے کہا جائے گا۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے برابر بادشاہی دے دی جائے۔ اس پر وہ جواب دے گا کہ اے میرے پروردگار میں اس پر راضی ہوں۔ اللہ پاک فرمائیں گے۔ تیرے لئے یہ اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل ہے۔ پانچویں بار میں بول اٹھے گا۔ میرے پروردگار میں راضی ہو گیا یعنی اللہ پاک فرمائیں گے۔ یہ تیرے لئے ہے۔ اور اس کا دس گنا بھی تیرے لئے ہے۔ اور تیرے لئے وہ چیز ہے جس کو تیرا نفس پسند کرے۔ اور تیری آنکھیں لذت محسوس کریں۔ وہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار میں راضی ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار جنتیوں میں سے سب سے بلند مرتبے والا کون ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا وہ لوگ ہیں جن کی عزت کو میں نے اپنے ہاتھ سے ثابت کیا اور میں نے اس پر مہر لگا دی۔ نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے ان کو سنا ہوگا۔ اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال آیا ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جانتا ہوں کہ سب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ
آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا،
وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا
الْجَنَّةَ: رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
حَبْوًا - فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ:
اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا
فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ
فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى؟
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ
فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ
إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَ
عَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ
عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - فَيَقُوْلُ:
أَتَسْخَرُ بِيْ، أَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَأَنْتَ
الْمَلِكُ» قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ
حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يَقُوْلُ:
«ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً»
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۹۴ - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي
الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ
مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ
سِتُّوْنَ مِيْلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا
أَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ
وَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے آخر میں کون آدمی دوزخ سے نکلے گا۔ یا
کون آدمی سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔
وہ آدمی ہوگا۔ جو سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا دوزخ
سے نکلے گا۔ اللہ پاک اس سے فرمائیں گے۔ جاؤ
جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کی طرف آئے گا
تو اسے یہ خیال گزرے گا۔ کہ جنت بھر چکی ہے۔
وہ واپس جائے گا۔ اور اللہ پاک سے کہے گا۔ اے
میرے پروردگار جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ عزوجل
اسے فرمائیں گے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ
جنت میں آئے گا۔ تو اسے معلوم ہوگا کہ جنت بھری
ہوئی ہے۔ پھر واپس چلا جائے گا۔ اور عرض
کرے گا۔ اے میرے پروردگار میں نے جنت
کو بھرا ہوا پایا۔ اس پر اللہ عزوجل اسے فرمائیں گے جاؤ
جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تیرے لئے دنیا کے مثل اور
اس کا دس گنا ہے یا تیرے لئے دنیا کے دس مثل ہیں۔
وہ کہے گا۔ کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔ یا میرے
ساتھ ہنسی کر رہا ہے۔ اور تو مالک الملک ہے۔ راوی
نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا۔ کہ آپ اس پر اتنے مسکرائے۔ کہ آپ کے آخری
دانت نظر آنے لگ گئے اور آپ فرما رہے تھے۔
یہ آدمی تمام جنت والوں سے کم درجہ کا ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مومن کے لئے جنت میں
ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا۔ جس کی لمبائی ساٹھ
میل ہوگی۔ مومن کے لئے اس میں اس کے اہل و
عیال ہوں گے۔ مومن ان سب پر چکر لگائے گا۔
لیکن وہ آپس میں ایک دوسرے
کو نہ دیکھ سکیں گے۔
(بخاری، مسلم)

اَلْمِيْلُ سِتَّةُ اٰلَافِ ذِرَاعٍ۔

۹۹۵- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَرَوَيَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا»۔

۹۹۶- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ: قَالَ: «بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۹۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۹۸- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میل: چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے۔ جس میں عمدہ تیک رو تیز چلنے والے گھوڑے کا سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ لیکن اس درخت کو طے نہ کر سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

ان دونوں نے اس روایت کو صحیحین میں ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے۔ سوار سو سال اس کے سائے میں چلتا رہے گا۔ پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جنت والے اپنے اوپر بالا خانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے۔ جیسا کہ تم مشرق یا مغرب کے کنارے سے ڈوبنے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ گویا کہ اہل جنت کے درمیان درجات کا تفاضل اس طرح کا ہوگا۔ صحابہ رض نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے منازل ہوں گے کہ وہاں ان کے غیر کی رسائی نہیں ہو سکے گی۔ آپ نے فرمایا۔ کیوں نہیں۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان منازل میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنت میں ایک کمان کے بقدر جگہ اس دنیا سے بہتر ہے۔ جس پر سورج طلوع کرتا ہے۔ یا غروب کرتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنت میں ایک بازار

قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوا فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا!» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہے جس میں ہر جمعہ لوگوں کا اجتماع ہوگا۔ شمال ہوا چلے گی۔ اور جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر خوشبو مہکائے گی جس سے ان کے حسن وجمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا۔ تو ان کے گھر والے کہیں گے۔ اللہ کی قسم تمہارا حسن وجمال پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ اس پر وہ کہیں گے۔ اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن وجمال میں بھی اضافہ ہو چکا ہے۔ (مسلم)

٩٩ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رض بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنتی جنت میں بالا خانے والوں کو یوں دیکھیں گے۔ جس طرح کہ تم آسمان کے ستارے کو دیکھتے ہو۔ (بخاری مسلم)

١٠٠ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: «فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ» ثُمَّ قَرَأَ ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

حضرت سہل بن سعد رض بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں موجود تھا۔ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا بیان فرمایا۔ یہاں تک کہ اپنے بیان کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ جنت میں ایسی چیزیں ہوں گی جن کو کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہیں۔ نہ کان نے کبھی ان کے بارے سنا ہے۔ اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کے بارے خیال پیدا ہوا ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمایا۔ کہ جنت میں وہ لوگ جائیں گے جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اللہ کے اس قول تک کہ کوئی جان نہیں جانتی ہے جو ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ کی گئی ہے۔ (بخاری مسلم)

١٠١ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو سعید رض اور حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنت والے

«إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٠٢ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٠٣ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّنَا وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ

جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ بیشک تمہارے لئے یہ بات ہے کہ تم زندہ رہو گے۔ کبھی نہ مرو گے۔ اور تم تندرست رہو گے۔ کبھی بیمار نہ ہو گے۔ اور تم جوان رہو گے۔ کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ اور تم نعمت میں رہو گے۔ اور کبھی تکلیف میں مبتلا نہ ہو گے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تم میں سے ہر ایک کے جنت میں بیٹھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ پاک اس سے فرمائیں گے کہ تو خواہش کر۔ وہ آرزو کرے گا اور پھر آرزو کرے گا۔ اس پر اللہ پاک اس سے فرمائیں گے کہ کیا تو نے آرزو کر لی ہے۔ وہ عرض کرے گا جی ہاں۔ اس پر اللہ پاک اسے فرمائیں گے تیرے لئے جو تو نے آرزو کی ہے۔ وہ بھی ہے۔ اور اس کی مثل بھی اس کے ساتھ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل جنت والوں سے فرمائیں گے اے جنت والو۔ وہ جواب دیں گے۔ ہم حاضر ہیں اے ہمارے پروردگار۔ اور ہم حاضر ہیں۔ تمام بھلائی تیرے قبضہ میں ہے۔ اس پر اللہ پاک فرمائیں گے کیا تم خوش ہو۔ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں کیا ہے کہ ہم خوش نہ ہوں۔ اے ہمارے پروردگار جب کہ تو نے ہمیں وہ نعمتیں عطا کر دی ہیں جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیں۔ اللہ پاک فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ عطا کر دوں۔ تو وہ عرض کریں گے اس سے بہتر اور کیا چیز ہے۔ اللہ پاک فرمائیں گے۔ میں تم پر اپنی رضا مندی ثابت کرتا ہوں

رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٠٠٤۔ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٠٠٥۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا (بخاری، مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ رض بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا اور فرمایا۔ بیشک تم عنقریب اپنے پروردگار کو بالکل واضح شکل میں دیکھو گے۔ جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تم اللہ پاک کے دیدار میں تکلیف نہیں دیئے جاؤ گے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت صہیب رض بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو اللہ پاک ان سے فرمائیں گے تم کچھ اور بھی چاہتے ہو جو میں تم کو عطا کردوں۔ وہ جواب دیں گے۔ کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا۔ تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا۔ اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں عطا فرمائی۔ پس اللہ پردے کو اتار دیں گے۔ پس لوگ کسی ایسی چیز کو نہیں دیئے گئے ہوں گے۔ جو انہیں زیادہ محبوب ہو۔ اس سے کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں۔ (مسلم)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى :-

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ

ارشادِ خداوندی ہے :-

اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور نیک کام کرتے رہے۔ ان کا پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے ایسے محلوں کی راہ دکھائے گا۔ کہ ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہہ رہی ہوں گی جب وہ ان میں ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے۔ تو بلیا ختہ

وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کہیں گے۔ سبحان اللہ! اور آپس میں ان کی دعا سلام علیکم ہوگی۔ اور ان کا آخری قول یہ ہوگا کہ حمد اللہ رب العالمین کی جو داستا شکر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

تمام حمد وثناء اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں اس کام کی ہدایت فرمائی۔ اگر اللہ پاک ہمیں ہدایت نہ فرماتا۔ تو ہم ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتے تھے۔ اے اللہ پاک۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ جو تیرے بندے اور تیرے رسول نبی اُمی ہیں۔ اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اُمی پر برکت نازل فرما۔ اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر جہان والوں میں برکت کی بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

قَالَ مُؤَلِّفُهٗ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
"فَرَغْتُ مِنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ رَابِعَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ ۔ بِدِمَشْقَ"

امام نووی جو اس کتاب کے مؤلف ہیں فرماتے ہیں۔ کہ میں اس کتاب کی تالیف سے بروز سوموار چار رمضان المبارک چھ سو ستر ہجری میں دمشق میں فارغ ہوا۔

تَمَّ الْكِتَاب

بعون الله تعالى وجميل

توفيقه وصلى الله

على سيدنا محمد

النبي الامي وعلى

اله واصحابه وسلم